



# **TAHZIBUL AKHLAQ KA TOUZIHI ISHARYA DAUR-E-AWWAL 1870-1876**

**DISSERTATION**

**SUBMITTED IN PARTIAL FULFILMENT OF THE REQUIREMENTS  
FOR THE AWARD OF THE DEGREE OF**

**Master of Philosophy**

**IN**

**URDU**

**by**

**MD. AFTAB ALAM**

**Under the supervision of**

**Mr. ALTAF HUSAIN NADVI**

**READER**

**DEPARTMENT OF URDU  
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY  
ALIGARH (INDIA)**

**1991**



# تہذیب الاخلاق کا توضیحی اشاریہ

دور اول ۱۸۷۰ء تا ۱۸۷۶ء

مقالہ برائے ایم۔ فل

مقالہ نگار  
محمّد آفتاب عالم  
شعبہ اردو

نگراں  
جناب الطاف حسین ندوی  
ریڈر شعبہ اردو

شعبہ اردو  
علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

۱۹۹۱ء

**Fed In Computer**



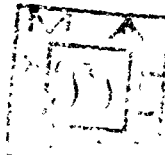
DS. 1868



CHECKED-2002



DS1868



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# مُندَرَجَات

## مقدمہ

- ۱۔ اخلاقی و معاشیاتی \_\_\_\_\_ ۱ - ۷
- ۲۔ ادبی و تنقیدی \_\_\_\_\_ ۸ - ۹
- (الف) انشائیہ \_\_\_\_\_ ۱۰ -
- (ب) تمثیل \_\_\_\_\_ ۱۱ - ۱۲
- (ج) سیوت و سوانح \_\_\_\_\_ ۱۳ -
- (د) مکاتیب \_\_\_\_\_ ۱۴ - ۲۱
- ۳۔ تاریخی و سیاحتی \_\_\_\_\_ ۲۲ - ۲۶
- ۴۔ تعلیمی و اصلاحی \_\_\_\_\_ ۲۷ - ۳۰
- ۵۔ سیاسی و قومی \_\_\_\_\_ ۳۱ - ۳۳
- ۶۔ مذہبی و علمی \_\_\_\_\_ ۳۴ - ۳۸
- (الف) استفتاء \_\_\_\_\_ ۳۹ - ۵۴
- (ب) تفسیری \_\_\_\_\_ ۵۵ - ۶۳
- (ج) حدیث \_\_\_\_\_ ۶۴ - ۷۷
- ۷۔ متفرقات \_\_\_\_\_
- (الف) تبصرے \_\_\_\_\_ ۷۸ - ۷۹
- (ب) تہذیب الاخلاق \_\_\_\_\_ ۸۰ - ۸۸
- (ج) روئدار \_\_\_\_\_ ۸۹ - ۹۲
- (د) مدرسۃ العلوم \_\_\_\_\_ ۹۵ - ۹۹
- ۸۔ مصنفین کا اشاریہ \_\_\_\_\_ ۱۰۰ - ۱۰۱
- ۹۔ کتابیات \_\_\_\_\_ ۱۰۲

# مقدمہ

بیسویں صدی علم و آگہی کا سرچشمہ ہے۔ جدید سائنسی و صنعتی انقلاب نے ہمارے زندگی کو بے حد متاثر کیا ہے۔ انسان کی تخلیقی و تحقیقی قوت اتنی بڑھ گئی ہے کہ وہ زندگی کے تمام جملہ مسائل پر قابو پانا چاہتا ہے۔ اس صنعتی انقلاب کی بڑھتی ہوئی قوت سے ہمارا تعلیمی نظام بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ قدرت کی عطا کردہ صلاحیتیں جو انسان کی فطرت میں روز اول سے موجود تھیں، انہوں نے جدید سائنسی قوت سے ہم آہنگ ہو کر نئے علوم و فنون کو فروغ دینے میں نمایاں کام انجام دیا۔ صنعتی ترقی نے تحریر و کتابت کی جگہ چھاپہ خانے کو جنم دیا جس کی بدولت اشاعت کا کام تیز تر ہو گیا۔ کتابیں بڑی تعداد میں شائع ہونے لگیں۔ مختلف شہروں سے رسائل و اخبارات کثیر تعداد میں چھپنے لگے۔ اس طرح علوم کا ذخیرہ بڑھتا گیا۔ علوم کے اس وسیع ذخیرے نے انسان کی تخلیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کیلئے مواد فراہم کر دیا۔ لیکن اس وسیع ذخیرے سے مواد کو فراہم کرنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ ان دشواریوں پر قابو پانے کی غرض سے تحقیق کے طریقے وضع کئے گئے چنانچہ تحقیقی مواد کی خاطر انسائیکلو پیڈیا، بیلوگرافی، وضاحتی کتابیات اور رسائل کی اشاریہ سازی تیار کی جانے لگی۔

تحقیق کے شعبے میں رسائل کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے کیونکہ ادب کا ایک بڑا

ب

سرمایہ رسائل کے اندر موجود ہوتا ہے، اشاریہ سازی سے رسالہ کے تمام تخلیقات کو منظر عام پر لایا جاتا ہے، رسالہ کے موضوعات میں تنوع ہوتا ہے اور کسی خاص موضوع سے متعلق مواد یکجا نہیں ہوتا جس کی وجہ سے تحقیق کار کو مواد کی فراہمی کیلئے تمام رسائل کی ورق گردانی کرنا پڑتی ہے۔ اشاریہ کی بڑی افادیت یہ ہے کہ اسی کے ذریعہ تحقیق کار مطلوبہ مواد تک بہ آسانی رسائی حاصل کر لیتا ہے۔

اشاریہ سازی کی روایت زیادہ قدیم نہیں ہے، اسی کے اولین نمونے ای۔ ڈبلیو۔ فلپس (E.W. PHILIPS) کی کتاب "نیو ورلڈ آف دی ورڈس" (NEW WORLD OF THE WORDS) میں ملتے ہیں۔ اٹھارویں صدی تک اشاریہ سازی کتابی تصنیف و تالیف کرنے کے معنوں میں استعمال ہوتا تھا مگر انیسویں صدی کے اوائل میں فرانس، انگلینڈ، امریکہ و دیگر یورپی ممالک میں اسکا استعمال وسیع معنوں میں ہونے لگا اور باقاعدہ اشاریہ سازی سے متعلق سوسائٹیاں قائم کی جانے لگیں۔

اشاریہ سازی کی تعریف برٹینیکا ورلڈ لینگویج BRITANICA WORLD LANGUAGE EDITION میں اس طرح ملتی ہے۔

"THE SYSTEMATIC DESCRIPTION AND HISTORY OF BOOK INCLUDING DETAILS OF AUTHORSHIP EDITION, DATES, TYPOGRAPHY."

یعنی کسی کتاب کو زمانی ترتیب پر اس طرح مرتب کرنا کہ اس کے مصنف، تاریخ اشاعت و طباعت کی تفصیلی کیفیت معلوم ہو۔

دوسری جگہ اشاریہ سازی کی بابت اسی طرح لکھا ہے۔

"A LIST OF THE WORK OF AN AUTHOR, OR OF A LITERATURE BEARING ON A PARTICULAR SUBJECT,"

دوسری تعریف میں جن لفظوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس سے مراد کسی مصنف کے ادبی کارنامے یا کسی خاص موضوع سے متعلق ادبی مواد کی فہرست مرتب کرنا ہے۔

مذکورہ بالا تعریفیں اشاریہ سازی کے ذمے میں استعمال کی جاسکتی ہیں، لیکن رسائل کی اشاریہ سازی پر اس کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا ہے۔ رسائل کی اشاریہ سازی کا کام اس سے کسی قدر مختلف ہوتا ہے۔ کتاب کی اشاریہ سازی میں مصنف و موضوع میں تنوع نہیں ہوتا اس لئے موضوع سے متعلق مواد کا اشاریہ آخر میں دیا جاتا ہے وضا حتی کتابیات میں کسی مطبوعہ کتاب کا مختصی طور پر تعارف کرایا جاتا ہے۔ اس کے برعکس رسالہ کا اشاریہ موضوعاتی، زمانی، الفبائی یا مصنفین کے اعتبار سے ترتیب دیا جاتا ہے جو رسالہ کے مندرجات کی نشاندہی کرتا ہے، اردو ادب میں اشاریہ سازی کی روایت بیسویں صدی سے شروع ہوتی ہے لیکن سائنٹیفک سوسائٹی کے زیر اہتمام جب ترجمے کا کام ہو رہا تھا اس وقت سر سید نے اشاریہ سازی کا ایک خاکہ تیار کیا تھا جس میں اردو نظم و نثر پر مبنی تمام مطبوعہ کتابوں کی فہرست وہ اس طرح ترتیب دینا چاہتے تھے جس میں کتابوں کے نام مصنف کے مختصی احوال، زمانہ تصنیف، کچھ عبارت بطور نمونہ طرز بیان اور بعض مضامین کا خلاصہ معلوم ہو سکے مگر سر سید اس کتاب کو اپنی گوناگوں مصروفیات کی وجہ سے ترتیب نہ دے سکے۔ اس کے بعد بیسویں صدی میں احسن مارہروی نے "تاریخ نثر اردو" کے نام سے ایک کتاب مرتب کی جس کا خانہ سر سید کے خاکے سے ملتا جلتا تھا۔ مرزا سجاد بیگ نے بھی ایک کتاب "الفہرست" لکھی جس میں نثر کے علاوہ منظومات کو بھی شامل کیا، اسی طرح گوپی چند نازنگ اور مفتی تبسم نے بھی اشاریہ سازی پر کام کیا ہے۔ رسائل کی اہمیت کے پیش نظر ان کی اشاریہ سازی پر کام ہو رہا ہے اور اب تک جن رسائل کا اشاریہ تیار کیا جا چکا ہے ان میں "تحریر"، "دہلی معارف"، "اعظم گڑھ" "اردو ادب"، "دہلی اور آج کل" "دہلی" قابل ذکر ہیں۔



زیرِ نظر مقالے کا عنوان "تہذیب الاخلاق"، کا توضیحی اشاریہ ہے جس میں دور  
اول کے مندرجات کو موضوعاتی و الفبائی اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے اور آخر میں مصنف کے نام کے  
سلمے ان کے مضامین سے متعلق صفحات کے نمبر درج کئے ہیں۔

انیسویں صدی کے ابتدائی ایام ہی سے ہندوستان میں انگریزی حکومت کے خلاف  
بغاوت کی سرولہر چل پڑی تھی۔ ہندوستانی عوام انگریز کی مطلق العنان حکومت سے بیزار ہو  
چکے تھے ان کے خلاف نفرت کی دیواریں کھڑی ہو رہی تھیں۔ اسی پرفتن دور میں اردو صحافت  
نے آنکھیں کھولیں، اور ان سیاسی عوامل سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی جو اس وقت ہندو  
ستان کے اندر رونما ہو رہے تھے، اس طرح اردو صحافت اپنی عہدِ طفلی ہی سے اس تحریک میں  
ہمہ تن مصروف ہو گئی جس کے خطرات کو انگریزی حکومت شدت سے محسوس کرنے لگی تھی۔  
جس کا اظہار لارڈ کیننگ کے ان الفاظ سے ہوتا ہے۔

"دہلی اخباروں نے خبریں شائع کرنے کے پردے میں ہندوستان کے

باشندوں کے دلوں میں دلیرانہ حد تک بغاوت کے جذبات پیدا کر دیے۔

یہ کام بڑی مستعدی چالاکی اور حیار کی سے انجام دیا گیا ہے۔"

عوام کی زیریں تحریک شعلہ بن کر غدر کی صورت میں نمودار ہوئی، صدیوں کی حکمرانی کے بعد مسلمانوں  
کو محکومیت سے دوچار ہونا پڑا۔ قتل و غارتگری کا بازار ایسا گرم ہوا کہ بڑے بڑے خاندان  
تباہ و برباد ہو گئے۔ انگریزی حکومت نے ظلم و بربریت کا ایسا سنگائے کیا جس کے مناظر نے  
سرسید جیسی باہمت شخصیت کو بھی لرزہ بر اندام کر دیا چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔  
"جو حال اس وقت قوم کا تھا وہ مجھ سے دیکھا نہیں جاتا تھا۔ چند روز

اسی خیال اور اسی غم میں رہا۔ آپ یقین کیجئے کہ اس غم نے مجھے بڑھا کر دیا اور میرے بال سفید کر دیئے جب مراد آباد میں آیا جواک بڑا غم کدہ ہماری قوم کے رئیسوں کی بربادگی کا تھا۔ اس غم کو کسی قدر اور ترقی ہوئی مگر اس وقت یہ خیال پیدا ہوا کہ نہایت نامردی اور بے مروتی کی بات ہے کہ اپنی قوم کو اس تباہی کی حالت میں چہرہ ٹوک میں خود کسی گوشہ عافیت میں جا بیٹھوں۔ نہیں اس کی مصیبت میں شریک رہنا چاہئے اور جو مصیبت پڑے اس کو دور کرنے میں ہمت باندھنا قومی فرض ہے۔ میں نے ارادہ ہجرت موقوف کیا اور قومی ہمدردی کو پسند کیا۔“

غدر کی ناکامی کے بعد انگریزوں کے عتاب کا نشانہ سب سے زیادہ مسلمان بنے ان پر ایک ایسا سیاسی و تعلیمی نظام مسلط کیا جانے لگا جس کے لئے مسلمان نفسیاتی طور پر تیار نہ تھے ان کی مذہبی اور ثقافتی بقا کیلئے اس نظام نے زبردست خطرہ پیدا کر دیا تھا۔ جدید تعلیمی سرگرمیوں اور صنعتی انقلاب سے پیدا شدہ علوم نیز عیسائی مشنریوں کی منصوبہ بند تبلیغ نے مسلمانوں کی مذہبی و ثقافتی زندگی کو مفلوج کر دیا تھا۔ مسلمان بے شمار مسائل سے دوچار تھے اور انہیں باعزت زندگی گزارنا دوبہر ہو گیا تھا۔ قوم کی اس زبوں حالی کو دیکھ کر سرسید کا دل بے چین ہوا اٹھا اور اس نے قوم کی بہنور میں پھنسی ہوئی کشتی کو ساحل تک لانے کا بیڑا اٹھایا۔ اور ان کی مایوسانہ زندگی میں امید کی جوت جگائی۔ انھوں نے مسلمانوں کی ترقی کی خاطر سائنٹفک سوسائٹی اور مدرسۃ العلوم کی تحریک شروع کی۔ نیز سائنٹفک سوسائٹی کی علمی و فنی خدمات کی تشہیہ کے لئے علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ کا ۱۸۶۶ء میں اجرا کیا جو اردو صحافت میں سرسید کی

پہلی کاوش تھی۔ اس میں سماجی، اخلاقی علمی و سیاسی مضامین شائع ہوتے تھے۔

سیرسید جب سنہ ۱۸۶۹ء میں انگلستان گئے تو اس وقت وہاں دو پرچوں کا زیادہ چرچہ تھا۔ ان میں ایک ٹیٹلر دوسرا اسپیکٹر تھا۔ سیرچرڈ اسٹیل نے ۱۲ اپریل سنہ ۱۸۶۹ء کو ایک اخبار ٹیٹلر کے نام سے جاری کیا۔ جو ہفتہ میں تین بار نکلتا تھا۔ اسٹیل نے اس پرچے کے اجراء کے مقاصد کی وضاحت ان لفظوں میں کی ہے۔

”انسان کی زندگی جو جھوٹی بناوٹ سے عیب دار ہوتی ہے۔ اسے بے عیب

کریں اور مکاری اور جھوٹی شینئی کو مٹاویں اور بناوٹی پوشاک کو اتاریں اور

اپنی قوم کا پوشاک اور گفتگو اور برتاؤ میں عام سادہ پن پیدا کریں“

اسٹیل اور ایڈلسین دونوں انشا پردازان پرچوں میں مضامین لکھتے رہے اور بالآخر ۲ جنوری سنہ ۱۸۷۱ء کو آخری پرچہ چھپا اور بند ہو گیا۔ اسی سال دونوں انشا پردازوں نے مل کر اسپیکٹر کے نام سے دوسرا پرچہ نکالا، اس کا پہلا پرچہ یکم مارچ سنہ ۱۸۷۱ء کو چھپا اور تین سال بعد دسمبر سنہ ۱۸۷۲ء میں بند ہو گیا۔ یہ پرچہ روزنامہ تھا۔ ایڈلسین نے سنہ ۱۸۷۲ء میں دوبارہ جاری کیا۔ لیکن جلد ہی اسی کی اشاعت بند ہو گئی۔

سیرچرڈ اسٹیل اور ایڈلسین دونوں مصلح قوم تھے۔ جنہوں نے ان پرچوں

کے ذریعہ انگلستان کی سماجی و معاشقہ اصلاح میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ عوامی

بے راہ روی و تعیش پسندانہ زندگی کو ایک نئی راہ دکھائی۔ جس کی بدولت ان میں تہذیب

پیدا ہوئی اور وہ لوگ مہذب کہلانے کے مستحق قرار پائے، نیکو ادب پر بھی گھرے اخلاقی

ڈالے۔ انگریزی ادب کی تاریخ میں اسی اخبار کے اجراء کے وقت سے عہد جدید کی ابتدا

کی جاتی تھیں۔ اسی کے تمام مضامین تہذیب قومی کی خاطر تھے۔ اور ملک کو انشا کا ایک سنجیدہ اور مفید طرز سکھانا چاہتے تھے۔ سوسیدان کے کارناموں سے بہ حد متاثر ہوئے جس کا اظہار انہوں نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

”ان پرچوں کے جاری ہونے سے انگریزوں کے اخلاق و عادات اور دینداری کو نہایت فائدہ پہنچا اور ہر ایک کے دل پر ان کا اثر ہوا جس نے میں کہ پہلے پہل ٹیٹلر نکلا ہے، انگلستان کے لوگوں کی جہالت اور بد اخلاقی اور ناشائستگی نفرت کے قابل تھی، وضع داد لوگ! کیا مرد! کیا عورت، تحصیل علم سے نفرت رکھتے تھے۔ اور علم پڑھنے کو خود فروشی و بار فروشی کہتے تھے اور کمینوں کا کام سمجھتے تھے۔ علم جواب عام لوگوں میں پھیلنا ہوا ہے شاذ و نادر کہیں کہیں پایا جاتا تھا۔ علم کا دعویٰ تو درکنار جہالت کی شرم بھی کسی کو نہ تھی، عورت کا پڑھا لکھا ہونا اس کی بدنامی کا باعث تھا۔

..... ان تمام خرابیوں کی رستی میں اسٹیل اور ایڈلسین نہایت

ہی سرگرم تھے اور جس سرگرمی سے وہ اس میں مصروف ہوئے ویسی ہی

کامیابی اس میں ان کو ہوئی۔ عا

سوسید اسٹیل اور ایڈلسین کے پرچوں سے متاثر ہو کر اس طرز پر ایک پرچہ نکالنے کی غرض سے اس کا خاکہ انگلستان ہی میں تیار کر لیا، اسٹیل اور ایڈلسین کے پرچوں پر بطور ذیلی عنوان ”دی شوشل ریفارمر“ لکھا ہوتا تھا۔ چنانچہ اسی مفہوم کی مناسبت سے انہوں نے

اپنے پرچے کا نام "تہذیب الاخلاق" رکھا، اور اس کی پیشانی پر جو اس کا نام اور بیل چھپی ہوئی تھی اس کا بلاک بھی لندن میں بنوایا۔ اور ایک سال کی اشاعت کے لئے کاغذ خرید کر بذریعہ پانی جہاز کے ہندوستان بھیج دیا۔

سرسید جب ہندوستان آئے تو انہوں نے اسپیکٹر اور سٹار کے مشن کو پورا کرنے کے لئے تہذیب الاخلاق جاری کیا۔ انہوں نے اس کے مقاصد کی وضاحت ان الفاظ میں کی ہے۔

"اس پرچہ کے اجراء سے مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو کامل درجے کی سولیزیشن یعنی تہذیب اختیار کرنے پر راغب کیا جاوے۔ تاکہ جس حقارت سے سولیزڈ مہذب قومیں ان کو دیکھتی ہیں وہ رفع ہو، اور وہ بھی معزز و مہذب قوم کہلا دیں۔" ۱

اس پرچہ کے ایڈیٹر اور منیجر خود سرسید تھے یہ کوئی تجارتی پرچہ نہیں تھا، اس کی آمدنی اسی کی ترقی پر صرف کی جاتی تھی۔ اس پرچہ کی ممبری فنیسی سالانہ ساٹھ روپے تھی عام خریداروں کو چار روپے سالانہ پیشگی رقم ادا کرنا پڑتی تھی۔ اگر کوئی شخص کوئی پرچہ خریدنا چاہتا تو اس کوئی پرچہ چار آنہ معہ اخراجات روانگی پرچہ دینا پڑتا تھا۔ یہ پرچہ ہر ماہ میں ایک بار یا دو بار، یا تین بار مقتضائے مضامین کے چھپا کر دیا جاتا تھا۔ اس کی آخری جلد وہی ہر نمبر کی پیشانی پر بطور مولو کے یہ فقیر لکھا جاتا تھا:-

”حُبُّ الْقَوْمِ مِنَ الْإِيْمَانِ فَمَنْ يَسْعَ فِيْ اعْزَازِ قَوْمِهِ اِنَّمَا يَسْعَى فِيْ  
اعْزَازِ دِيْنِهِ“

(ترجمہ) : ”قوم کی محبت ایمان کا جزو ہے۔ جو شخص اپنی قوم  
کو اعزاز عطا کرنے کے لئے جدوجہد کرے گا، گویا وہ اپنے دین  
کو مستحکم اور معزز کرنے کے لئے سعی کرے گا۔“

تہذیب الاخلاق وقف وقفہ سے تین ادوار میں شائع ہوا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے

دور اول : جلد ۱ تا ۷ یکم شوال ۱۲۸۷ھ - یکم رمضان ۱۲۹۳ھ

مطابق ۲۲ دسمبر ۱۸۷۰ء - ۲۰ ستمبر ۱۸۷۶ء

دور دوم : جلد ۱ تا ۷ یکم شوال ۱۲۹۶ھ - یکم رمضان ۱۲۹۸ھ

مطابق ۲۳ اپریل ۱۸۷۹ء - ۲۸ جولائی ۱۸۸۱ء

دور سوم : جلد ۱ تا ۳ یکم شوال ۱۳۱۱ھ - یکم رمضان ۱۳۱۲ھ

مطابق ۱۷ اپریل ۱۸۹۲ء - ۳ فروری ۱۸۹۷ء

تہذیب الاخلاق کا پہلا شمارہ یکم شوال ۱۲۸۷ھ مطابق ۲۲ دسمبر ۱۸۷۰ء کو شائع ہوا  
اور یکم رمضان ۱۲۹۳ھ مطابق ۲۰ ستمبر تک پابندی سے شائع ہوتا۔ اس کے بعد اس  
کی اشاعت بند ہو گئی۔ اس چھ سال کی مدت میں سات جلدوں پر مشتمل ۱۰۸ شمار  
چھپے جس کے مضامین کی کل تعداد ۲۲۶ تھیں جن میں سر سید کے ۱۱۲ مضمون  
لکھے ہوئے تھے۔ اس دور کے مضمون نگاروں میں سر سید کے علاوہ سید مہدی  
دیوبند (محسن الملک)، مشتاق حسین (وقار الملک)، مولوی چراغ علی (نواب اعظم یار جنگ)،  
سید محمود، الطاف حسین حالی، عنایت سول عباسی تھے۔ جن کے مضامین کی  
بدولت تہذیب الاخلاق نے قلیل مدت میں باوجود مخالفت کے مسلمانوں کے حمورو

تعطل کو توڑنے میں کسی حد تک کامیابی حاصل کرنا جس کا اظہار سر سید نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

”آج ہم اپنی قسمت پر فخر کریں تو بھی بجا ہے اور اگر اپنی قوم کے اقبال کی فصل بہار کی آمد کی خوشیاں منائیں تو بھی زیبا ہے جو کچھ اس سوا چار برس میں ہوا کیا ایسے قلیل زمانے میں اس کے ہونے کی ہم کو توقع تھی تو بہ تو بہ کیا ہم کو ایسا جلد ان ناچیز پرچوں سے اپنی قوم کو جگانے اور اٹھانے کی جو مدت دراز سے غفلت کے تاریک گڈھے میں پڑی ہوئی ہے خبر سو رہی تھی، توقع تھی! ہماری قوم کی جو کچھ بد اقبالی تھی وہ بھی نہیں کہ کچھ نہ تھے اور جانتے تھے کہ ہم سب کچھ ہیں۔ اس غفلت کے دادوے و بیہوشی نے ان کے کانوں کو بھر دیا تھا۔ ان کی آنکھوں کو پتھر ادا تھا۔ دل پتھر ہو گئے تھے۔ دماغ قابو میں نہیں رہا تھا۔ ہاتھ پاؤں سست ہو گئے تھے۔ زندہ تھے پر مردوں سے بدتر تھے۔ اس تہوڑے سے عرصہ میں وہ حالت بہت کچھ بدل گئی۔ کچھ لوگ بخوبی ہشیار ہو گئے۔ وہ سمجھے کہ ہماری کیا حالت ہے اور ہم پر کیا مصیبت ہے، لبوں پر جان ہے پھر اگر جان نہیں تو جہان نہیں۔ کچھ لوگ ہشیار ہوئے آپا پر ابھی آنکھیں ملے ہیں۔ بہت سونے اور پڑے رہنے سے آنکھوں میں چیا پڑ جا ہوا ہے۔ کچھ کھلتی ہیں مگر روشنی سے چند ہیا جاتی ہیں۔ کچھ لوگ ابھی تک نیند کے خمار میں ہیں۔ کچھ حرکت تو ان میں آئی ہے مگر ابھی آنکڑائی کے اور کروٹ بدل کر پھر غافل

ہو جاتے ہیں۔ کچھ ایسے بھی ہیں کہ ہشیار ہوئے ہیں مگر بلخراچی  
اور تند خوئی سے ضد میں آکر مکمل تانے پڑے ہیں اور کہتے ہیں  
کہ کہاں اہم نہیں اٹھنے کے۔ تمہارا کیا اجازت ہے؟ ہم یوں ہی پڑے  
رہے گے، بعض ان مای سے اپنے پاس والوں کو کہتے ہیں کہ تم بھی  
پڑے رہو۔ مت اٹھو۔ سید احمد کون ہے جو جگتا پھرتا ہے؟

جب سرسید نے علی گڑھ میں مستقل سکونت اختیار کر لی تو ان کی مصروفیات  
اور بڑھ گئیں، جن کی وجہ سے تہذیب الاخلاق کو جاری رکھنا مشکل ہو گیا اور بالآخر عیم رمضان  
۱۲۹۳ھ مطابق ۲۵ ستمبر ۱۸۷۶ء کو اس کی اشاعت بند ہو گئی۔ اس خبر سے مداحوں کو  
بڑی مایوسی ہوئی اور ان کے بے حد اصرار پر دوبارہ تین سال کے وقفے کے بعد جاری ہوا۔  
دوسرا دور کا پہلا شمار یکم شوال ۱۲۹۶ھ مطابق ۲۳ اپریل ۱۸۷۹ء  
کو منظر عام پر آیا۔ اس دور میں سرسید کی ساری توجہ مدرسۃ العلوم کے استحکام پر  
مرکوز رہی۔ ان کے رفقاء بھی اسی کوشش میں مصروف رہتے تھے۔ خود سرسید تفسیر لکھنے  
میں اتنے منہمک رہتے کہ جو وقت بچتا تفسیری لکھنے کی نذر ہو جاتا چنانچہ دو سال پانچ مہینے  
تک جاری رہنے کے بعد یہ پروجیکٹ بند ہو گیا۔

اس دور کے مضامین میں گزشتہ دور کے مضامین کی طرح معنوی خوبیاں  
منہیں ملتیں اور نہ ہی مضامین میں زیادہ تنوع تھا۔ اس دور میں آٹھ مضمون نگاروں نے  
ملکر کل ستر سٹھ مضامین لکھے جن میں سرسید کے ۲۳ مضمون تھے اور باقی دوسرے  
مضمون نگار کے تھے۔ ان دشواریوں کی وجہ سے اس کی اشاعت برقرار نہ رہ سکی اور  
بالآخر یکم رمضان ۱۲۹۸ھ مطابق ۲۸ جولائی ۱۸۸۱ء کو آخری پروجیکٹ شائع  
ہو کر بند ہو گیا۔



تیسری بار تہذیب الاخلاق ڈپٹی نذیر احمد کی کوششوں کی بدولت جاری ہوا۔  
 نذیر احمد محمدان ایجوکیشنل کالج لاہور کے اجلاس میں جو دسمبر ۱۹۶۳ء کو منعقد ہوا تھا اسکی  
 اشاعت بند ہونے پر افسوس ظاہر کیا، نیز بھی خواہاں تہذیب الاخلاق کی کوٹاہیں  
 ہون الفاظ میں تنقید کی ۔

” ایک وجہ تہذیب الاخلاق کے بند ہونے کی یہ سمجھ میں آتی  
 ہے اور ہے بھی قرین قیاس، کہ سرسید احمد خاں کو فرصت نہیں  
 تو اس کے معنی یہ ہونے کہ سرسید احمد خاں نے یچر لویا کا جو  
 اتنا بڑا کثیر الانفاذ گروپہ کھڑا کیا ہے ان میں سے کسی مایا اتنی لیاقت  
 یا ہمت یا حمیت نہیں کہ تہذیب الاخلاق کے چلانے میں سید احمد  
 خاں کی نیابت کرتا۔ پس سید احمد خاں کے مشن کو ٹوٹل فیلیور کے  
 سولے اور کیا کہا جاسکتا ہے جب سرسید کی سرپرستی میں ان  
 لوگوں سے اتنا کام نہیں ہو سکتا تو ان کے بعد یہ کون سے قلعے فتح  
 کر لیں گے۔“

نذیر احمد کی تقریر نے شرکاء اجلاس پر جادو کا کام کیا اور اس تقریر  
 کو سننے والے شرکاء کی جانب سے تہذیب الاخلاق کو دوبارہ جاری کرنے کا مطالبہ ہونے  
 لگا۔ سرسید نے ان کی فرمائش پر یکم شوال ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۷ اپریل ۱۸۹۲ء کو  
 اسے تیسری بار جاری کیا۔

تیسری بار تہذیب الاخلاق کے جاری ہونے پر نذیر احمد کی کوششوں کے  
 تین محسن الملک نے اپنے خیالات کا اظہار اس طرح کیا ہے۔  
 ” ہمارے مولانا مولوی نذیر احمد صاحب نے جو احسان اپنی فصیح

و بلیغ تقریروں اور تحریروں، اور بے نظیر لکچروں، علمی اور اخلاقی اور مذہبی تصنیفوں سے قوم پر کیا ہے، وہ سب جانتے ہیں۔ مگر تہذیب الاخلاق کا دوبارہ جاری کرنا بھی انہیں کا حصہ تھا۔ انہوں نے اب کے کانفرنس کے جلسہ میں اپنی جادو بیانی سے لوگوں کو کچھ ایسا دیوانہ کر دیا کہ جو ہر شخص تہذیب الاخلاق، تہذیب الاخلاق پکارنے لگا اور چاروں طرف سے اس کے دوبارہ جاری کرنے کا شور مچ گیا۔ انہوں نے پرانے جنون کو تازہ کر دیا۔ سیہ مستان بارہ محبت کو میکدہ کی یاد دلائی۔ اس نشہ کے متوالے "ادرکاسا وناولہا" پکارنے لگے اور اس اجڑے ہوئے چمن کی بلبلیں "باز ہوائے چمن آرزو" کا غل مچانے لگیں۔ بارہ خواروہ کی یہ ہل چل دیکھ کر محسبوں نے بھی درجہ سنبھلا۔ قمری ولبل کا شور سن کر صیاد بھی دام قفس درست کرنے لگے۔ غرض کہ ہمارے مولوی نذیر احمد صاحب نے فتنہ خوابیدہ کو پہر بیدار کیا اور میکدے کا دروازہ کھول کر ایک حلے ہو مچا دی۔ دیکھئے اس جوش کا کیا انجام ہوتا ہے اور مرحوم تہذیب الاخلاق کے دوبارہ زندہ ہونے سے قوم کی تمدنی و اخلاقی زندگی پر کیا اثر پہنچتا ہے، قوم اسے کسی نظر سے دیکھتی ہے اور اس کا خیر مقدم کسی طرح کیا جاتا ہے؟

تیسری بار تہذیب الاخلاق تین سال تک شائع ہوتا رہا، اس دور میں تین جلدوں پر مشتمل چھٹی سٹیمپڈ شمارے شائع ہوئے جن میں بیشتی مضامین سرسید کے تھے۔ اس دور کا آخری شمارہ یکم رمضان ۱۳۱۲ھ مطابق ۳ فروری ۱۸۹۷ء کو شائع ہوا جس کے آخر میں یہ اشتہار دیا گیا۔

”آئندہ سے تہذیب الاخلاق نہیں جاری ہونے کا“  
اس کے بعد تہذیب الاخلاق کا علیحدہ وجود ختم ہو گیا اور یہ علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ میں غم کر دیا گیا۔ جس کی وجہ سرسید یہ بیان کرتے ہیں۔

”ہم نے بعض دوستوں کے سخت اصرار سے تہذیب الاخلاق کو تیسری مرتبہ جاری کیا تھا۔ جس کو جاری ہوئے رمضان آئندہ پورے تین برس ہو جاویں گے ہم کو امید تھی کہ ہمارے دوست تحریر مضامین سے ہماری مدد کریں گے اور اس کے جاری رہنے میں ہم کو کم وقت صرف کرنا پڑے گا مگر ہمارا یہ امید پوری نہیں ہوئی اور اس کے لئے مضامین لکھنے میں ہمارا بہت وقت صرف ہوتا ہے۔ اور تہذیب الاخلاق جس کے چھاپنے میں علاوہ ہماری محنت و جان کا ہمارے سو روپے ماہوار کی سے کم خرچ نہیں ہوتا۔ وہ اصل لاگت وصول ہونے کے لائق بھی فروخت نہیں ہوتا۔ بس ہم دوہرا نقصان یعنی اپنے صرف اوقات کا اور نیز روپیہ خرچ کرنے کا برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہمارا ارادہ ہے کہ رمضان کے بعد اس کو بند کریں گے معہذا بعض مناسب مضمون جو تہذیب الاخلاق میں چھپنے علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ میں موقع بہ موقع چھاپتے رہیں

کے اور اس خیال سے علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ کا جو نیا عنوان بنا ہے اس میں لفظ معہ تہذیب الاخلاق بنا یا گیا ہے کیونکہ اس وقت ہمارا ارادہ تہذیب الاخلاق بند کر دینے کا تھا مگر چونکہ رمضان تک اس کے خریداروں نے قیمت بھیج دی تھی، اس لئے آخر رمضان تک اس کا سلسلہ جاری رکھنا ضرور ہوا۔“ ۷

سرسید کے پیش نظر اسپیکٹر اور سٹیٹس کے مضامین تھے، لیکن ہندوستانی مسلمانوں کی معاشرتی زندگی انگلستان کے انگریزوں سے کسی قدر مختلف تھیں۔ اسٹیل اور ایڈلسن مذہبی مضامین پر قلم نہیں اٹھاتے تھے مگر سرسید کو اس پر قلم اٹھانا ناگزیر تھا۔ کیونکہ وہ جن باتوں کی اصلاح کرنا چاہتے تھے ان میں مذہبی تو ہم پرستی و تقلید پرستی سب سے زیادہ مانع تھیں جس کا اندازہ ان کی اس تحریر سے کیا جاسکتا ہے۔

”اسٹیل اور ایڈلسن کو اپنے زمانے میں ایک بات کی بہت آسانی تھی کہ ان کی تحریروں اور ان کے خیالات جہاں تک نئے تہذیب و شائستگی و حسن معاشرت پر محدود تھے، مذہبی مسائل کی چھڑ چھاڑ ان میں کچھ نہیں تھی۔ ہم بھی مذہبی خیالات سے بہت بچنا چاہتے تھے مگر ہمارے ہاں تمام رسمیں اور عادات مذہب سے ایسی مل گئی تھیں کہ بغیر مذہبی بحث کے ایک قدم بھی تہذیب و شائستگی کی راہ میں نہیں چل سکتے۔ جس بات کو کہو کہ چھوڑو، فوراً جواب ملے گا کہ مذہباً ثواب ہے اور جس بات کو کہو سیکھو! اسی وقت بولے گا مذہباً منع ہے پس ہم مجبور ہیں کہ تہذیب و شائستگی اور حسن معاشرت

تہذیب الاخلاق پرچہ یکم رمضان ۱۲۱۲ھ مطابق مئی ۱۸۹۶ء

سکھانے میں ہم کو مذہبی بحث کوئی پڑتی ہے؟ نہ

سرسید کی نفسی و تعجبی زمانے کے مروجہ رجحانات کے تناظر میں کرنا چاہتے تھے، تاکہ وقت کے تقاضوں پر قابو پایا جاسکے۔ مغربی تعلیم و مذہبی اعتقادات میں جو شکوک و شبہات پیدا ہو رہے تھے اس کو دور کرنے کے لئے مذہب اور سائنس کی خلیج کو پر کرنا چاہتے تھے۔ جس کا اظہار مولانا عبدالحلیم شرر کے ان الفاظ سے ہوتا ہے۔

"سید صاحب کے دل میں جم گئی تھی کہ زمانے کا ایسا رنگ ہے کہ اگر

مذہبی اصلاح نہ کی گئی تو یہ انگریزی اسکولوں کے تعلیم پائے ہوئے

بچے سب عیسائی یا لامذہب اور ملحد ہو جائیں گے اور یقیناً ہو جاتے

کیوں کہ سید صاحب کے پاس بعد کے زمانے میں متعدد انگریزی

طلباء کے ایسے خطوط آئے جن کا ماحصل یہ تھا کہ اگر آپ نے ہماری

دھبی نہ کی ہوتی تو ہم مذہب اسلام کو چھوڑنے کو تیار تھے،

یہ خطوط سید صاحب کو اس قدر عزیز تھے کہ ان کو احتیاط

سے رکھ چھوڑا تھا۔ ان کو اپنی ہمدردی اسلام اور اپنی کوشش

خیر کی سند اور انہیں کو اپنی نجات کا ذریعہ خیال کرنے لگے تھے۔

سرسید نے تہذیب الاخلاق میں اسی مقصد کے تحت مذہبی مضامین لکھنا شروع کئے جن

میں سرسید کے علاوہ مولوی مہدی، مولوی چراغ علی اور عنایت رسول چڑیا کوٹی کے

بھی مضامین شامل ہوتے تھے۔ مگر سرسید نے اپنے مذہبی مضامین میں غیض و نفرت

اجتہاد سے کام لیا جس کی وجہ سے مسلمانوں کے راسخ العقیدہ طبقے نے جن امور میں انکی مخالفت کی وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ غلامی کو اسلام کی رو سے قطعاً ناجائز کہا ہے۔

۲۔ قرأت مجید میں جہاں ”آیت“ یا ”آیت بیّنات“ کے الفاظ آئے ہیں ان سے مراد معجزات نہیں بلکہ مواعظ و حکم مقصود ہیں۔

۳۔ حضرت مسیح کی موت صلیب پر نہیں ہوئی۔

۴۔ تعداد ازدواج، کئی بیویوں میں اگر عدل نہیں کیا جاسکتا تو ایک سے زائد

بیویاں رکھنے کی اجازت نہیں؛ وان لن تعدوا زوجاتہ سے ثابت کیا ہے

۵۔ چور کیلئے ہاتھ کاٹنے کے بارے میں ان کا دعویٰ تھا کہ یہ لازمی نہیں

۶۔ جنوں سے مراد چھپی ہوئی جنگلی یا پہاڑی قومیں ہیں۔

۷۔ دعا کی نسبت سوسید کا خیال ہے کہ دعا صرف عبادت اور دل کی تسلی

کے لئے ہے۔ خدا کے کام میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ فطرت کے جو قوانین مقرر

ہیں ان میں تبدیلی ناممکن ہے۔ محسن الملک اس خیال سے اختلاف کرتے

ہوئے لکھتے ہیں۔

”پس درحقیقت دعا کو اسباب حصول میں سے نہ سمجھنا۔۔۔“

ایسا عقیدہ ہے۔۔۔ جو قولاً کیسا ہی مذہبی کہا جائے اور گو کیسے

ہی عمدہ طور سے مذہبی الفاظ میں بیان کیا جائے مگر عملاً دھرتی پر

۸۔ سورہ فیل کی تشریح۔ سوسید نے سورہ فیل کی تفسیری کتب تفاسیر کی

روشنی میں کرتے ہوئے یہ نتیجہ نکالا کہ ابابیل کے کنکریاں پھینکنے سے

چمچک کا مرض مراد ہے انہوں نے اسے تمثیلی لب و لہجہ کہا۔“

سر سید کے مذکورہ خیالات و اعتقادات نے تہذیب الاخلاق کے خلاف ایک طوفان برپا کر دیا، اسی کی مخالفت میں مضامین لکھے جانے لگے جو مختلف اخباروں میں شائع ہوتے تھے۔ بعض اخبار تو صرف تہذیب الاخلاق کی مخالفت میں نکالے گئے، جن میں لوح محفوظ مراد آباد، ترہویں صدی آگے، اشاعتہ السنہ لاہور، نور الآفاق و نور الانوار کا نیوراس کے علاوہ امداد الآفاق شہاب ثاقب اور تائید الاسلام کے نام قابل ذکر ہیں۔ کانپور میں تہذیب الاخلاق کی مخالفت کا حال عبدالرزاق کا نیورکے اسی طرح

بیان کیا ہے

”کانپور میں مسلمانوں کے پیشوا حاجی عبدالرحمن خاں مالک مطبع نظامی تھے۔ اسی زمانے میں یہ مطبع عروج پر تھا، اور متعدد علماء مطبع میں ملازم تھے اور مشرقی تعلیم یافتہ بھی افراط سے تھے چنانچہ تہذیب کے جواب میں اخبار نور الآفاق اور نور الانوار مطبع نظامی سے جاری کرایا۔ جس دن تہذیب الاخلاق آتا تھا اس روز صبح سے مطبع میں مسلمان جمع ہوتے تھے اور ایک بڑا کمرہ شائقین سے بھر جاتا تھا اور ڈاکیہ کے انتظار میں کوئی شخص اپنی جگہ سے نہ ہلتا تھا۔ آخر خدا خدا کر کے ڈاکیہ نظر آیا اور نعرہ مسرت بلند ہوا، وہ آگیا وہ آگیا اور ڈپٹی صاحب امداد العلی نے تہذیب الاخلاق کو اپنے ہاتھ سے کھولا۔ سب سے اول عنوان پڑھے گئے اور نامہ نگاران کو خطاب ملنے شروع ہوئے ان میں کوئی ملحد تھا، کوئی کافر کوئی ملعون کوئی دھریہ اور سید صاحب کا خطاب زندیق شیطان کرسٹن۔ اور نیچری تھا۔ حاضری میں جلسہ میں عبدالرحمن خاں کی آواز

سب سے بلند ہوتی تھی، اور بعض اوقات غیض و غضب کا بھی اظہار ہوتا تھا اور خاں صاحب آستینی چڑھانا شروع کرتے تھے۔<sup>۱</sup> سوسید نے تہذیب الاخلاق میں مذہبی امور کے علاوہ دیگر اختلافی مسائل پر بھی قلم اٹھایا جس کی شدید مخالفت کی گئی۔ مختلف اخباروں اور رسالوں میں سوسید احمد خاں اور تہذیب الاخلاق کی مخالفت میں مضامین شائع ہونے لگے، لیکن اس سے قطع نظر تہذیب الاخلاق کی حمایت بھی جاری رہی، جن اخباروں اور رسالوں نے اس کی حمایت میں مضامین شائع کئے ان میں پنجابی اخبار لاہور، کوہ نور، پیسہ اخبار گوجرانوالہ، اردو گائیڈ کلکتہ، او دھ اخبار، مرقعہ تہذیب لکھنؤ، میسور اخبار، منشور محمدی بنگلور اخبار النفع لا العظیم ہل ہند الاقلیم کے نام سر فہرست ہیں۔

تہذیب الاخلاق کے قلمی معاونین کی تعداد کچھ زیادہ نہ تھی۔ سوسید کے علاوہ جن قلم کاروں کے مضامین چھپتے تھے ان میں مولانا حالی، محسن الملک، وقار الملک، مولوی چراغ علی، سید محمود، عنایت رسول چڑیا کوٹی، ومید الدین سلیم، مولوی نذیر احمد، مولوی ذکاء اللہ کے اسماء گرامی قابل ذکر ہیں۔

اردو ادب کے معماروں نے تہذیب الاخلاق کے ذریعہ اپنے جداگانہ اسلوب اور طرز تحریر سے اردو کو نئی راہ دکھائی۔ مغربی خیالات کو اردو دنیا سے متعارف کرایا قومیت اور قومی ہمدردی جیسے الفاظ کا واضح تصور پیش کیا۔ ملکی قومی مذہبی نین اردو زبان کی ترقی میں اس پر چہ نے جو کارنامہ انجام دیا، اس کی وضاحت سوسید نے ان



الفاظ میں کی ہے۔

"سات برس تک ہم نے بذریعہ اس پرچہ کے اپنا قوم کی خدمت کی۔  
مذہبی بے جا جوش سے جس تاریک گڑھے میں وہ چلی جاتی تھی اس  
سے خبردار کیا۔ دنیاوی باتوں میں، جن تاریک خیالات کے اندھیرے  
میں وہ مبتلا تھی، اس میں ان کو روشنی دکھلائی مذہب اسلام پر  
نادانی کی جس قدر گھٹائیں چہارہ تھیں، ان کو ہٹایا اور ان کے اصلی  
نور کو جہاں تک ہم سے ہوسکا چمکایا۔ اور اردو زبان کا علم ادب  
جو بد خیالات اور موٹے بھدکے الفاظ کا مجموعہ ہو رہا ہے اس  
میں بھی جہاں تک ہم سے ہوسکا ہم نے اصلاح چاہی۔۔۔"

قومی ہمدردی، قومی عزت، سلف آثر یعنی اپنے آپ عزت کا خیال  
اگر ہم نے اپنے قوم میں پیدا نہیں کیا تو ان لفظوں کو تو ضرور اردو زبان  
کے علم و ادب میں داخل کیا۔ ہم نے کچھ کیا ہو یا نہ کیا ہو، مگر ہر طرف  
تہذیب و شائستگی کا غلغلہ سنا، قومی ہمدردی کی سداؤں کا ہمارے  
کانوں میں آنا۔ اردو زبان کے علم و ادب کا ترقی پانا۔ یہی ہماری مرادیں  
تھیں، جن کو ہم نے بھرپایا۔ اب بہت لوگ ہیں جو ان باتوں کو پکارتے  
ہیں گو اس وقت ٹیڑھی ٹیڑھی لہریں کہلاتے ہیں مگر پانی میں حرکت  
کا آجانا کافی ہے۔ وہ پہر اپنی نپسال میں آپ چورس ہو رہے گا۔ اس لئے  
اب مناسب ہے کہ اب ہم بس کریں اور پانی کو آپ ہی آپ چورس  
ہونے دیں؛"

تہذیب الاخلاق سے قبل اردو میں مضمون نگاری کا رواج نہ تھا صرف مذہب پر ختم فرسائی کی جاتی تھی، خیالی مضامین، مافوق الفطرت پر مبنی افسانے اور من گھڑت قصے لکھے جاتے تھے، اس پر چہ نے اردو میں فطری مضامین لکھنے کی روایت قائم کی جس کی بابت سیر لکھتے ہیں :

”جہاں تک ہم سے ہوسکا ہم نے اردو زبان کے علم و ادب کی ترقی میں اپنے نا چینی پرچوں کے ذریعہ سے کوشش کی مضمون کے ادا کا ایک سیدھا اور صاف طریقہ اختیار کیا، جہاں تک ہماری کج زبان نے یاری دی۔ الفاظ کی درستی بول چال کی صفائی پر کوشش کی۔ رنگینی عبارت سے جو تشبیہات اور استعارات خیالی سے بھری ہوتی تھیں اور جس کی شوکت صرف لفظوں ہی لفظوں میں رہتی تھی اور دل پر اس کا کچھ اثر نہیں ہونا پر ہین کیا، تک بند کی تھی جو اس زمانے میں مقفی عبارت کہلاتی تھی، ہاتھ اٹھایا، جہاں تک ہوسکا سادگی عبارت پر توجہ کی۔ اس میں کوشش کی کہ جو لطف ہو وہ صرف مضمون کے ادا میں ہو، جو اپنے دل میں ہو، وہی دوسرے کے دل میں پڑے تاکہ دل سے نکلے اور دل میں بیٹھے۔“

تہذیب الاخلاق اردو زبان میں اپنی نوعیت کا پہلا رسالہ تھا جس کے موضوعات میں حیرت انگیز تنوع تھا۔ اس میں مذہبی و علمی، ادبی و تنقیدی، تاریخی و سوانحی، سیاسی و قومی، اخلاقی و معاشرتی مضامین کے علاوہ خطوط بھی شائع ہوئے تھے۔ مدرسۃ العلوم

ت

سے متعلق کمیٹیوں کی رودادیں بھی پیش کی جاتی تھیں۔ ایک صدی گزر جانے کے بعد آج بھی اس کی انفرادیت اپنی جگہ قائم ہے۔

زیر نظر مقالہ میں تہذیب الاخلاق دور اول کے مندرجات کی تلخیص پیش کی گئی ہے جس کی تکمیل کے سلسلے میں مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ اور خدا بخش لائبریری پٹنہ کے رسائل سے استفادہ کیا ہے۔

آخر میں اپنے مشفق استاد جناب الطاف حسین ندوی صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، جنہوں نے اس مقالے کی ترتیب و تکمیل میں نہ صرف اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا، بلکہ ہر قدم پر رہنمائی اور مدد کی۔

محمد انصاف عالم  
محمد افتاب عالم

اخلاقی و معاشرتی

عنوان	مصنف	تلخیص	ماہ و سال	صفحہ
احسان عام	چراغ علی	انسالوں کے درمیان شفقت اور نرمی برتنے اس کی غیر خواہی اپنی ضرورت پر دوسرے کو مقدم رکھنے، دشمنوں مخالفوں اور بدخواہوں سے احسان و مروت اور دوستی کرنے مخالفوں کی خطاؤں کو درگزر کرنے، برائی کے عوض بھلائی کرنے کو قرآن کے حکم کے عین مطابق بتایا ہے	یکم رجب ۱۲۹۰ھ	۹۶ - ۱۰۰
اخلاق	سید احمد خاں	مذہب کے اعتقادات و عملیات کے بارے میں ایڈیٹس کے اقوال کی وضاحت کی ہے۔	۱۵ شوال ۱۲۸۹ھ	۱۷۸ - ۱۸۰
اعتدال	مشتاق حسین	کثرت ازدواج، مرد و زن کے ازدواجی تعلقات اور باہمی حقوق و فرائض میں اعتدال برتنے پر زور دیا ہے۔	یکم رجب ۱۲۸۸ھ	۱۲۰ - ۱۱۵
ان کے خیالات	سید احمد خاں	انسان اور جانوروں کے خیالات اور انہیں تفریق اور اس کی ضرورتوں کا دائرہ کا علم و یقین کا رشتہ نیز عقل کو علم و ایمان حاصل کرنے کا وسیلہ بتایا ہے۔	۱۵ شوال ۱۲۸۶ھ	۱۲ - ۱۴
تعصب	سید احمد خاں	تعصب سے پیدا ہونے والے نقصانات کا ذکر ہے۔	یکم شوال ۱۲۸۵ھ	۷
تقلید کی حرج و مزیت	محمد عبد الغفور	مروجہ تقلید سے پیدا ہونے والے نقصانات کا تذکرہ کیا ہے۔	یکم محرم ۱۲۸۸ھ	۶ - ۴

عنوان	مصنف	تلخیص	ماہ و سال	صفحہ
تکمیل	سید احمد خاں	دینی و دنیوی امور میں عقل سے فائدہ حاصل کرتے پر زور دیا ہے۔ نیز یورپ اور ایشیائی قوموں کی ترقی و ترقی کے اسباب بیان کئے ہیں۔	یکم شوال ۱۲۸۶ھ	۸ - ۷
توکل	مشتاق حسین	مروجہ توکل کے مندرجات کا جائزہ پیش کیا ہے۔	۱۰ ذیقعدہ ۱۲۸۶ھ	۲۶ - ۳۵
تہذیب	محمد یوسف	مسلمانوں کی تہذیبی پسماندگی کے اسباب بیان کئے گئے ہیں۔	یکم ذی الحجہ ۱۲۸۹ھ	۱۹۸ ۱۰ ۱۹۹
ٹیمپلز ازلے گریٹ رفارم یعنی زمانہ ایک بڑا اصلاح کرنے والا ہے	سید احمد خاں	ترکی کی معاشرتی زندگی کی بابت وہاں کے مروجہ لباس، آداب طعام نیز رہائشی مکانات کا تذکرہ کیا ہے۔	یکم رمضان ۱۲۹۲ھ	۱۲۳ ۱۰ ۱۲۴
حب ایمانی اور حب انسانی	سید احمد خاں	حب ایمانی اور حب انسانی کے مفہم کی وضاحت کی ہے۔	یکم ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ	۵۸
خوشامد	ایس ڈی سید احمد	خوشامد کو مہلک مرض بتایا ہے نیز ایشیائی شاعری کے نقائص بیان کئے ہیں۔	یکم ذی الحجہ ۱۲۸۹ھ	۱۹۵
خیر دائم	سید احمد خاں	مسلمانوں کی فلاح و بہبودگی کے لئے وقت اور مال صرف کرنے کو اصلی نیکی سے تعبیر کیا ہے۔	۲ ذیقعدہ ۱۲۸۶ھ	۲۶
دوستی	سید محمود	دوستی کی بنیادی شرطیں اور اس کے	یکم محرم ۱۲۸۸ھ	۲ - ۳

صفحہ	ماہ و سال	تلخیص	مصنف	عنوان
		فوائد کا ذکر ہے۔		
۱۱۰ تا ۱۱۳	یکم رجب ۱۲۸۸ھ	دوستی کے اقسام نیز دوستی کی بابت فرد کی باتیں بیان کی ہیں۔	سید محمود	دوستی کا برتاؤ
۵ - ۳	یکم شوال ۱۲۸۷ھ	رسم و رواج کی نوعیت، رسوم و عادات کا مبداء و منشا، رسمیں اختیار کرنے کے اصول، رسوم کی خرابیوں اور اس کی اصلاحوں سے متعلق باتوں کا ذکر ہے۔	سید احمد خاں	رسم و رواج
۱۵۸ تا ۱۶۶	۱۵ شوال ۱۲۹۰ھ	انگریزی لفظ میز اور کٹم کے مفہوم کی وضاحت کی ہے۔ رسم و رواج کی بابت مشرقی اقوام کی مذہبی و معاشرتی و ملکی حالات کا جائزہ پیش کیا ہے۔ نیز اس کی اصلاح کے ضمن میں پیغمبر خدا و دیگر مصلحین کے کارناموں کا تذکرہ کیا ہے۔	سید احمد خاں	رسم و رواج، لکچر
۲۲ - ۱۹	یکم ذیقعدہ ۱۲۸۷ھ	مذہب و معاشرت کی ترقی کے لئے عمرات شریعہ سے احتراز کرنے اور مباهات شریعہ کے تحت ایجاد کی قوت کو بلا لحاظ پابندی رسوم کے اختیار کرنے پر زور دیا ہے۔	سید احمد خاں	رسم و رواج کی پابندی کے نقصانات
۱۸۰ تا ۱۸۲	۱۵ شوال ۱۲۸۹ھ	ریا کو پوشیدہ عیب بتایا ہے اور اس کو معلوم کرنے کیلئے چند قاعدے وضع کئے ہیں۔	سید احمد خاں	ریا

عنوان	مصنف	تلخیص	ماہ و سال	صفحہ
سخاوت اور گدائی	منشی غلام محمد	سخاوت و گدائی کے مفہوم کی وضاحت کی ہے نیز سخاوت کو مناسب و معقول کام میں استعمال کرنے پر زور دیا ہے۔	۱۵ ربیع الاول ۱۲۹۰ھ	۴۱-۴۲
سمجھ	اے ڈی سید احمد	سمجھ کی بابت پٹلی کے قول سے بحث کی ہے نیز سمجھ کو دینی و دنیوی کاموں کے لئے مفید بتایا ہے۔	یکم شوال ۱۲۸۹ھ	۱۶۸ تا ۱۶۹
سولیزن یا تہذیب	سید احمد خاں	تہذیب کے معنی و مفہوم کی وضاحت کی ہے اور اس کے حصول کی بابت سٹراچے ٹی بیکل کے اصولوں کا تذکرہ کیا ہے۔	یکم شوال ۱۲۹۱ھ	۱۷۲ تا ۱۷۴
شدت التقا	سید محمود	شدت التقا و سہانیت کو شریعت کی رو سے ناجائز فعل قرار دیا ہے نیز جاہلانہ تعصب اور اتقا کو اسلام کی دشمنی سے تعبیر کیا ہے۔	۱۵ محرم ۱۲۸۸ھ	۷۸-۸۰
شیریں زبانی	مشتاق حسین	شیریں زبانی اور علم کلام سے قوم کو عمدہ نصیحتیں کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ نیز دوست اور دشمن سے کلام کرتے وقت نرمی برتنے پر زور دیا ہے۔	۱۵ محرم ۱۲۸۸ھ	۱۲-۱۶
طریقہ تناول طعام	سید احمد خاں	ہندوؤں، مسلمانوں و عربوں کے طریقہ تناول کے بارے میں لکھا ہے۔	۲۰ محرم ۱۲۸۹ھ	۲۳
طریقہ زندگی	سید احمد خاں	ہندوستانی قوموں کے طریق لباس طرز	۱۵ جمادی الثانی ۱۲۸۸ھ	۱۰۱-۱۰۲



عنوان	مصنف	تلخیص	ماہ و سال	صفحہ
عزّت	سید مہدی علی	زندگی دکھانے پینے کی رسموں کا بیان ہے۔ عزت کی اہمیت اور اس کی خوبیاں بیان کی ہیں۔ اس کے حصول کے لئے حسب ذیل اصول وضع کئے ہیں۔ اول: عقل دوم: شرع، سوم: عرف عام	بیجم جمادی الاول ۱۲۹۰ھ	۶۵-۶۲
عورتوں کے حقوق	سید احمد خاں	عورتوں کے حقوق و اختیارات کی بابت انگلینڈ کے قانون کا موازنہ اسلامی قانون سے کیا ہے	۱۵ جمادی الاول ۱۲۸۸ھ	۸۸-۸۷
غلامی	سید احمد خاں	غلاموں کی نسبت مشرقی قوموں کی مذہبی کتابوں کے احکام بیان کئے ہیں۔ غلاموں کی تجارت اور اس پر ہونے والے ظلم نیز اس پر پابندی عائد کرنے کی بابت انگریزی قوم کی کوششوں کا ذکر ہے۔	۱۵ جمادی الاول ۱۲۸۸ھ	۸۱-۸۰-۷۹
کائنات	سید احمد خاں	کائنات کو انسان کا سچا ہادی اور پیغمبر بتایا ہے۔ ختم رسالت کی حالت اور ذات باری کی وحدانیت (وحدت فی الذات، وحدت فی الصفات، وحدت فی العبادات) کی وضاحت کی ہے۔	بیجم محرم ۱۲۹۲ھ	۱۸-۱۳
کاہلی	سید احمد خاں	دل کے بیکار پڑے رہنے کو کاہلیات تعبیر کیا ہے نیز قوائے قلبی و عقلی کو کام میں لانے	۱۰ محرم ۱۲۸۹ھ	۱۲-۱۱

پر زور دیا ہے۔

کُن کن چیزوں میں سید احمد رضا تہذیب سے متعلق تمام چیزوں کی تفصیلات یکم ذیحجہ ۱۲۸۷ھ ۵۸۔ ۶۰ تہذیب چلے تہذیب چلے پیش کی گئی ہیں۔

مباحثہ نئی تہذیب اور فارقلیط اللہ تہذیب کے مفہوم کی وضاحت کی ہے نیز یکم ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ ۶۰۔ ۶۵ پرانے خیالات کا لباس اور طعام کے مسائل سے متعلق سوالوں کے جواب دیئے گئے ہیں۔

مہمان اور میزبان مشتاق حسین مہمان اور میزبان کو حسب ذیل باتوں پر ۵ ارجب ۱۲۹۰ھ ۱۰۶ تا ۱۱۰ عمل کرنے کی دعوت دی ہے۔

۱۔ بلا اطلاع کسی کے یہاں آنے سے احتراز کرنا چاہئے۔

۲۔ دعوت میں بے جا تکلف سے بچنا چاہئے۔

۳۔ بغیر کسی عذر کے مہمان اور میزبان کے

ایک ساتھ کھانے کے خیال کو ترک کرنا

چاہئے۔

۴۔ تخلیہ کے موقع کا خیال رکھنا چاہئے۔

۵۔ آمدن بہ ارادت و رفتن بہ اجازت

کے غلط اصول کو بھی منسوخ کرنا چاہئے۔

نصیحت کا صلہ نجف علی سہرانی ناصح قوم کو ہر قسم کی مصیبتوں پر صبر کرنے یکم جمادی الثانی ۱۲۸۹ھ ۱۰۶ تا ۱۰۷ کی تلقین کی ہے۔

عنوان	مصنف	تلخیص	ماہ و سال	صفحہ
ہمدردی کا	سید احمد خاں	ہمدردی کے مفہوم، رحم و موانست و ہمدردی میں تفریق، ہمدردی کے رشتوں کی حدیں اور ان کی صفیئتیں بیان کی ہیں۔	یکم ربیعہ ۱۲۸۷ھ	۱۷ - ۱۹

# ادبی و تنقیدی

عنوان	مصنف	تلیخیص	ماہ و سال	صفحہ
امیرالامراء جناب سید سید احمد خاں خیر الدین صاحب وزیر مملکت ٹونس	سید احمد خاں	افریقہ میں واقع ایک چھوٹی خود مختار اسلامی سلطنت کے وزیر کی عربی تصنیف "اقوام المساکین فی معرفۃ احوال الممالک" کا مختصر تعارف اور اس کے خطبے و مقدمے کا اردو ترجمہ مع عربی متن کے پیشے کیا ہے۔	۱۵ صفر ۱۲۸۸ھ ۲۵-۳۰	
دیباچہ خطبات الاحمدیہ علی العز و السیرۃ المحمدیہ	سید احمد خاں	مذہب کے بارے میں ان ان کے مختلف خیالات و اعتقادات اور قوانین قدرت کے اصول، مذہب کی تمثیل میں علماء کی تاویلات اسلام کے احکام منصوصہ و اجتہاد اور سیرت طیبہ سے متعلق ولیم میور و دیگر عیسائی مورخوں کے خیالات کا جائزہ لیا ہے۔	یکم ذیحجہ ۱۲۸۷ھ ۲۹-۵۸	
رائے منصفانہ محمد نضر علی	سید احمد خاں، حاجی امداد علی اور حاجی علی بخش خاں کی تصانیف کی بابت اپنی رائے پیش کی ہے۔		۱۵ شعبان ۱۲۹۱ھ ۱۵۸ تا ۱۵۹	
طعام اہل کتاب سید مہدی علی	سید احمد خاں کی کتاب 'طعام اہل کتاب' امداد علی کی کتاب امداد الاصاب میں طعام اہل کتاب و مواکلت اہل کتاب کی بابت سید احمد خاں اور امداد علی کی رائے پر اپنے خیال کا اظہار کیا ہے اور حدیث کی رو سے سید احمد		۲۹ شعبان ۱۲۸۹ھ ۱۲۳ تا ۱۲۸	

عنوان مصنف تلخیص ماہ و سال صفحہ

کی رائے کو درست ٹھہرایا ہے۔

علامات قرأت سید احمد خاں اردو زبان کی علامت پر مبنی غلام محمد کی  
 ۱۶۵ یکم رمضان ۱۲۹۱ھ  
 ۱۶۹ کتاب "نجوم العلامات" کے بعض اختلافی  
 امر سے بحث کی ہے نیز اردو زبان کی تحریر  
 میں استعمال ہونے والی علامات کا تذکرہ کیا ہے۔

انشائیہ

عنوان	مصنف	تلخیص	ماہ و سال	صفحہ
امید - دنیا با امید	اے ڈی سید احمد	امید کی انسانی زندگی میں اہمیت اور اسکے فوائد پر روشنی ڈالی ہے۔	۱۵ شوال ۱۲۸۹ھ	۱۷۷ ۱۷۸
امید کی خوشی	سید احمد خاں	امید کو انسان کی مصیبتوں کا سہارا اور اسکی تمام خوبیوں و انگلیوں کا منبع بتایا ہے۔ نیر ایمان کی بٹھی سے تعبیر کیا ہے۔	یکم جمادی الثانی ۱۲۹۰ھ	۸۲ ۸۳
بحث و تکرار سہا	ایف سید احمد	نامہذب آدمیوں اور کتوں کی مجلسوں میں پائی جانے والی مثالوں کا ذکر ہے۔	۱۰ صفر ۱۲۹۰ھ	۲۶-۲۵
تہذیب و شائستگی	مشتاق حسین	تہذیب کے لئے خیالات میں شائستگی پیدا کرنے پر زور دیا ہے۔ اور انسان کے خیالات اور اس کی ترقی کی مختلف جہتوں کا ذکر کیا ہے۔	۱۲۹۲ھ	۱۲-۱۰
سراب حیات	سید احمد خاں	'سراب حیات' جانس کی انگریزی کی کتاب کے ترجمے کا نام ہے مصنف نے اس کتاب کے حوالے سے ان انڈیا اور جانوروں کی بے ثباتی کا حال بیان کیا ہے۔	یکم ربیع ۱۲۹۲ھ	۸۷-۸۵
دشیاہ فیکلی	اے ڈی سید احمد	دشیاہ فیکلی کے بارے میں مشیوں کے واقعات بیان کئے ہیں شائستہ ملک کو سنسکرت تراشی کا کارخانہ اور مہذب ملک کو منظر ہمارے سے تعبیر کیا ہے۔	۱۵ شوال ۱۲۸۹ھ	۱۷۶



تمثيل

عنوان	مصنف	تلخیص	ماہ و سال	صفحہ
آدم کی سرگذشت	سید احمد خاں	آدم کی پیدائش اور انسانی قومی کے اسرار و رموز کو تمثیلی پیرائے میں بیان کیا ہے۔	یکم ربیع الاول ۱۳۸۹ھ	۴۵ - ۴۰
انسان کی زندگی	مثنیٰ حسین	انسانی زندگی کو ٹرین کے مثانہ بتایا ہے۔ اور توشہ آخرت کو ٹکٹ سے تعبیر کیا ہے اور اسکے حصول کے لئے خدا کے احکامات کی پیروی اور قومی ترقی میں سعی کرنے پر زور دیا ہے۔	یکم محرم ۱۳۹۱ھ	۹ - ۵
حکایت ایک نادان خدا پرست احمد خاں	سید احمد خاں	اس حکایت میں خدا پرست اور دنیا دار کی زندگی کو تمثیلی پیرائے میں بیان کیا ہے۔ نیک کاموں کے لئے دنیا دار بننے کو پرہیزگاری اور تقویٰ سے بہتر بنا یا ہے۔ قدرت کی عجائبات اور دنیا کے حصول کے لئے جدید علوم کو بلا تعصب پابندی رسومات اور ادہام مذہبی کے حاصل کرنے پر زور دیا ہے۔	یکم ربیع الاول ۱۳۸۹ھ	۳۳ تا ۳۷
گزارا ہوا زمانہ	سید احمد خاں	ایک خواب کے ذریعہ انسان کی گزشتہ زندگی کا خاکہ پیش کیا ہے جس میں وقت کی نافرمانی والدین کی نافرمانی، بھلائی کے کاموں میں غرضی ریاکاری، شہرت اور ناموری حاصل کرنے کو اندھیری رات اور قومی بھلائی کو روشن سے تعبیر کیا ہے۔	یکم صفر ۱۳۹۰ھ	۱۶ - ۱۴

عنوان	مصنف	تلخیص	ماہ و سال	صفحہ
موجودہ تعلیم و تربیت کی شبیہ	سید مہدی علی	تمثیل کے ذریعہ قدیم اور جدید تعلیم کے فرق کو واضح کیا گیا ہے جس میں پتھر کی چٹان کو جہالت و حشی درندوں کو قدامت پسند و روایت پرست، بصیرت کی مشعل کو جدید تعلیم ہر بھرے باغ کو جدید علوم و فنون مشرق کے فرسودہ تعلیم کو خشک باغ سے تعبیر کیا ہے۔	یکم جمادی الاول ۱۲۹۰ھ ۶۵-۶۷	

سیاست و سوانح

عنوان	مصنف	تلخیص	ماہ و سال	صفحہ
امام مجتہد الاسلام غزالی	سید مہدی علی	امام غزالی کے مختصر سوانحی حالات تصانیف اور ان کے علمی کارنامے کا ذکر ہے۔	یکم صفر ۱۲۸۸ھ	۲۲-۱۷
خطبہ من خطبات احمدیہ	سید احمد خاں	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے متعلق بشارتوں کا ذکر ہے۔ آنحضرت صلم کی بابت	یکم جمادی الاول ۱۲۹۲ھ	۹۲-۷۸
(قسط اول تا سوم)		بشارتیں جو توریت اور انجیل میں بیان کی گئی ہیں، اور موجود ہونا آپ کا نام 'محمد' توریت میں اور 'احمد' انجیل میں ثابت کیا گیا ہے۔	یکم جمادی الثانی ۱۲۹۲ھ	۱۰۲-۹۶
		آنحضرت کی پیدائش سے لے کر بارہ سال تک کی عمر کا بیان ہے اس کے علاوہ صحیح حال علیحدہ بیان کیا ہے اور نامعتبر روایتوں میں تمیز کیا ہے اور عیائی مصنفوں کا جواب دیا ہے جس میں سب سے مقدم یہ اعتراض تھا کہ آنحضرت صلم کو مرض "صرع" بچپن سے لاسحق لھتا۔	یکم رمضان ۱۲۹۳ھ	۱۱۶ تا ۱۲۲
سید محمد محمود صبا	مشتاق حسین	سید محمد محمود نے کرسٹ کالج لندن کے امتحان میں جو کامیابی حاصل کی تھی۔ اس کا ذکر ہے۔	یکم جمادی الثانی ۱۲۸۸ھ	۹۶-۹۵
سلہ اللہ تعالیٰ				

مکاتیب

صفحہ	ماہ و سال	تلخیص	مصنف	عنوان
۱۱۴ تا ۱۱۵	۱۵ جمادی الثانی ۱۲۸۹ھ	والسرائے ہند کے پرائیویٹ سکریٹری کا انگریزی خط (مع اردو ترجمہ) مورخہ ۹ جولائی ۱۸۷۲ء جس میں انہوں نے مدرسہ العلوم قائم کرنے کی سرسید کی کوشش کو سراہا ہے اور اس میں خالص سیکولر تعلیم دینے کے واسطے مبلغ دس ہزار روپے عطیہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔	ہند	ترقی چیزوں کے علوم سکریٹری دائرہ

۱۳۴ تا ۱۳۵	۲۰ رجب ۱۲۸۹ھ	اس خط میں نواب گورنر بہادر با اجلاس کونسل کی تجویز کردہ رپورٹ کی اطلاع سے جو بابت قائم کرنے اینگلو اہل سنیل کالج کے ہے اپنی خوشی کا اظہار کیا۔	سکریٹری	چھٹی سکریٹری لفٹنٹ گورنر اضلاع شمال و مغرب بنام سرسید احمد خاں
------------	--------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------	----------------------------------------------------------------

ہے۔

۹۸	۱۵ جمادی الاول ۱۲۸۹ھ	مکتوب نگار نے سرسید کے مذہبی افکار اور تعلیمی منصوبے کی تعریف کی ہے۔	عبید اللہ عبیدی	خط بنام سید احمد خاں
۷۸	۱۵ ربیع الثانی ۱۲۸۹ھ	مکتوب نگار نے قرآن کے حوالے سے شیطان کی مہیت بیان کی ہے اور اس کے وجود خارجی کو اوہام و ظنون سے تعبیر کیا ہے۔	سید احمد خاں	خط بنام مہدی علی
۹۸-۹۵	۱۵ جمادی الاول ۱۲۸۹ھ	حضور اکرم کو امتی رکھنے کی حکمت سے متعلق	سید احمد خاں	خط بنام مہدی علی

لکھا ہے۔

آپ سمجھتے ہیں کہ بنی انفرادی کو امتی محض رکھنے میں کیا حکمت تھی یہی حکمت تھی کہ نیچرل فیض جو اندرونی

صفحہ	ماہ و سال	تلخیص	مصنف	عنوان
		چشموں کا جاری رہنا ہے۔ اس کو کوئی بیرونی چیز مزاحم نہ ہو اور جو کچھ باہر نکلنے خالص 'بے مہل' ہو،		
۱۹۰ تا ۱۹۲	۱۲۸۹ھ	اس خط میں عیسائیوں کے طریق ذبح یکم ذیقعدہ یعنی پزندوں کو گردن مڑ کر ذبح کرنے کی صرمت سے بحث کی گئی ہے۔	سید احمد خاں	خط بنام مہدی علی
		اس سلسلے میں سرسید کی رائے یہ ہے "پس جب کہ عیسائی وہ فعل مطابق اپنے مذہب کے کرتے ہیں تو باسند لال و طعام الذین اولوا الکتاب حل لکم ہمارے لئے حلال ہے۔"		
۱۹۶	۱۲۸۹ھ	مکتوب نگار نے سرسید کی مذہبی اور یکم ذیحجہ تعلیمی خدمات کو سراہا ہے۔ نیز عبدالودود اسلام آبادی کا لکھا مدحیہ قصیدہ جو ۱۳ اشعار پر مشتمل ہے ان کی شان میں پیش کیا ہے۔	امجد اللہ	خط شکریہ بنام سید احمد خاں
		سید احمد اسمہ المستبرک خان بہادر با اسمہ تیموصل		
۱۲۷	۱۲۸۹ھ	مکتوب نگار نے وجود آسمانی کی بابت یکم رجب علمائے مقدسین و مفسرین کی روایتوں کو علوم جدیدہ سے تطبیق کرنے پر زور دیا ہے۔	محمد میر	خط متعلق بحث وجود آسمانی بنام ایڈیٹر اخبار میر گزٹ



عنوان	مصنف	تلخیص	ماہ و سال	صفحہ
خط متعلق چترہ مدرسہ	مشتاق حسین	مکتوب نگار نے سکریٹری کمیٹی خازن	یکم جمادی الاول ۱۲۸۹ھ	۸۸-۸۷
العلوم مسلمانان		البضاعتہ کے نام ایک خط ارسال کیا تھا جس میں چند فراہمی کی شرطوں کا ذکر ہے۔		
		—: نقل خط :-		

اس خط میں مکتوب نگار نے مدرسہ کی بابت  
اپنے ماہانہ چندے کی رقم کا تذکرہ کیا ہے۔ نیز  
مسلمانوں کو اپنے مقصد کے حصول کی خاطر فطیر رقم  
اکٹھا کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

خط و کتابت	سید احمد خاں	خطوط نگار کی بابت مرد جہاد آداب و	یکم رمضان ۱۲۹۳ھ	۱۱۵ تا ۱۱۷
		القاب و مدعا بیان کے طرز تحریر پر تنقید کیا ہے نیز عام خطوط میں مذہبی کلمات کے استعمال کو غیر ضروری بتایا ہے۔		

خط و کتابت متعلق	سید احمد خاں	مدرسہ کے شمس الاضیاء میں مدرسہ العلوم	۱۵ ربیع الثانی ۱۲۹۰ھ	۶۰-۵۹
مدرسہ العلوم مسلمانان		کی بابت چھپی خبروں کا جواب دیا ہے جس میں مکتوب نگار نے ہندوستانی مسلمانوں کو چار فرقے (شیعہ، بدعتی، وہابی اور لامذہب) میں تقسیم کرتے ہوئے خود کو معتز صنف کے مطابق جو تھے فرقے میں شمار کیا ہے نیز معتز صنف کو مدرسہ العلوم کی بابت کمیٹی کی تجویزوں پر غور کرنے اور		

عنوان	مصنف	تلخیص	۱۵ سال	صفحہ
خط متعلق حدیث "ح"	سرسید	اس کی اصلاح کرنے پر زور دیا ہے۔	۱۵ ربیع الاول ۱۲۹۰ھ	۲۰-۲۱
تشبہ (مع جواب)		من یقوم فہو منہم کے معانی اور مورد اور لفظ تشبہ کی وضاحت طلب کی ہے۔ جس کا جواب میں سید احمد نے بڑے مدلل انداز میں دیا ہے۔		
		اول :- یہ حدیث نہ روایتا اور نہ ہی درایتا ثابت ہے۔		
		دو :- کسی قوم کا کسی قوم سے مشابہ ہونا شرعی نتیجہ کو ضروری نہیں ہے۔		
		سوم :- تشابہ ایک قوم کا دوسرے قوم سے زیادہ تر لباس پر منحصر ہوتا ہے مگر حضور نے عیسائیوں، یہودیوں اور آتش پرستوں کا بھی لباس پہنا ہے۔		
		چھٹم :- رسول خدا اور صحابی اور کفار ایک سا ہی مروجہ لباس رکھتے تھے جو مذہبی اعتبار سے دو قومیں تھیں پس مشابہ سے شرعی نتیجہ پیدا نہیں ہو سکتا ہے۔		
		پنجم :- لفظ تشبہ اور منہم کے کامل مراد یا ناقص اور قوم کے حقیقی اور فرضی معنی کے اعتبار سے بھی		

عنوان مصنف لخیص ماہ و سال صفحہ

حدیث درست نہیں ہے۔

مورد سے قیاساً مراد مورد اثر دعام بتایا ہے  
جس میں مختلف قوموں کی لاشیں گڑھ ہو جائیں  
تو اس حدیث کا حکم جاری ہوگا اور در مختار کے  
مطابق اس کے پہچان کی چار علامتیں ہیں بتائی  
ہیں۔

اول :- خضاب

دوم :- سیاہ لباس

سوم :- حلق عانہ

چہارم :- ختنہ

خط متعلق قصہ آدم عبید اللہ عیدری قصہ آدم میں مکتوب نگار نے ۲۹ شعبان ۱۲۸۹ھ  
۱۴۰  
۱۴۲  
جنت کی زندگی کو عالم بے خبری، شجر ممنوعہ کو علم  
دو جوہر خارجی شیطانی  
کا درخت، سدرۃ المنیٰ کو قوائے عقلیہ سے  
تعبیر کیا ہے، نیز ملائکہ، جبرئیل اور شیطان کے  
خارجی وجود کی ماہیت کی بیان ہے

خط مع جواب مہدی علی ایک مختصر سا خط جس کے مکتوب الیہ ۲۰ محرم ۱۲۸۹ھ ۱۸-۲۱

کا نام درج نہیں محسن الملک کے نام اس میں  
اس بات پر اظہار افسوس کیا گیا ہے کہ وہ سر  
سید کے پردہ ہو گئے ہیں اور علما کی تقلید کو ترک کر کے

عنوانی مصنف تلخیص ماہ و سال صفحہ

سر سید کی طرح کرستان ہو گئے ہیں۔ محسن الملک  
نے اس کا تفصیلی جواب دیا ہے اور اپنے موقف  
کی وضاحت کرتے ہوئے سر سید کی تحریک کو مسلمانوں  
کے لئے مفید اور نفع بخش قرار دیا ہے۔

مجوزہ مدرسۃ العلوم لمہمان سکریٹری خط سکریٹری گورنمنٹ ممالک مغربی و مشرقی ۱۵ جمادی الاول ۱۲۸۹ھ ۹۲-۹۵  
(انگریزی متن مع گورنمنٹ ممالک بنام ڈائریکٹر پبلک انٹرکشن جس کی نقل سکریٹری  
اردو ترجمہ) مغربی و مشرقی کمیٹی خواستگاران ترقی تعلیم مسلمانان ہندوستان  
کو بھیجی گئی ہے۔ جس میں مدرسۃ العلوم کی بابت  
گورنمنٹ کی جانب سے گریٹنگ۔ ایڈر دینے کی  
بات کہی گئی ہے۔

مدرسۃ العلوم اور مدران محمد یعقوب مولانا محمد یعقوب کا خط سر سید کے نام جس یکم رمضان ۱۲۹۱ھ ۱۰۰  
تعلیم مذہب و الباسنت د میں مدرسۃ العلوم سے متعلق علوم دینیہ کی اصلاح کی  
جماعت مجلس کارکن بننے سے اپنی اور مولانا محمد قاسم  
نانا توہمی کی طرف سے معذرت کی گئی ہے۔

مراسلات متعلق سید احمد خاں اس خط میں مدرسۃ العلوم میں تصویریا ۱۵ جمادی الاول ۱۲۹۰ھ ۷-۶  
(مدرسۃ العلوم لمہمان) لکھنے طلباء کے لباسوں، طریقہ تہذیب، مذہبی  
کتابوں، انگریزی زبان و علوم کی تعلیم اور شیعہ کی  
مذہبی تعلیم کی کتابوں کی بابت سوالات کے جواب دیئے  
گئے ہیں۔

عنوان	مصنف	تفخیص	ماہ و سال	صفحہ
مراسلہ بنام سید احمد خاں	عبدالرحمن خاں	دوسرے خط میں مدتہ العلوم کے قیام امر اس کی تعلیمی و رہنمائی اور کی وضاحت کی گئی ہے	۱۵ شعبان ۱۲۹۱ھ	۱۵۹
مسئلہ جبر و اختیار (خط بنام سید احمد خاں مع جواب سرسید)	محمد محسن	تہذیب الاخلاق میں چھپے مذہبی مضامین کی تعریف کی ہے اور ان کے نیچری عقائد کی تائید کی گئی ہے۔	یکم صفر ۱۲۹۰ھ	۱۱ - ۱۲
		اس خط میں سرسید احمد خاں سے چند سوالات کئے ہیں جس کا جواب سید خاں نے بڑے ہی مدلل انداز میں دیا ہے۔		

### خط (سوال)

اول :- خدا نے جب انسان کے جنتی اور  
دوزخی ہونے کا فیصلہ خود فرما دیا ہے اور انسان ان  
معاملات میں خود مختار نہیں ہے جیسا کہ کلام اللہ  
کے سورہ بقرہ ص ۱۷۹ ظاہر ہوتا ہے تو نبی کی بعیدائش  
اور اس کی ہدایت کی ضرورت انسان کو کیوں ہے؟

دوم :- سورہ اعراف کے مطابق ایمان نہ لانے  
پر نبی کو قتل کرنے اور گھر لوٹنے کا اختیار کیوں دیا ہے؟

سوم :- خدا نے امام حسین کو کافروں کے بدلے  
شہید کرا کے خود نبی پر ظلم کیوں کیا؟

— جواب — :-

عنوان	مصنف	تلخیص	ماہ و سال	صفحہ
-------	------	-------	-----------	------

اول :- خدا کو ہر انسان کی تقدیر کا علم ہے اور انسان کا جنتی اور دوزخی ہونے کا دار و مدار خود انسان کی قوت ملکیت اور قوت بہیمہ کے فعل پر موقوف ہے اور یہ قوتیں اختیار کا ہیں۔ نبی کی پیدائش انسان کی انھیں قوت کی تربیت کے لئے ہوئی ہے

دوم :- ایمان نہ لانے پر قتل کرنے اور گھروٹنے کا شریعت میں کوئی حکم نہیں ہے۔

سوم :- امام حسین کی شہادت کی بابت شیعہ اور سنی دونوں میں کسی کا بھی یہ اعتقاد نہیں ہے۔

نقل خط	مرزا عبد علی بیگ	اس خط میں مدرسۃ العلوم کے قیام اور اس کی مذہبی تعلیم سے متعلق نصایبوں کا ذکر ہے۔	یکم رمضان ۱۲۹۳ھ	۱۲۷ ۱۲۸
--------	------------------	----------------------------------------------------------------------------------	-----------------	------------

: مراسلات :

خط بنام سید احمد خاں  
سید احمد خاں کے مذہبی مضامین کی تقریف کا ہے  
: اور خط :

سر سید کی تصنیفات اور اسکے عمدہ خیالات اسلام میں تحریف کے مسائل اور اسرار دین کی تاریکیاں دور کرنے میں تہذیب الاخلاق کی خدمات کو سراہا ہے۔

# تاریخی و سیاسی

عنوان	مصنف	تلفیض	ماہ و سال	صفحہ
تہذیب (Buckle's History of civilization in England) کا اردو ترجمہ (اول تا سوم)	ہنری ٹاکس بکل	قانون طبعی کا اثر جو سوسائٹی یعنی مجمع انسان کی بنیاد اور ہر شخص کے چال و چلن پر ہوتا ہے ان کارکنان طبعی کی وضاحت چار عنوانوں کے تحت کی ہے۔ اول: - اقلیم (CLIMATE) دوم: غذا سوم: سرزمین (SOIL) چہارم: عام منظر فطرت	یکم صفر ۱۲۹۲ھ	۳۶-۲۶
ایشیائی، افریقی، یورپی و امریکی ممالک کے مجموعی حالات بیان کئے ہیں۔ اور ان ملکوں کی تمدنی زندگی پر عناصر اربعہ کے پڑنے والے اثرات کا جائزہ لیا ہے نیز ہندوستان و مصر کی تمدنی ترقی کا حال بیان کیا ہے۔	ہنری ٹاکس بکل	تاریخ نویسی کے اصول مرتب کرنے، طبعی علوم اور تاریخ میں فرق، تہذیب کے طہر کے مسئلے نیز کائنات کے مفہوم کی وضاحت کی ہے اور تاریخ کے ذریعہ انسان کے اندرونی و بیرونی افعال کی حقیقت دریافت کرنے پر زور دیا ہے۔	یکم شوال ۱۲۹۱ھ	۱۷۳ تا ۱۸۲
تہذیب اور افعال انسانی کے وسیلے اور افعال انسانی کے باقاعدہ ہونے کا ثبوت (Buckle's History of civilization in England) کا اردو ترجمہ	سید احمد خاں	سڑ جان رنیل موریل نے ترکی کی بابت جو تاریخ لکھی تھی مصنف نے اس کتاب کے حوالے سے	۱۵ جمادی الثانی ۱۲۸۸ھ	۹۷ تا ۹۹



عنوان	مصنف	تلخیص	ماہ و سال	صفحہ
		مسلمانان ترک کی اخلاقی و معاشرتی خوبیاں بیان کی ہیں۔		
خدیو مصر کی مجلس	سید احمد خاں	خدیو مصر کے بیٹے ابراہیم پاشا کی تربیت کے لئے انگریز عورت تالین لائٹ کا لہذا سے آنا اور واپسی کے بعد "حرم لیب" نام سے ایک کتاب لکھنا جس میں خدیو مصر کی مجلس کا حال بیان کیا ہے۔	۱۵ جمادی الثانی ۱۲۸۸ھ - ۹۹ھ - ۱۰۱	
دوسرا یولیو مقدمہ تاریخ ابن جلدو پر	مہدی علی	کتاب تاریخ ابن خلدون کی پہلی فصل کے مقدمے میں جن دو نازک اور دقیق مسئلوں سے بحث کی ہے وہ یہ ہیں۔ اولہ: آدمیوں کے اختلاف رنگ کا کیا باعث ہے۔ دوم: ہوا اور غذا کا انسان کے بدن اور اس کے اخلاق پر کیا اثر پہنچتا ہے۔	یکم ذی الحجہ ۱۲۹۲ھ - ۱۲۳	
ذکر طرکی یعنی روم کی مجلسوں کا	سید احمد خاں	پرنس اور پرنس آف ویلیر کے دورہ روم سلطان سے ملاقات، دعوت طعام و مجلسوں کا بیان ہے۔	۱۵ شوال ۱۲۸۶ھ - ۱۲ - ۱۵	
کتاب الرحلت	مہدی علی	عربی زبان میں سفر نامے کی کتاب ہے جسکی تصنیف ابوالعباس شیخ احمد آفندکن نے ۱۲۷۹ھ میں مکمل کی تھی۔ اس کتاب کے دو باب ہیں۔۔۔	یکم جمادی الثانی ۱۲۹۰ھ - ۸۷ - ۹۴	

عنوان	مصنف	تفصیل	ماہ و سال	صفحہ
		اول باب میں جزیرہ مالٹا کا بیان ہے دوسرے باب میں یورپ کے حالات و علوم و فنون کا بیان ہے۔		
کتب خانہ اسکندریہ	ماخوذ پاپوئیر اخبار	کتب خانہ اسکندریہ کی تاریخی حیثیت پر روشنی ڈالی ہے اور ان الزام کو بے بنیاد بتایا ہے جو اہل عرب پر اسکندریہ کے کتب خانہ کی تباہی کی بابت لگایا جاتا ہے۔	یوم شوال ۱۲۹۲ھ	۱۵۸ تا ۱۶۰
لکچر سولیزیشن پر	مانسور الین	سولیزیشن کے معنی و مفہوم نیز شائستگی	۱۵ شوال ۱۲۹۱ھ	۱۹۲-۱۸۷
(قسط اول تا دوم)	گزشتہ فرانسیسی	کے اصول بیان کئے ہیں۔	۱۵ ذیقعدہ ۱۲۹۱ھ	۱۹۸-۱۹۴
لکچر سولیزیشن پر	"	یورپ کی شائستگی کے بنیادی اصول اور	۱۵ ذیقعدہ ۱۲۹۱ھ	۲۰۴-۱۹۸
(قسط اول تا دوم)	"	اس کی انتہائی حالت جو رومی سلطنت کے زوال	یکم ذی الحجہ ۱۲۹۱ھ	۲۱۴-۲۰۶
		کے وقت تھی اس کو بیان کیا ہے۔		
لکچر سولیزیشن پر	"	یورپ کے اس زلزلے کی تاریخ بیان کی ہے	۱۵ ذی الحجہ ۱۲۹۱ھ	۲۲۱-۲۱۶
(قسط اول تا دوم)	"	جس کو جوشیوں کا زلزلہ کہتے ہیں عرب و جرمن کے	۱۵ ذی الحجہ ۱۲۹۲ھ	۲۴-۱۸
		حملے اور شامین کی سلطنت و جنگی حالات کا بیان ہے		
لکچر ۲	"	یورپ پر عرب و جرمن کی فتوحات کا ذکر ہے	یکم رجب ۱۲۹۲ھ	۱۲۰-۱۰۷
لکچر ۵	"	پادری فرقہ کی تاریخ اور اس کے اثرات	یکم شوال ۱۲۹۲ھ	۱۶۵ تا ۱۷۶
		کا ذکر ہے۔		
لکچر ۶	"	گر جا کے اصول اور اسکی کیفیت بیان کی ہے۔	یکم ربیع الثانی ۱۲۹۲ھ	۵۲-۳۹

عنوان	مصنف	تلخیص	ماہ و سال	صفحہ
پکچر سولیزیشن پر	انسور الیگزینڈر	یورپ کے ان شہروں کو دریافت کیا ہے جہاں	یکم جمادی الثانی ۱۲۹۲ھ	۶۶-۶۷
	فرانسیسی	خاص حقوق حاصل تھے۔		
لندن میں عید الفطر	مشتاق حسین	پہلی بار لندن میں حافظ احمد حسن کی امامت	۱۵ ربیعہ ۱۲۸۶ھ	۶۸
کی نماز		میں عید الفطر کی نماز ادا کی گئی۔		
مسلمانان یارقند	رابرٹ شا	انگریز سیاح مسٹر رابرٹ شا یارقند	۱۵ جمادی الاول ۱۲۹۱ھ	۷۸
		اور اس کے گرد نواح کے ملکوں کا حال دریافت		۸۸
		کرنے کو ۱۸۶۸ء میں اس طرف گئے تھے اور		
		انھوں نے اپنے سفر کا حال ایک کتاب میں لکھا		
		ہے۔ جو ۱۸۷۱ء میں لندن میں چھپی تھی، مصنف		
		نے اس کتاب سے اس نواح کے مسلمانوں کا حال		
		انتخاب کر کے لکھا ہے۔		
مصر اور اسکی تہذیب	سید احمد خاں	مصری باشندوں کے مکالوں، سواروں،	۱۵ ربیعہ ۱۲۸۶ھ	۶۱-۶۵
		لباسوں، آداب طعام و انداز گفتگو کے علاوہ وہاں		
		کے شہروں کی سڑکوں، ہوٹلوں، عجائب گھر، تعلیم		
		و تربیت اور صنعت و حرفت کا ذکر ہے۔		
مصلیٰ ان معاشرت	سید احمد خاں	مسلمانوں کی طرز معاشرت و طریقہ تمدن کی ترقی	یکم جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ	۸۹
مسلمانان		میں روم کے سلطانوں کی کوششوں کا ذکر ہے۔		۹۲
مقدمہ تاریخ ابن	مہدی علی	تاریخ کی حقیقت اور اخبار تنقیح کے اصول	۱۵ صفر ۱۲۹۲ھ	۳۸-۴۸
خلوون پر ریویو		کی بابت تاریخ ابن خلدون کے مفید مضامین نقل کئے ہیں۔		

عنوان	مصنف	تلخیص	ماہ و سال	صفحہ
یونیورسٹی کیمبرج	سید محمود	کیمبرج کے محل وقوع، کالج کے قیام اور اس کے انتظامی امور کی تفصیلات پیش کی ہیں۔	۱۰ محرم ۱۲۸۹ھ	۱۲ - ۱۵

تقریبی واصلاحی

عنوان	مصنف	تلفیض	ماہ و سال	صفحہ
آپنیجہ بمقام ہائی اسکول مرزا پور	سید مہدی علی (محسن الملک)	مسلم طلباء میں حصول تعلیم کی بابت تحقیقی رجحان پیدا کرتے، فقہی مسائل و شرعی احکامات میں اصول کی سچی باتوں کو دریافت کرنے اور علوم جدیدہ کی تعلیم پر زور دیا ہے۔	۱۵ جمادی الاول ۱۲۸۹ھ	۹۹ - ۱۰۲
تدبیر ترقی مسلمانان	سید محمود	مسلمانوں کی تعلیم کے واسطے مدارس مجبئی اور ننگالہ کے گورنمنٹوں کی تجویزوں کا ذکر ہے۔	یکم ربیع الاول ۱۲۹۰ھ	۲۸ - ۷۷
تدبیر فلاح	غزالیہ الرحمن	مسلمانوں کی ذلت و رسوائی کا سبب جہالت بتایا ہے۔ نیر دینی و دنیاوی ترقی کے لئے علم کی تحصیل پر زور دیا ہے۔	یکم محرم ۱۲۸۸ھ	۸
تربیت اطفال	سید احمد خاں	تربیت کی عمریں، مرد و جہ طریقہ تربیت اور اس کی خامیوں، علوم مفیدہ کی ضرورت، مذہبی امور میں تعصب پر ہنر نیران میں راست بازی۔ عالی ہمتی رحم و انصاف میں مستقل مزاجی پیدا کرنے پر زور دیا ہے۔	۱۵ ذی الحجہ ۱۲۸۷ھ	۶۵ - ۶۷
ترقی تعلیم مسلمانان	سید احمد خاں	ترقی تعلیم مسلمانان کی بابت گورنمنٹ کی پالیسی کی وضاحت ہے۔	یکم جمادی الثانی ۱۲۹۰ھ	۹۲
تعلیم	سید احمد خاں	قوم میں بہادری، جرات اور قوت استقلال، صبر و قناعت اور شائستگی پیدا کرنے کے لئے تعلیم کی اہمیت پر زور دیا ہے۔	یکم شوال ۱۲۸۹ھ	۱۷۷

صفحہ	ماہ و سال	تلفیض	مصنف	عنوان
۱۲۹ تا ۱۵۶	یکم رمضان ۱۲۹۲ھ	انگریزی اخبار PIONEER میں چھپے ارٹیکل کو نقل کیا ہے جس میں تعلیم اور امور مملکت سے متعلق باتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے تعلیم کی اہمیت و اس کے فوائد پر روشنی ڈالی ہے۔	'ایک ہندوستانی'	تعلیم انگریزی ہندوستان میں
۲۲-۳۰	۱۵ صفر ۱۲۸۸ھ	یورپ اور ایشیا میں قومی تعلیم کے تصورات اور اس کے رجحانات کا جائزہ پیش کیا ہے۔ نیز جرمنی فرانس اور انگلستان کی تعلیمی صورتحال کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔	"مرد خدا دار"	تعلیم قومی
۱۸۵ تا ۱۸۶	یکم ذیحجہ ۱۲۸۸ھ	مذہبی تعلیم کے دو اہم ترین درسیہ عقاید اور فقہ و تفسیر و علمِ ظاہر کو انگریزی تعلیم کے ساتھ پڑھا جانے کی بات کہی ہے اور وجودِ سماج و حرکت زمین اور عناصرِ اربعہ کے غلط ہونے کی بنا پر بد اعتقادی پھیلنے کے خدشات اور اس سبب بچے کے لئے کتب مذہبیہ کو فلسفہ مذہبیہ اور علوم جدیدہ کے مسائل کے مطابق تردید یا تطبیق کرنے کی ضرورت دیکھ ہے۔	سید احمد خاں	تعلیم مذہبی
۱۰	۱۰ محرم ۱۲۸۱ھ	تعلیم و تربیت کے مفہوم اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔	سید احمد خاں	تعلیم و تربیت
-	یکم رجب ۱۱۹۳ھ	تحصیلِ علم اور اس کی ترقی کے لئے جوان و ماں صرف کرنے پر زور دیا ہے نیز مدرسۃ العلوم کی امداد کو	م دینج	تعلیم مسلمانان

عنوان	مصنف	تلفیض	ماہ و سال	صفحہ
		خدا اور رسول کی خوشنودی کا ذریعہ بتایا ہے۔		
اسب علم	مرزا عابد علی	قرآن شریف اور عام مسائل کے ادراک کے لئے نئے علوم اور اس کے وسائل کو اختیار کرنے پر زور دیا ہے۔	یکم محرم ۱۲۸۸ھ	۶
طریقہ انتظام و سلسلہ تعلیم	سید محمود	مجوزہ مدرسۃ العلوم کی تعلیمی و اقامتی ضابطے کا بیان ہے۔	۱۵ رجب ۱۲۸۹ھ	۱ - ۱
طریقہ انتظام و سلسلہ تعلیم و تربیت	محمد حجت الشہید	مدرسۃ العلوم کے تعلیمی درجوں نصابوں و ضوابط کی شرطوں، طلباء کی اقامتی سہولتوں نیز کمیٹی فریضہ البضاعتہ کی بابت منظور شدہ تجویزوں کا بیان ہے	جمادی الثانی ۱۲۹۱ھ	۹۰ - ۱۰۲
طریقہ تعلیم مسلمانان	سید احمد خاں	مدرسۃ العلوم کے تعلیمی شعبوں اور اسکے نصابوں نیز طلباء کے قیام و طعام سے متعلق امور کی وضاحت کی گئی ہے۔	۱۰ ربیع الاول ۱۲۸۹ھ	۵۰ - ۵۸
علم اور اسکی تحصیل	محمد عنایت الرحمن	علم کی لذت کو دنیا کی بہترین نعمتوں میں شمار کیا ہے، اور اس کے حصول کو لازمی قرار دیا ہے۔	یکم جمادی الثانی ۱۲۸۸ھ	۹۵ - ۹۴
عام تعلیم پریشیا میں	سید احمد خاں	پریشیا واقع جبرسنی میں عام تعلیم کی بابت جو رپورٹ شائع ہوئی تھی اس کا مختصر خاکہ پیش کیا ہے۔	یکم جمادی الاول ۱۲۸۸ھ	۸۰
غیر مغیہ تعلیم	سید احمد خاں	مرد جبہ علم دین، علم لسان، علم منطق، علم ہنیت، علم آلات و علم طب کو غیر مغیہ بتایا ہے۔	یکم جمادی الثانی ۱۲۸۸ھ	۹۳



عنوان	مصنف	تلخیص	ماہ و سال	صفحہ
		نیز اسے مفید بنانے کے لئے تحقیق و مباحثہ پر زور دیا ہے۔		
مذہبِ اعرامِ تعلیم	سید احمد خاں	عمومی تعلیم سے متعلق خیالات، مذہبی تعلیم میں عام تعلیم کی شمولیت کے فوائد، مسلمانوں میں تعلیمی روایت ماضی تا حال اور ان میں فرق و مراد کے قیام اور طلباء کی دلچسپیوں کے مطابق مذہبی تعلیم کے ساتھ علوم جدیدہ کو پڑھانے کا مشورہ دیا ہے۔	۱۵ اشوال ۱۲۸۷ھ	۱۲-۹
نظامِ سلسلہ تعلیم	سید احمد خاں	سلسلہ نظامیہ تعلیم کے تحت رائج علوم اور ان سے متعلق کتابوں کی فہرست دی گئی ہے۔	۱۵ ربیع الثانی ۱۲۸۷ھ	۶۸-۶۷
ہندوستان کی تعلیم	محمد یار خاں	ہندوستان کی تعلیم کی نسبت رابرٹ ہنری ایلٹ کی کتاب اکسپیرنس آف دی پلنٹر ان دی جنگل آف میسور (Experience of a planter in the jungle of Mysore) میں جو کچھ حال دکھایا ہے اس کا مطلب بیان کیا ہے	یکم ربیع الاول ۱۲۸۹ھ	۴۵

سیاسی قومی

عنوان	مصنف	تلفیص	ماہ و سال	صفحہ
آپ کام مہاکام	مشتاق حسین	گورنمنٹ اور رعایا کے درمیان رشتہ اور دونوں میں باہمی تعاون اور عدم تعاون سے پیدا ہونے والے اثرات کا جائزہ لیتا ہے نیز رعایا کو اپنی سوسائٹی اور انجمنوں کے اخراجات خود برداشت کرنے کا مشورہ دیا ہے۔	۲۰ ذیقعدہ ۱۲۸۷ھ	۴۶ - ۴۸
آزادی رائے	سید احمد خاں	آزادی رائے میں قوت استدلال کی ضرورت۔ رائے کے بند ہونے میں منہاجم قوت اور اس کے نقصانات رائے کی مضبوطی میں دلیل و مباحثہ کی ضرورت جمہور کی رائے اور اس سے پیدا ہونے والی غلطیاں مسئلہ یا اعتقاد میں سود مند کی جگہ صداقت نیز تقلید میں رسند کی بجائے تحقیق کو ضرور کا قرار دیا ہے۔	۲۰ ذیقعدہ ۱۲۸۷ھ	۴۵ - ۴۶
اپنا مدد آپ	سید احمد خاں	قوم کو شخصی حالتوں کا مجموعہ کیا ہے اور اسکی بنیاد کے لئے مرد، عورت اور بچے کی شخصی ترقی پر زور دیا ہے۔ حکومت اور رعایا کی مشترکہ ذمہ داریوں کی وضاحت کی ہے۔ نیز مدرسہ العلوم میں طلباء کی علمی زندگی سے متعلق بہتر ماحول فراہم کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔	یکم شعبان ۱۲۹۲ھ	۱۲۳ - ۱۲۶
افسوس مسلمانوں کے	سید احمد خاں	ناصر الاخبار اور میوہ گزٹ میں بیت المقدس اور پنجاب کے مسلمانوں کی تعلیمی و معاشی بحالی	یکم ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ	۵۹ - ۶۰

صفحہ	ماہ و سال	تلخیص	مصنف	عنوان
		کی بابت چھپی خبروں کا تذکرہ کیا ہے۔		
۱۵۶ تا ۱۵۷	۱۵ رمضان ۱۲۸۹ھ	انڈین آئیرور کے اس مضمون کا تذکرہ کیا ہے جس میں مسلمانوں کو ان سویلیپزڈ (UN - CIVILIZED) کہا گیا ہے۔	سید احمد خاں	انڈین آئیرور اور مسلمان
۸۷ - ۸۸	یکم جمادی الاول ۱۲۸۹ھ	قومی ترقی کے واسطے کیسی خواستگار ترقی تعلیم مسلمانان کی تدبیروں کا ذکر ہے۔	سید مہدی علی	تدبیر و امید
۹۷ - ۹۸	یکم شعبان ۱۲۹۳ھ	خود غرضی اور قومی ہمدردی کے مفہوم کی وضاحت کی ہے۔	سید احمد خاں	خود غرضی اور قومی ہمدردی
۲۰۲ تا ۲۰۶	یکم ذی الحجہ ۱۳۹۲ھ	مسلمانوں کی دینی و دنیوی فلاح کے واسطے وقت کے تقاضوں کو شریعت کے مطابق حل کرنے پر زور دیا ہے۔	الطاف حسین حالی	زمانہ
۸ - ۹	یکم محرم ۱۲۸۶ھ	قومی عزت کے لئے جدید علوم و فنون کی تعلیم پر زور دیا ہے۔	سید مہدی علی	قومی عزت
۱۸۶ تا ۱۸۷	۱۵ شوال ۱۲۹۱ھ	مسلمانوں کی پسماندگی اور اس کے وجوہات کی بابت اخبار انڈین آپینینٹ لاهور اور مدراس ٹائمز میں چھپی خبروں کا تذکرہ کیا ہے۔	سید احمد خاں	مسلمانوں کا افلاس
۱۹۰ - ۱۸۳	یکم ذیقعدہ ۱۲۸۹ھ	۲۶ نومبر ۱۸۷۲ء کو بنارس میں سید محمود کی انگلستان سے واپسی کے موقع پر جو تقریب منعقد ہوئی تھی اس تقریب کی تفصیلی رپورٹ پیش کی ہے	ما فوذ پا یونیورسٹی اخبار	مسلمانوں اور عیسائیوں کا جملہ

صفحہ	ماہ و سال	تلخیص	مصنف	عنوان
۱۲۱	یکم رجب ۱۲۸۹ھ - ۱۲۰	مدستہ العلوم کی فاطمہ رتھہ برڈٹ رائے وگورنر جنرل کی جانب سے دیا جانے والی رقم و دیگر مراعات کا ذکر ہے۔	سید احمد خاں	مسلمانوں کی قسمت
۳۸	یکم ربیع الاول ۱۲۹۰ھ	مہذب قوموں کی عمدہ خصوصیات پر عمل کرنے کی تلقین کی ہے۔	سید احمد خاں	مہذب قوموں کی پیروی
۱۲۵	یکم رمضان ۱۲۹۲ھ	حکومت کے فرائض مسلم سلطنتوں کے حالات اور اس کے غیر مہذب ہونے کے اسباب بیان کئے ہیں۔	سید احمد خاں	نامہ مہذب ملک اور نامہ مہذب گورنمنٹ
۲۰۰	یکم ذی الحجہ ۱۲۸۹ھ	مسلمانوں کو زمانے کے حالات پر قابو پانے کے لئے صحابہ کرام کی تدبیروں و حکمتوں پر عمل کرنے پر زور دیا ہے۔	عبد اللہ	ہر وقت کی مصلحت
۸۸ - ۹۰	یکم جمادی الاول ۱۲۸۹ھ	قومی ترقی کے لئے علم و فن میں مہارت حاصل کرنے اور اس کے حصول کی خاطر مدستہ العلوم کے قیام کے تجویز پیش کی ہے۔ نیز اس سلسلے میں تہذیب الاذوق کی جانب سے کی جانے والی کوششوں کو سراہا ہے۔	محمد حکمت اللہ	ہماری قوم اگر چاہے تو کس حد تک ترقی کر سکتی ہے۔
۱۶۱	یکم ذیقعدہ ۱۲۸۹ھ	مہاراجہ جی پور کے یہاں شادکے موقع پر طعام کی نسبت جو انتظامات کئے گئے تھے۔ اسکی خوبیاں بیان کی ہیں۔	سید احمد خاں	ہندوؤں میں ترقی تہذیب

مذہبی و علمی

عنوان	مصنف	تلخیصیں	ماہ و سال	صفحہ
ابطال غلامی (قسط اول)	سید احمد خاں	یہ مضمون سات ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اول : اس بات کے بیان میں کہ قبل اسلام کفار و مشرکین عرب میں غلامی کا عام رواج تھا اور متعدد طرح سے لونڈیاں اور غلام بنائے جاتے تھے۔	۱۵ رجب ۱۲۸۸ھ ۱۱۵ - ۱۲۲	
(قسط دوم)	"	باب دوم : اس بات کے بیان میں کہ لونڈیوں اور غلاموں کی نسبت اور غلاموں کی رسم کی نسبت جو زمانہ جاہلیت میں تھیں، اسلام نے کیا کیا اس بات میں قرآن میں مذکور ماملکت، اقبہ، الرقاب، عبد، امت قتیات، افاء، غلام و جاریہ وغیرہ الفاظ و اصطلاحات سے بحث کی گئی ہے۔ باب سوم : علماء اسلام نے سبب طاری ہونا رفیت کا صرف غلبہ و استیلا قرار دیا ہے۔ باب چہارم : اس بات کے بیان میں کہ قیدیان جہاد کے لونڈی و غلام بنانے کا کوئی حکم قرآن مجید یا حدیث صحیح میں نہیں ہے۔ باب پنجم : اس بات کے بیان میں کہ	یکم شعبان ۱۲۸۸ھ ۱۲۳ ۱۳۰	
(قسط سوم)	"		۱۵ شعبان ۱۲۸۸ھ	۳۱ ۳۸

صفحہ	ماہ و سال	تلخیص	مصنف	عنوان
		قرآن مجید میں جہاد کے قیدیوں کے لونڈی و غلام نہ بنانے کا حکم موجود ہے جسے ہم آیت حرمت کہتے ہیں۔		
۱۳۹ ۱۲۶	یکم رمضان ۱۲۸۸ھ	باب ششم :- بعد نزول آیت حرمت کے جناب رسول خداؐ نے اس قیدی کو لونڈی یا غلام نہیں بنایا۔	سید احمد رضا	(قسط چہارم)
۱۲۰ ۱۵۴	۱۵ رمضان ۱۲۸۸ھ	باب ہفتم :- ان حدیثوں اور روایتوں کے بیان میں جن سے لونڈی و غلام بنانے کا فعل رسول کی نسبت منسوب کیا جاتا ہے۔ خاتمہ : اس حصے میں بعض متنازعہ مسائل اور چند شکوک و شبہات کا ازالہ کیا گیا ہے۔		(قسط پنجم)
	۲۹ شعبان ۱۲۸۹ھ - ۱۳۰	اجماع کی تحقیق میں نقل اور روایت کی تصدیق و کذب کی تفریق پر زور دیا ہے۔ نیز قرآن و حدیث پر مبنی اجماع کو حجت شرعی کہا ہے	سید مہدی علی	اجماع
۱۲۵ ۱۲۶	یکم رمضان ۱۲۹۲ھ	شعبہ امامیہ میں نجاست المشرکین و الکفار کی بابت نجس العین اور نجاست عین کے ضمن میں "استحالة" "انقلاب" اور "انتقال" کی وضاحت کی ہے۔ یہودی نظریاتی اور مجوسی	مرزا عابد علی	استفادہ



عنوان	مصنف	تلخیص	ماہ و سال	صفحہ
-------	------	-------	-----------	------

کے احکام کی نسبت حدیث نبوی کا حوالہ پیش کیا ہے اور ائمہ علماء کے درمیان پائے جانے والے اختلافی مسائل سے بحث کی ہے۔

اسلام سید مہدی علی اسلام کی حقیقت جاننے کے لئے قرآن ۱۰ ذیقعدہ ۱۲۸۶ھ ۲۵ - ۲۴

و حدیث کو آلہ بتایا ہے نیز مسلمانوں کو اپنے عقائد اور اعمال کی نسبت تمام امور میں قرآن و حدیث پر عمل کرنے کا مشورہ دیا ہے اور ذیل میں خلیفہ دوم حضرت عمرؓ کے اصول سیاست و طریق معاشرت اور اخلاق و عادات کی تفصیلات پیش کی ہیں۔

اسلام کی دنیوی یا ہمی معاملات و معاشرت کی بابت اسلامی احکامات بہ حوالہ قرآن بیان کئے ہیں۔ (۱) دختر کشی کی بد رسم کا خاتمہ کیا۔ (۲) بچوں کو بتوں کی نذر چڑھاتے اور قربان کرنے کو قرآن نے منع کیا۔ (۳) یتیموں کے مال اور جائیداد میں منافقین کے حصے کو حرام قرار دیا۔ (۴) یتیموں کو لڑکیوں سے نکاح

یا ہمی معاملات و معاشرت کی بابت اسلامی احکامات بہ حوالہ قرآن بیان کئے ہیں۔ (۱) دختر کشی کی بد رسم کا خاتمہ کیا۔ (۲) بچوں کو بتوں کی نذر چڑھاتے اور قربان کرنے کو قرآن نے منع کیا۔ (۳) یتیموں کے مال اور جائیداد میں منافقین کے حصے کو حرام قرار دیا۔ (۴) یتیموں کو لڑکیوں سے نکاح

یا ہمی معاملات و معاشرت کی بابت اسلامی احکامات بہ حوالہ قرآن بیان کئے ہیں۔ (۱) دختر کشی کی بد رسم کا خاتمہ کیا۔ (۲) بچوں کو بتوں کی نذر چڑھاتے اور قربان کرنے کو قرآن نے منع کیا۔ (۳) یتیموں کے مال اور جائیداد میں منافقین کے حصے کو حرام قرار دیا۔ (۴) یتیموں کو لڑکیوں سے نکاح

یا ہمی معاملات و معاشرت کی بابت اسلامی احکامات بہ حوالہ قرآن بیان کئے ہیں۔ (۱) دختر کشی کی بد رسم کا خاتمہ کیا۔ (۲) بچوں کو بتوں کی نذر چڑھاتے اور قربان کرنے کو قرآن نے منع کیا۔ (۳) یتیموں کے مال اور جائیداد میں منافقین کے حصے کو حرام قرار دیا۔ (۴) یتیموں کو لڑکیوں سے نکاح

کرنے سے منع کیا۔

(۵) کثرت ازدواج میں کمی اور عدالت کی قید نگاہ کی  
(۶) عورتوں کے حق میں آزادی و بہبود کی تہذیب و  
عفت لباس میں اصرام اور ان سے گفتگو میں ادب کے  
احکام جاری کئے۔

(۷) نکاح میں مہر کا تقرر اور اس کے نسخہ ہونے  
کی صورت میں واجب الادا کرنا۔

(۸) طلاق مانعت (الاعتصاف ناگز پر مائتوں میں)  
(۹) قرآن نے عموماً طلاق کے جواز سے حسن معاشرت  
کی خرابی تدبیر تنزل کاف اور ایمان و اخلاص کی  
گزران میں بد نظمی اور تربیت اولاد میں اتہار روا  
رکھی۔

(۱۰) قرآن نے انسان کے ہر ایک طبقہ سے نیکی اور  
رعایت کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔

اسلام کے وعظ اور اصلاح کی تاثیر یکم ذی الحجہ ۱۲۹۱ھ - ۵۶

(۱) پیغمبر کی اصلاح نے قوموں اور ملکوں میں  
خلافت کی بہبود کی کواز سر نو زندہ کیا۔

(۲) اسلام کی اصلاحی قوت نے طبقہ اول کے  
مسلمانوں کی اخلاقی و معاشرتی زندگی کو مثالی بنادیا۔

(۳) اسلام کی صلح و عنف کے احکام نے عربوں کی معصیت و عداوت کو ملکی اتحاد و یکانگست میں تبدیل کر دیا۔  
 (۴) اسلام نے صدقات و خیرات کے احکام جاری کئے۔ جسے ایام جاہلیت میں کوئی نہیں جانتا تھا  
 قرآن کے معدن حکمت اور مسلمانوں کے  
 مصدر علوم ہونے کا ذکر :-

#### LITERARY BENEFITS OF ISLAM

- (۱) ایام جاہلیت میں عرب میں کوئی علمی کتاب نہ تھی۔ قرآن مجید پہلی کتاب ہے جو علوم حکمیہ علیہ اور حکمت الہیہ کا بھی معدن ہے۔
- (۲) قرآن مجید نیچرل فلاسفی اور نیچرل ٹھیالوجی ہے۔
- (۳) مسلمانوں میں اسماء الرجال (بایوگرافی) کا ایجاد ہونا
- (۴) علم حفظ اسناد اور اصول درایت کے علاوہ دوسری صدی ہجری میں حدیثوں کے قلمبند کرنے اور روایتوں کو جمع کرنے کا شروع پیدا ہوا۔
- (۵) علم کلام کا ایجاد ہونا
- (۶) مسلمانوں میں سائنسی ترقی دوسری صدی میں شروع ہوئی۔

عنوان	مصنف	تلفیض	ماہ و سال	صفحہ
اعتقاد اللہ	سید احمد خاں	اللہ کی ذات کو تمام کائنات کا خالق اور رازق کہا ہے نیز کفر و معصیت اور انبیاء کے حسن و قبح اور کسی فعل پر ثواب و عتاب سے بچنے میں عدل و حکمت کو قاتون قدرت کے مطابق اپنانے کی صلاح دیکھے۔	یکم ذیحجہ ۱۲۸۸ھ - ۱۸۰ - ۱۸۱	
انبیاء	ارطاف حسین	علم مہد و معاد اور علم کتاب کی وضاحت کی ہے۔ اور نجا کی ضرورت پر وجدانی شہادت کے لئے مہد و معاد کے اجمالی علم کو ضرور بتایا ہے۔	۱۶۴ - ۱۶۵	
انظاری ماقال ولا تنظرائی من قال	مرزا عابد علی	اسی شخص کی نصیحت یا حکمت کی باتوں پر عمل کرنے کے لئے اس کے مذہبی اعتقادات و خیالات اور اپنی مرضی کی موافقت یا مخالفت کی بجائے اس کی صحت اور سچائی پر توجہ دینی چاہئے۔	۱۰ ذیقعدہ ۱۲۸۰ھ - ۳۴ - ۲۵	
اہل کتاب کے ساتھ	سید مہدی علی	اہل کتاب کے ساتھ کھانے کے سلسلے میں حضرت جعفر صادق علیہ السلام کے تہذیبی احکام سے ایک حدیث نقل کی ہے۔	۱۵ شوال ۱۲۹۰ھ - ۱۶۶	
پیغمبر پر سحر	مولوی چراغ علی	پیغمبر پر سحر کے بارے میں مردود روایتوں کی تحقیق کی ہے اور ان روایتوں کو قرآن و حدیث	یکم محرم ۱۲۹۳ھ - ۱۱ - ۱۲	

عنوان	مصنف	تلخیص	ماہ و سال	صفحہ
		کی رو سے ناقابل یقین بتایا ہے۔		
تحریف الفاظ علوم سید مہر کا علی	شرعی علوم میں مشتمل الفاظ، علم، فقہ،	۲۰ محرم ۱۲۸۹ھ	۲۱ - ۲۲	
	حکمت، وعظ و تذکرہ کی حقیقی و معنوی پہلوؤں			
	سے جو تحریف ہوئی ہے اس کی وضاحت کائی ہے			
نزقی علوم سید احمد خاں	ترقی علوم کے ادوار کا ذیل میں تذکرہ کیا ہے	۱۵ ذیقعدہ ۱۲۸۸ھ	۱۸۷	
	(۱) قرآن مجید کا یکجا ہونا			
	(۲) حدیث کو جمع کرنا			
	(۳) علم کلام میں کتابوں کی تصانیف کا ہونا۔			
	(۴) یونانی علوم کا عربی میں ترجمہ ہونا			
	(۵) علم معقول و منقول کی تطبیق کو لازم قرار دینا			
ترمیم احکام شریعت سید احمد خاں	اودھ اخبار میں مہر کی مقدار مقرر کرنے کی	یکم رجب ۱۲۹۳ھ	۸۷ - ۸۸	
غرائے محمدی	نسبت جو مضمون چھپا تھا اس کو شریعت محمدی کے			
	منافی بتایا ہے۔			
تصویر مولوی چیراغ علی	اسلامی شریعت میں تصویروں کی بناؤ	یکم رمضان ۱۲۹۲ھ	۱۲۴ - ۱۲۵	
	جائز ہے یا نہیں اس کی سند کے لئے صفر			
	بیان علیہ السلام کے قصے کو قرآن سے اخذ			
	کیا ہے اور ان شرطوں کو بیان کیا ہے جس کی			
	روئے تصویریں بنانا جائز یا حرام ہے۔			

عنوان	مصنف	تلمیض	ماہ و سال	صفحہ
تطبیق منقول با مقول	سید مہدی علی	عقلی علوم و دینی علوم کی حقیقت بیان کی ہے اور دونوں کے مابین تطبیق منقول با مقول سے پیدا شدہ شبہات کا ازالہ کیا ہے۔	۱۵ ذیقعدہ ۱۲۸۸ھ - ۱۴۲ھ	۱۴۴
لغوی	مشتاق حسین	مسلمانوں کے لغوی اور اس کے کسب معاش کی خرابیوں کا تذکرہ کیا ہے۔	یکم صفر ۱۲۸۸ھ	۲۴
تکفیر مسلمانان	سید مہدی علی	جن کلمات کی بدولت سید احمد خاں پر تکفیر کا فتویٰ لگا، ان کلمات کی وضاحت کے لئے صحابہ، ائمہ، اور علمائے دین کے اقوال بیان کئے گئے ہیں۔	یکم رمضان ۱۲۹۰ھ - ۱۲۱ھ	۱۲۱
جوتی پہننے نا ز طرہی	سید احمد خاں	مولوی احسن کی کتاب "تہذیب الایمان" جو مقبہ الشیطان بہ تقریب اللغہان کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب سے جوتی پہن کر نماز پڑھنے کی بابت روایتوں کو نقل کیا ہے۔	یکم محرم ۱۲۸۹ھ	-
دافع بہتان	سید احمد خاں	مولوی حاجی علی بخش خاں نے سید احمد کے مذہبی خیالات کی بابت اپنی کتاب مسماۃ بہ تائید اسلام میں جو اتہام عائد کئے ہیں اس کا بیان ہے۔	۱۵ شعبان ۱۲۹۱ھ - ۱۲۲ھ	۱۵۷
دھرت	ماخوذ پٹیا اخبار	مسلمانوں کے دہریہ ہو جانے کی بابت پٹیا اخبار میں جو مضمون چھپا تھا اس کے بارے میں پٹیا اخبار ۱۸۷۵ء باب بیان کئے ہیں۔	یکم رمضان ۱۲۹۲ھ	۱۲۳

دین اور دنیا کا رشتہ سید احمد رضا دین اور دنیا کا رشتہ سید احمد رضا

نجات الہی کو سچے مذہب اور دین کا حاصل بتایا ہے۔ خدا کے غضب کا انحصار دنیا کی امور کی بجائے دین کی نافرمانی پر موقوف ہے۔ مسلمانوں کو دینی و دنیوی ترقی کے لئے برکات و نعمات و توفیقات سے بچنے اور مسائل کے اختلاف میں حق و صداقت پر عمل کرنے کی دعوت دے گا۔

دین کی تحریف مہدی علی اس مضمون کو ایک نامور مسلم محقق کے حکیم ربیع الاول ۱۲۸۸ھ - ۲ - ۲۰

کلام سے اخذ کیا ہے جس میں مذہب کے طبقات اور دین میں تحریف ہونے کے اسباب بیان کئے گئے ہیں۔

پہلا طبقہ :- جو براہ راست پیغمبر سے تعلیم حاصل کرنے والوں کا ہے۔

دوسرا طبقہ :- اولیٰ طبقہ سے تعلیم حاصل کرنے والوں کا ہے۔

تیسرا طبقہ :- سیراثی رسم و رواج کی تقلید اور نفسانی خواہشات کے مطابق دین میں تحریف کرنے والوں کا ہے۔

## دین کی تحریف کے اسباب

پہلا سبب :- ملت اور صاحب

شریعت کے اعمال اور اقوال سے پیروی نہ کرنا۔

دوسرا سبب :- اغراض فاسدہ کا پیش آنا۔

تیسرا سبب :- تحقق نہ جا کرنا۔

چوتھا سبب :- اجماع کا اتباع نہ کرنا۔

پانچواں سبب :- غیر معصوم کی تقلید کرنا۔

چھٹا سبب :- ایک ملت کا دوسری میں خلط کرنا

سحر، جادو و جنتی ہے سید احمد خاں سحر کے معنی و مفہوم کی وضاحت کرتے یکم محرم ۱۲۹۳ھ ۲ - ۱۱  
ادھر کرنا والا کافر ہے۔ ہوئے ذیل میں ان کے اقام کا تذکرہ کیا ہے۔

اول : بذریعہ تسخیر کو اکب

دوم : جو خیال اور وہم اور نفس انسانی کے ذریعہ سے ظہور میں آئے۔

سوم : وہ باتیں جن کا ہونا باستعانت ارواح خیال کیا گیا ہے۔

چہارم : جو خیال یا نظریہ جس کی غلطی ایک امر

دوسری حالت پر جو اس کی اصلی حالت عجیب تر ہے

دکھائی دیتا ہے۔

پنجم : جو بذریعہ ضائع و اعمال ہندسہ و تجرید



کے ظاہر ہوتے ہیں۔

ششم :- جو بذریعہ خواص ادویہ کے ظہور میں آتے ہیں۔

ہفتم :- وہ باتیں جن کا ظہور میں لانا بذریعہ اثیر اسماء کے بیان کیا جاتا ہے۔

ہشتم :- لگائی بجھائی ہے کہ ادھر کی بات ادھر جا کہی اور ادھر کی ادھر۔

اس کے علاوہ قرآن مجید میں عیسیٰ علیہ السلام ہاروت و ماروت کے سحر کی بابت مذکورہ واقعات کی توضیح پیش کی ہے اور جادو کو قرآن کی رو سے باطل قرار دیا ہے۔

طبقات علوم الدین سید احمد رضا شاہ ولی اللہ کی کتاب حجۃ اللہ البالغہ سے ۱۵ محرم ۱۲۸۸ھ ۹ - ۱۱  
دینی علوم کے طبقے کی بابت جو باتیں اخذ کی ہیں۔  
وہ حسب ذیل ہیں۔

طبقہ اول : حدیثوں کے پہچاننے کا علم  
طبقہ دوم : کلام الہی اور ان کے معنی بیان کرنے کا علم۔

طبقہ سوم : کلام الہی اور حدیثوں کے معنی کو شرعی قرار دینے کا علم۔

عنوان مصنف تلخیص ماہ و سال صفحہ

طبقہ چہارم : مذہب اسلام کے  
اسرار جاننے کا علم۔

طعام اہل کتاب مہدی علی علامہ ابن قیم کی کتاب اغاثۃ اللہ بفان یکیم ذیقعدہ ۱۲۸۸ھ ۱۶۸ - ۱۶۹  
فی مصائد الشیطان کے مضمون سے ایک عبارت  
اخذ کی ہے۔ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کا اہل کتاب کے یہاں دعوت قبول کئے جانے  
کا بیان ہے۔

عبادت سید احمد خاں عبادت کے مفہوم کی بابت مسلمانوں کے  
خیالات پر نکتہ چینی کی ہے۔ ۱۵ محرم ۱۹۸۸ھ ۱۱

عقائد مذہب اسلام سید احمد اولہ: اسلام کے پہلے عقیدے کی بابت لکھا یکیم جمادی الثانی ۱۲۸۹ھ ۱۶۳ - ۱۶۶  
ہے کہ تمام موجودات کا خالق اور علت و محلول کا منتہا  
اللہ کی پاک ذات ہے اس ضمن میں وحدت  
الوجود اور وحدت الشہود اور انسان کے  
خیالات اور موجودات کی نشانیوں سے  
متعلق اہم نقطوں کی وضاحت کی ہے۔

عقیدہ ۵۰: دوسرے عقیدے ۱۵ جمادی الثانی ۱۲۸۹ھ ۱۱۲ - ۱۱۳  
ہیں اللہ کی وحدانیت کی دلیل کی بابت موجودات  
کی تدبیر و حکمت سے بحث کی ہے  
عقیدہ ۵۱: متعلق بہ صفات باری جل جلالہ

عنوان مصنف تلخیص ماہ و سال صفحہ

اللہ کی ذات و صفات کو انسانی عقل سے  
ماوراء بتایا ہے۔ اور ان صفات کا مآخذ وجوداً  
کو بتایا ہے۔ جو اللہ کی طرف من حیث اطلاق  
منسوب کی گئی ہے۔ جو صرف مفہوم کی وضاحت  
پر موقوف ہے۔

علم معقول و منقول سید مہدی علی علم معقول و منقول کے مفہوم کی وضاحت  
(محسن الملک) کی ہے۔ نیز مذہبی علوم و عقلی علوم کے حصول  
کی خاطر منقولات مردجہ کو معقولات جدیدہ  
سے تطبیق کرنے پر زور دیا ہے۔

علوم جدیدہ سید احمد خاں علوم جدیدہ کی فتیں بیان کی گئی ہیں۔  
نور الانوار میں چھپی اپنی نیچر تحریر سے  
متعلق الزامات کی تردید کی ہے۔

مجتہد سید احمد خاں مجتہد کے وجود کی بابت شیعہ امامیہ  
اور اہل سنت و جماعت کے مابین اختلافی  
مسائل کے حل کے لئے شاہ ولی اللہ کی کتاب  
"بانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ"  
و اسانید و ارثی رسول اللہ کی جلد  
دوم سے عبارت نقل کی ہے۔

مسائل متفقہ سید احمد خاں مولوی سید مہدی علی نے جن مسائل میں  
یکم رمضان ۱۲۹۰ھ

عنوان	مصنف	تلخیص	ماہ و سال	صفحہ
مصحف میں جو ناپہننے سید مہدی علی	مصنف سے اتفاق کیا ہے۔ ان مسائل کا ذکر ہے	مسجد میں جو ناپہن کر نماز پڑھنے کو سنت	یکم جمادی الاول ۱۲۹۰ھ	۶۷ - ۶۸
نماز پڑھنا	کے عین مطابق بتایا ہے اور بطور ثبوت	محدثین کی روایتیں نقل کی ہیں۔		
منقولہ بات	حافظ محمد حسین	مولوی حاجی علی بخش خاں نے اخبار کوہ نور	یکم رمضان ۱۲۹۱ھ	۱۶۲ - ۱۶۵
		لاہور اور اخبار لوح محفوظ مراد آباد میں مصنف		
		اور سرسید کی بابت جو کفر کا فتویٰ شائع		
		کرایا تھا۔ اس کا ذکر کیا ہے۔		
نمیقہ	سید احمد رضا	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم	یکم شعبان ۱۲۹۹ھ	۱۲۲
		البنین ہونے کی بابت دلیلیں پیش کی ہیں		
وجود آسمان	سید مہدی علی	وجود آسمان کی بابت حکمائے یونان	یکم ذیقعدہ ۱۲۸۸ھ	۱۶۲ تا ۱۶۸
		کے نظریے کے مطابق قرآن میں جو تاویلات		
		پیش کی گئی ہیں ان کی تردید کے لئے قرآن		
		کی آیات متشابہات کے معنوی نکتوں کی		
		وضاحت کی ہے۔		
ہئیت جدیدہ اور متناقضین	موجودات کی ماہیت کے بارے	یکم ذیقعدہ ۱۲۸۷ھ	۲۳ - ۲۴	
معجزہ قرآنی	(دفاع الملک) میں مفسرین اور محدثین کی رالیوں اور قیاسوں			
	کے صحت کی جانچ کرنے اور وقت کی ضرورت			
	کے تحت قرآن و حدیث کی صحیح تاویلات			

پیش کرنے میں تعصب و رسوم کی پابندی  
سے گریز کرنے کی تلقین کی ہے۔

یورپ اور قرآن مولوی چرخ علی قرآن کے تراجم کی بابت یوروپین مترجم حکیم ذبیحہ ۱۲۹۲ھ ۱۸۷۸ء - ۲۰۰  
اور اس کے مطبوعہ نسخے کی فہرست دی گئی ہے  
فریج، لاطینی اور انگریزی ترجمے کے حسن و  
قبیح پر سرسری نگاہ ڈالتے ہوئے قرآن کی  
سورتوں کے سیاق و سباق، آیتوں کی ترتیب  
و کتابت اور اس کی حفاظت کے طریقہ کار  
کی تفصیلات پیش کی ہے۔

اس کے علاوہ قرآن کے جمع ہونے  
کی بابت شبہات کہ قرآن جناب پیغمبرؐ  
ہی کے زمانہ میں سب لکھا گیا۔ اور خود قرآن  
ہی سے اس کا مسطور و مکتوب ہونا ثابت ہے  
تو پھر عہد خلافت صدیقی میں جمع ہونا کیا معنی  
اور اور حضرت عثمان کا جامع القرآن ہونا کیسا  
ان شبہات کا جواب بالتفصیل درج ہے۔

استفتاء

عنوان	مصنف	تلخیص	ماہ و سال	صفحہ
استفتاء	سید مہدی علی	استفتاء کے الفاظ بہ میں	یکم ربیع الثانی ۱۲۸۹ھ	۷۶

”کیا فرماتے ہیں حضرات علماء کہ اگر زید معتقد یا قائل ان امور کا ہو جو کہ نیچے بیان کئے جاتے ہیں اور پھر عموماً سے امام اور شیوا اور مقتدا دین سمجھے تو عمرہ کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے۔

(۱) ”اولاً اللہ جل شانہ جہت اور صورت اور جسم اور مکان سے منزہ نہیں ہے۔

(۲) قرآن مجید نہ جاسم ہے نہ مانع یعنی جس قدر نازل ہوا تھا وہ سب محفوظ نہیں رہا، اور جو قرآن نہیں تھا وہ قرآن میں داخل ہو گیا۔

(۳) قرآن موجودہ غلطیوں اور کاتب کی بھولوں سے بھرا ہوا ہے۔

(۴) پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کبھی حالت السبی ہو گئی تھی کہ کہنا کچھ چاہتے تھے اور زبان مبارک سے اور کچھ نکل جاتا، اور بہ سبب مسحور ہونے کے خود نہ جانتے تھے کہ میں کیا کہتا ہوں۔

(۵) آنحضرتؐ نے بتوں کی تعریف قرآن پڑھنے کی حالت میں مشرکین کے سامنے کی۔

(۶) خدا کو بعض آیتوں میں بندوں پر توار دہوا یعنی

جو کچھ پہلے کسی بندے کی زبان سے نکلا، اسی کو پھر خدا نے  
بدریغہ جبرئیل اس کے نازل کیا۔

(۷) باوجود نہ بٹے جانے نام خدا کے وقت ذبح کے  
عہداً ترک کرنے تسمیہ کے ذبیحہ حلال ہے۔

(۸) سوا علی زبان کے معربہ قرآن کا نماز میں پڑھنا  
جائز ہے۔

(۹) صحیح بخاری اور مسلم میں موضوع حدیثیں ہیں۔

(۱۰) صحابہ کے اقوال واجب العمل نہیں ہیں وہ بھی  
آدمی تھے اور ہم بھی آدمی ہیں۔“

سوال و جواب مہدی علی نواب محسن الملک سے اللہ آباد کے ایک صاحب نے حکیم ربیع الثانی ۱۲۸۹ھ ۶۰ - ۶۱  
استفتاء کیا تھا؟

”کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین کہ اگر زیقرآن  
شریف کے کسی جزو سے انکار کرے اور کل احادیث کو یہ  
کہے کہ یہ سب بالمعنی ہیں اور کوئی باللفظ نہیں، اور  
باوجود اس کے عمرو کو پکا مسلمان اور سچا ایماندار جاننے  
تو شرعاً عمرو کی نسبت کیا حکم ہے؟“

محسن الملک نے اس استفتاء کے جواب میں قرآن کی  
تاویلات و حدیث کے باللفظ اور بالمعنی ہونے کی بابت  
حسب ذیل باتوں سے بحث کی ہے۔

بحث اول بہ نسبت تاویل قرآن



(۱) ان الفاظ اور کلمات کی جن کے لفظی معنی مراد لینے سے مخالفت قرآن کی کسی اصول سے منجملہ اصول دین کے یا کسی مسئلے سے منجملہ مسائل صحیحہ عقلیہ کے یا کسی امر سے منجملہ امور موجودہ واقعہ کے ہوتی ہو ظاہری مراد نہ لینا بلکہ حقیقی معنی مراد لینا جو قرینہ مقام اور محاورہ عرب کے مخالف اور شارع کے مقصود اصلی کے برعکس نہ ہوں۔

(۲) اسماء موجودات سے جن کا قرآن میں بلا تشریح ان کی حقیقت کے ہے وہ حقیقت مراد نہ لینا۔ جو لوگوں نے سمجھ رکھی ہو اور جس کا ثبوت نہ کتاب و سنت سے ہوتا ہو نہ جس کے اثبات پر سوائے اوہام و ظنون کے کوئی عقلی دلیل ہو اور ان اسماء سے موافق قرینہ مقام کے کوئی ایک وجود مراد لینا منجملہ وجود خارجی یا حسی یا خیالی یا عقلی یا تشبیہی کے۔

(۳) ان آیات احکامی جن کی تعلیم منجملہ معلوم ہوتی ہو، بلحاظ اصول صحیح کل عامہ محتمل التخصیص کے بعض حالات کو باستدلال کتاب و سنت مشتبی کرنا۔

(۴) ان مسائل اصولی و فروعی کا جو صاف صاف لفظوں سے تو ثابت نہ ہوتے ہوں مگر بقیاس بعیدہ لوگوں نے استخراج کئے ہوں نہ ماننا۔

(۵) قرآن مجید کی ان تفسیروں کو جسے بلا سند صحیح صاحب الکتاب کے لوگوں نے اپنی سمجھ اور اپنی فہم کے مطابق بیان کی ہو، واجب القبول نہ جاننا

سوال و جواب سید مہدی علی (۱) روایت حدیث یکم ربیع الثانی ۱۲۸۹ھ ۶۰-۶۱

(۱) کیفیت احادیث کی روایت قبل تالیف ہونے کتب احادیث کے۔

(۲) تاریخ اور مختصر کیفیت کتب احادیث کی تالیف کی۔

(۳) تنقیح اس امر کی کہ روایت حدیث کی باللفظ ہے یا بالمعنی۔

(۴) بیان اس کا کہ سب احادیث صحیحہ مفید یقین ہیں یا نہیں۔

(۵) تحقیق اس بات کی کہ کل احادیث کتاب صحاح کی صحت پہ مرتبہ یقین ثابت ہے یا نہیں۔

ہاجرہ: الحجۃ الطاہرہ چراغ علی حضرت ام ہاجرہ کے لونڈی ہونے کی بابت یکم رمضان ۱۲۹۲ھ ۱۳۶  
فی صریبہ الہاجرہ سرسید کے سوال اور مولوی چراغ علی کے جواب کی تفصیلات ذیل میں پیش کی گئی ہیں۔ ۱۴۲

سوال

حضرت ام ہاجرہ اسمعیل علیہ السلام کا لونڈی ہونا کسی حدیث صحیحہ مرفوعہ متقل سے جس کے راوی لہجہ مجروح نہ

ہوں ثابت ہے، یا نہیں اور اگر ثابت نہیں ہے تو جو روایت اس باب میں ہیں ان کا مآخذ کہاں سے ہے۔ آیا یہودیوں سے یا صاحب الوحمی علیہ السلام سے اور وہ روایتیں اس کی ہیں کہ بموجب اصول اسلام حضرت ہاجرہ کا لونڈی ہونا تسلیم ہو سکتا ہے یا نہیں

### جواب

(۱) کوئی حدیث صحیح مرفوع ایسی نہیں ہے جس میں حضرت ام ہاجرہ اسمعیل علیہ السلام کو لونڈی یا ترہ یا ملک یمن کہا ہو۔

(۲) صحیح بخاری مسلم میں حضرت ہاجرہ کی نسبت ایک روایت ہے وہ بھی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے بلکہ حضرت ابویرزہ سے ہے۔

(۳) یہ امر تحقیق طلب ہے کہ یہ روایت مرفوع ہے یا موقوف ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ روایت صرف حضرت ابویرزہ تک موقوف ہے۔

اس کے علاوہ روایتوں کے مآخذ کا حوالہ

پیش کیا ہے۔

ہاجرہ: ام سیدنا و امینا علیہا السلام حضرت ہاجرہ علیہ السلام کی نسبت مولوی عنایت رسول ۱۵ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ ۵۸-۶۲ عنایت رسول عباسی چڑیا کوٹی سے جو استفتاء کیا گیا بعینہ مع سوال و جواب کے مندرجہ ہے۔

## سوال

حضرت ام ہاجرہ اسمعیلؑ کون تھیں اور توریت مقدس سے ان کا لوٹنہ سی ہونا ثابت ہے یا نہیں اور اگر ثابت نہیں تو یہودی کیوں ان کو لونڈی کہتے ہیں۔

## جواب

راقم نے یہودی کی معتبر تاریخی کتب سفر البشار کا حوالہ پیش کیا ہے جس کے مطابق حضرت ہاجرہ بادشاہ مصر کی بیٹی تھی جو سارہ کی نیکی و ہمدردی گاری سے متاثر ہو کر تعلیم و تربیت کی خاطر ان کے سپرد گئی تھی۔

اس ضمن میں مفسر دبی شلو موسیٰ، کا بھی حوالہ پیش کیا ہے جس نے کتاب پیدائش سوہوین باب کی پہلی آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ”وہ فرعون کی بیٹی تھی۔ جب ان کرامات کو جو بوجہ سارا واقع ہوئیں تو کہا بہتر ہے کہ رہے میری بیٹی اس کے گھر خادمہ ہو کر اس سے کہ یہ دوسرے گھر میں ملکہ“

اس کے علاوہ حضرت ہاجرہ کی نسبت توریت مقدس کے الفاظ ”امہ شنوہ“ مشابہہ، سیلغتم کی تو توضیحات پیش کی ہیں اور لونڈی کی بابت یہودیوں کے کلام کو تصدیب و عداوت سے تعبیر کیا ہے۔

تفسیر

تفسیر

عنوان	مصنف	تلفیص	ماہ و سال	صفحہ
تفسیر السموات (قسط اول تا سوم)	سید احمد خاں	علمائے اسلام نے قرآن مجید کے لفظ "سبع سموات" کی جو تفسیر بیان کی ہے اس کی بنیاد یونانی علوم پر ہے اس لئے اس تفسیر کو معنوی اعتبار سے غلط کہا ہے اور بطور ثبوت یونانی حکماء کے قیاسوں و دور بین سے مشابہ معلومات پر مبنی نظام عالم کی شکلیں پیش کی ہیں نیز قرآن مجید کی تفسیر کے اصول بیان کئے ہیں۔ تحقیق الفاظ آیات "سما" کی بابت قرآن مجید کی آیتوں میں جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں اسکے اہم نکتوں کی وضاحت کی ہے۔	۱۵ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ	۶۸ - ۷۶
اولیٰ قسم :- وہ آیتیں جن میں لفظ "سما" کا بادلوں پر اطلاق ہوا ہے۔		استعمال شدہ لفظ "رجع"	۱۱ ربیع ۱۲۹۱ھ	۱۰۷ - ۱۱۴
قسم دوم :- وہ آیتیں جن میں لفظ "سما" کا فضائے بلند محیط پر اطلاق ہوا ہے۔		استعمال شدہ الفاظ - استوی، بروج		
قال البواب :-				
قسم سوم :- وہ آیتیں جن میں لفظ "سما"				
اس نیلی چیز جو ہم کو دکھائی دیتی ہے اطلاق ہوا ہے				

## استعمال شدہ الفاظ

"باب" "شق" "رفع" "کسوف" "الیطی"

"الشفاق" "الفراج" "الفطار" "افتح"

"اشد و اکبر" "اساک" "بنا"

قسم چہارم :- وہ آیتیں جن میں لفظ یکم شعبان ۱۲۹۱ھ ۱۲۵

سموات کا بصیفہ جمع فضائے محیطہ پر بلحاظ

اس کے انعام کے العباد مستعد اطلاق ہوا ہے

## استعمال شدہ الفاظ

"سموات" "خلق" "رتق فتق"

قسم پنجم :- وہ آیتیں جن میں لفظ سموات

کا مجازاً کو اکب پر اطلاق ہوا ہے۔

## استعمال شدہ الفاظ

"فارج البصر" "طباقا" "سبعا" "جعلنا"

تفسیر بالرائے سید مہدی علی قرآن مجید کی تفسیر بیان کرنے اور اگلے یکم ذیقعدہ ۱۲۸۲ھ ۱۶۴

مفسرین کی پیروی نہ کرنے کی بابت جو مسلمانوں

کے عقائد میں اس کو علمائے مقدمین کے اقوال

اور طریقہ مذہب کے منافی کہا ہے۔ اس ضمن میں

امام غزالیؒ کے اقوال نقل کئے ہیں جس میں انہوں

نے خدا کی کتاب پر غور کرنے اور اس کے الفاظ



عنوان مصنف تلخیص ماہ و سال صفحہ

کے معنی و مطالب کی تحقیق پر زور دیا ہے اور جدید علوم کی روشنی میں مقالات پر مبنی تفسیر کو تفسیر الحقیقت کہا ہے۔

تفسیر القرآن سید احمد خاں سورہ جن کے میں انری۔ اس میں یکم صفر ۱۲۹۳ھ ۱۶ - ۲۰ "سورہ جن"

اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔ اس سورہ میں لفظ "جن" آیا ہے۔ اور اسی لفظ کے سبب اس کا نام سورہ جن ہوا ہے۔

سر سید نے تفسیر کبیر کے حوالے سے لفظ "جن" اور "انس" کے معنی و مفہوم کی وضاحت کی ہے۔ اور جن کو آتش مخلوق تصور کرنے کی بجائے ان کے تعبیر کیا ہے۔ جس میں یہودی اور عیسائی اور آتش پرست اور بت پرست سمجھ کو شامل کیا ہے۔ اس کے علاوہ علم نجوم پر مبنی من گھڑت قصے کو تفسیر میں بیان کرنے سے منع فرمایا ہے۔

تفسیر القرآن سید احمد خاں سورہ فیل کہ میں انری۔ اس میں پانچ آیتیں یکم صفر ۱۲۹۳ھ ۲۱ - ۲۲ "سورہ فیل"

ہیں اس سورہ میں لفظ فیل آیا ہے اور اس سبب سے اس کا نام "سورہ فیل" ہوا ہے یعنی وہ سورہ جس میں ہاتھی کا نام ہے۔ یا ہاتھی والوں کا قصہ ہے۔

سورہ فیل میں استعمال شدہ الفاظ "طیلر"،  
 "ابابیل"، "حجّارة"، "سجیل" اور "عصف" کے  
 مفہوم کی تحقیق کی ہے۔

—: بیان القصہ:—

اس باب میں ابراہ اور اس کے لشکر  
 کی ہلاکت کے سبب کو چمپک کی دیباٹی مرض بتایا  
 ہے اور بطور دلیل کے سیرت ہشامی واقعہ،  
 تفسیر مجمع البیان، کشاف و تفسیر گمین کی تاریخ  
 رومیہ کا حوالہ پیش کیا ہے۔

حضرت عیسیٰ مسیح مولوی چراغ علی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بابت قرآن یکم جمادی الاول ۱۲۹۳ھ ۵۴-۵۹  
 ابن مریم مجید کی سورہ نسا ۲۳ ع آیت ۱۵۶ کا ترجمہ  
 پیش کیا ہے۔

اس کے علاوہ عیسیٰ علیہ السلام پر یہودی  
 کی جانب سے عائد کردہ اتہام کا تذکرہ کیا ہے۔  
 نیز صلیب سے متعلق یہودیوں و عیسائیوں کی  
 روایتوں کا تحقیقی جائزہ پیش کیا ہے اور اس کے  
 بطلان کے حوازیں مذکورہ آیت کی تفسیر بیان کی ہے

علم تفسیر مہدی علی یہ مضمون چند مباحث پر مشتمل ہے، پہلی ۱۵ صفر ۱۲۸۹ھ ۲۶-۲۸  
 بحث میں علم تفسیر کی تعریف بیان کی گئی ہے

دوسری بحث میں مفسرین کے طبقات کا ذکر ہے جو حسب ذیل ہے۔

پہلا طبقہ :- مفسرین کا طبقہ صحابہؓ جس میں خلفائے اربعہ اور حضرت ابن مسعود اور ابن عباس اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور ابو موسیٰ الشعمری اور عبداللہ بن زبیر اور انس بن مالک اور ابو ہریرہؓ اور جابر اور عبداللہ بن عمرؓ ہیں مگر منجملہ ان کے بڑے مفسر حضرت عبداللہ بن عباسؓ ہیں جن کو ترجمان قرآن کہتے ہیں۔

دوسرا طبقہ :- مفسرین کا طبقہ تابعین ہے جن میں مجاہد بن حرملی، سعید بن جبیر، عکرمہ، طاؤس بن کيسان، یمانی اور عطاء بن ابی رباح نے لکھا ہے۔

تیسرا طبقہ :- مفسرین کا وہ ہے جنہوں نے کتابیں تفسیر کی تالیف کیں اور اقوال صحابہؓ اور تابعین کو جمع کیا۔

مثل دکیع بن جراح - علی ابن ابی طلحہ، ابن جریر ابن ماجہ - ابن مردوریہ وغیرہ

چوتھا طبقہ :- ان مفسرین کا ہے جنہوں  
نے تفسرین تالیف کیں مگر سلسلہ سند کو اڑا دیا ۔  
مثل ابو اسحاق زجاج ۔ ابو علی فارسی ۔ بکی بن ابی

طالب وغیرہ

پانچواں طبقہ :- ان لوگوں نے سند  
قولوں کو نقل کیا ہے اور ہر قسم کی روایات صحیح اور  
غلط اور ضعیف اور موضوع کو بیان کیا ہے ۔  
مثل ثعلبی، کلبی، واقدی اور امام رازی وغیرہ  
تیسری بحث میں کتب تفاسیر کی حقیقت بیان  
کی گئی ہے ۔

الف :- احادیث نبوی جو کتب تفاسیر میں  
منقول ہے ۔

اس کی روایت اور سند کی تحقیق کرنے  
پر :- صحابہ کبار و تابعین کے اقوال، قصص اور  
اخبار اُردہ کے واقعات، مسائل اصولی و فروعی  
کے استنباط کو بہ نظر تحقیق بیان کرنے نیز نئی  
تحقیقات کے واسطے نئی تفسیر لکھنے پر زور  
دیا ہے ۔

عنوان	مصنف	تلخیص	ماد و سال	صفحہ
سلیمان علیہ السلام (قسط اول تا پنجم)	مولوی چراغ علی	سلیمان علیہ السلام کی بابت سورہ فیل میں مذکور علم منطق الطیر، جن، نمل، طیر بہ ہد عفروت، عرش بلقیس، کشف ساق کی تفسیر بیان کی گئی ہیں۔	یکم ربیع الاول ۱۲۹۳ھ	۲۶-۳۱
● قرآن مجید کی سورہ سبا، انبیا اور ص کی تفسیر میں سلیمان علیہ السلام سے متعلق جن واقعات کی تحقیق کی گئی ہے اس کا ذکر حسب ذیل ہے۔			یکم ربیع الثانی ۱۲۹۳ھ	۳۲-۳۶
۱۔ تسخیر ریح				
۲۔ جہاز رانی				
۳۔ عین القطر یعنی صناعت سے بگھلا ہوا تانا اور اس کا مقام				
۴۔ جن و شیطاں - صور کے ملک کے پہاڑی آدمی جو فنون اور دستکاری و جہاز رانی میں بڑے صنائع اور استاد کار تھے۔				
۵۔ باذن ربہ - یعنی حورام کاریگر کا اپنے بادشاہ کی اجازت سے حضرت سلیمان کا کام کرنا اس کی صنایعوں کی تفصیل۔				
۶۔ صحن سابقہ سے قرآن مجید کی تطبیق اور تصدیق اور انکشاف جدید کی توقع۔				

صفحہ	ماہ و سال	تلخیص	مصنف	عنوان
۵۹ تا ۶۲	محرم الحرام ۱۲۹۳ھ	● قرآن مجید کی سورہ جن کی تفسیر بیان کی ہے جس میں دریائی گھوڑے، بنار، عصر، گھوڑوں کا ذبح ہونا۔ آفتاب کا پلٹ آنا۔ انگشتر کی سیلیمان صخرہ دیو اور بیت پرستی جیسے واقعات کی تحقیق کی گئی ہے۔		
۸۲ تا ۸۵	محرم ربیع ۱۲۹۳ھ	● حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات سے متعلق قرآن مجید کی سورہ (سبا ۲۷) کی تفسیر بیان کی ہے جس میں سلیمان علیہ السلام کی لاش کو مومیائی بنانے اور اعصاب میں دیک لگ جانے کی وجہ سے لاش کے گرنے سے متعلق واقعات کی تفصیلات پیش کی ہیں۔		
۹۸	محرم شعبان ۱۲۹۳ھ	سورہ فل (آیت ۱۷) کی تفسیر میں سلیمانی فوج کی قسمیں بیان کی ہیں۔ فوج جن :- کرہی اور قلیبی قوم کے آدمی جو اجنبی قوم کے تھے ان کو لفظ "جن" سے تعبیر کیا ہے فوج اسرائیل :- اس میں سب بنی اسرائیل اور اہل کتاب تھے۔ ان کو لفظ "انس" سے تعبیر کیا ہے۔ فوج طبی :- مخصوص فوج یعنی بڑی گاڈ		

صفحہ	ماہ و سال	تلخیص	مصنف	عنوان
		جن کی تعداد چھ سو (۶۰۰) تھی۔		
۸۸ ۱۰	۱۲۶۳ھ	سید نے اپنی تفسیر تائید میں ایک بیجم ربیب مفسر کی کتاب "کشف الاسرار" سے سورۃ النساء کی تفسیروں کی عبارت نقل کی ہے اور اپنے اد پر عائد کردہ کفریہ کلمات کا انہیں بھی مستحق بنایا ہے۔	سید احمد خاں	کافر لگے زمانے میں بھی گذرے ہیں

حدیثا



عنوان	مصنف	تالخیص	ماہ و سال	صفحہ
احادیث غیر معتمد	سید احمد خاں	حضرت علامہ مجید الدین فیروز آبادی کی کتاب سفر السعاده سے حدیثیں اخذ کی ہیں۔ حدیث کی تنقیح نہ کرنے اور حدیث کو خدا صلعم کا قول سمجھنے کو اسلام کی دشمنی سے تعبیر کیا ہے۔ اور غیر کے کلام کو نبی پاک صلعم کے کلام سے علیحدہ کرنے کو اسلام کی سچی دوستی اور حقیقی ادب کہا ہے۔	یکم ذیقعدہ ۱۲۸۸ھ تا ۱۶۹ تا ۱۷۰	
اقام حدیث	سید احمد خاں	انسان کی روحانی و دنیوی حسن معاشرت کی ترقی میں مذہبی مسائل کی افادیت اور اس کی صحت کی بابت ذیلیاں میں چند حدیثوں کے اقام کی وضاحت کی ہے۔	یکم ذیحجہ ۱۲۸۸ھ تا ۱۸۰، ۱۸۱	
		(۱) حدیث بالمعنی؛ یعنی احادیث مردجہ کے لفظ بعینہ وہ لفظ ہیں جو رسول خدا صلعم نے فرمائے تھے بلکہ راویوں ان کا مطلب اپنے لفظوں میں بیان کیا ہے۔		
		در حکم مرفوع؛ وہ حدیث جس میں بالتصریح یہ ثابت کی گئی ہو کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے یا خود کیا ہے۔ یا ان کے سنانے ہوا ہے۔		
		موقوف؛ وہ حدیث جس میں قول یا فعل یا تقریر صحابی کا بیان ہوا اور جناب رسول خدا صلعم کی طرف نسبت کیا گیا ہو۔		
		مقطوع؛ یعنی وہ حدیث جو تابعی تک پہنچ کر رہ جائے اور اس سے لگے نہ بڑھے۔		

نقل یا منقطع: یعنی وہ حدیث جس کی اخیر سند میں تابعی کے بعد راوی کا نام نہ لیا ہو۔

مدرس: وہ حدیث جس کی روایت میں اس شخص کا نام جس سے راوی نے حدیث سنی چھوڑ کر اس سے اوپر کے راوی کا نام لیے طور پر لیا جاوے جس سے یہ شبہ پڑے کہ اس نے اسی سے یہ حدیث سنی ہے۔

مدرج: وہ حدیث جس میں راوی نے کسی مطلب کے لئے اپنی عبارت بھی ملا دی ہو۔

مضطر: وہ حدیث جس کے راوی کو راویوں کے نام یا حدیث کی عبارت بہ ترتیب یاد نہ رہی ہو۔

مضعف: وہ حدیث جس میں راوی نے عن فلان عن کر کے بیان کیا ہو۔

مؤنن: وہ حدیث جس میں کسی راوی ان کے لفظ سے روایت کی ہو اور اس کا حال بھی بجز نہ ویسا ہے جیسا کہ عن کے لفظ سے روایت کیا ہے۔

—: حدیث نبوی کی تصدیق کے اصول:—

(۱) حدیث احکام قرآن کے خلاف نہ ہو

(۲) اشیاء موجودہ ہیں کسی شے کی حقیقت "ہام" موجودہ شے کی حقیقت کے خلاف نہ ہو۔

(۳) تاریخی واقعہ تاریخ سے ثابت ہو۔

(۴) عام واقعہ کا علم صرف راوی کے بیان تک محدود نہ ہو۔

(۵) عمومی اور اہم باتوں کا تعلق صرف راوی کی واقفیت تک محدود نہ ہو۔

(۶) مذہب اسلام کے احکام اور اصول کے خلاف نہ ہو

(۷) عجائبات کے بیان کا الہامی بیان سے ثابت ہونا۔

تقلید عمل بالحديث سید مہدی علی ایک بڑے محقق کے کلام سے اخذ کردہ مضمون بابت دین حکیم زبیر الشانی ۱۲۸۵ھ ۶۰ . ۴۰  
میں تحریف ہونے کے نقل کیا ہے

اول :- مذہب اربعہ کے جار کیا ہونے سے پہلے  
زمانہ کا حال :-

جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تابعین اور تبع تابعین  
کے دور میں قفقہ و حدیث کی پیروی کے طریقہ کار کا بیان ہے،  
تابعین کے بعد جب مذہب سے صرف انغوی معنی مراد  
لے جانے لگے تو اس وقت مختلف علاقوں میں فقہی  
ہوئے ان کا نام معہ علاقہ کے مذکور ہے  
مقام :- فقہی

مدینہ منورہ :- سعید بن مسیب اور سالم بن عبد اللہ عمر

مکہ :- عطا ابن ابی ریح  
 کوفہ :- ابراہیم نخعی اور شعبی  
 بصرہ :- حسن بصری  
 یمن :- طاؤس بن کیسان  
 شام :- کمحول

یہ صورت دوسری صدی کے وسط تک  
 یعنی ۱۴۳ھ تک قائم رہی۔

دوم : مذہب اربعہ کی بنیاد پڑنے کا زمانہ  
 اور اس کے رائج ہونے کا سبب۔

حدیث کی تالیف اور فقہ کی تدوین دوسری صدی میں  
 شروع ہوئی چنانچہ مکہ میں ابن جریج اور ابن عیینہ نے اور  
 مدینہ میں امام مالک نے اور محمد بن عبدالرحمن ابن ابی ذہب  
 نے اور کوفہ میں ثوری نے اور بصرہ میں ربیع ابن صبیح  
 نے اول اول حدیث میں تالیف اور امام ابو حنیفہ امام  
 مالک وغیرہ نے فقہ کی تدوین شروع کی۔

سب سے پہلے صنفی مذہب کی بنیاد پڑی  
 امام ابو حنیفہ نے امام و فقہ ابراہیم نخعی کی احادیث اور  
 اقوال اور روایات پر اپنے مذہب کی بنیاد قائم کی۔  
 صنفی کے بعد مالکی مذہب کی بنیاد پڑی، امام مالک نے  
 ایک جامع کتاب حدیث کی لکھی جس کا نام موطا ہے۔

امام شافعی نے دونوں مذہب کے اصول و فروع پر غور کر کے نئی طرز سے اصول اور قواعد کو ترتیب دیا۔ اور حنفی و مالکی مذہب سے جن باتوں میں اختلاف کیا وہ یہ ہیں :

- (۱) احادیث مرسل اور منقطع پر اسناد نہ کرنا۔
- (۲) احادیث مختلفہ کے جمع کرنے کے اصول قائم کرنا
- (۳) احادیث صحیحہ کے ترک کرنے سے پرہیز کرنا۔
- (۴) اقوال صحابہ پر بوجہ مخالفت حدیث کے استدلال نہ کرنا۔

(۵) رائے اور رائے اور قیاس میں تمیز کرنا۔

تقلید عمل بالحدیث سید مہدی علی سوم چاروں مذہب کی پابندی کامل طرح سے جاری ہونے اور اجتہاد ترک کرنے کے زمانہ اور سبب کا بیان۔

چاروں مذہب کی پابندی کے جاری ہونے کے بارے میں تفصیل سے لکھا ہے۔ اور اجتہاد ترک کرنے کی بابت ابن ہماں پاشا نے فقہائے جومات طبقہ کئے ہیں ان کا بیان ہے۔

طبقہ اول: مجتہدین فی الشرع جس کا کام ہے استخراج کرنا مسائل کا کتاب و سنت سے اور قائم کرنا قواعد اور اصول کے واسطے استخراج مسائل کے۔ اس طبقہ میں امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ

اور امام احمد حنبلؒ داخل ہیں۔

دوسرا طبقہ: مجتہدین فی المذہب کہلاتے ہیں۔  
اس طبقہ میں وہ لوگ داخل ہیں جو مجتہدین فی الشرع  
کے بنائے ہوئے اصول اور قواعد کی تقلید کرتے ہیں۔  
اور یہ تیم ان قواعد اور اصول کے احکام اور مسائل استخراج  
کرتے ہیں مثلاً قاضی ابویوسفؒ اور امام محمدؒ وغیرہ  
تیسرا طبقہ: مجتہدین فی المسائل کہ ہے

اس طبقہ میں وہ لوگ داخل ہیں جو اپنے امام  
کی کسی شے میں مخالفت نہیں کرتے نہ اصول میں  
نہ فروع میں ان کو استخراج کی قوت نہیں ہوتی۔  
مثلاً خصال اور ابو جعفر طحاوی اور ابو الحسن

کرمی وغیرہ

چوتھا طبقہ: تخریج کہلاتے ہیں، اس طبقہ  
میں وہ مقلدین داخل ہیں جو کسی قسم کی اجتہاد کی  
قدرت نہیں رکھتے۔

پانچواں طبقہ: اصحاب تریج کہلاتے ہیں۔  
یہ وہ مقلدین ہیں جو بعض روایات کو بعض پر تریج  
دیتے ہیں، مثلاً ابوالحسن قندری اور صاحب ہدایہ  
وغیرہ۔

چھٹا طبقہ: ان مقلدین کا ہے جو قوی اور

ضعیف کی تمیز میں قدرت نہیں رکھتے۔ مثال صبا  
کنز اور صاحب مختار اور صاحب وقایہ وغیرہ  
ساتواں طبقہ: ان مقلدین کا ہے جو اسکی  
بھی قدرت نہیں رکھتے اور موٹے دبلے میں کچھ تمیز نہیں  
کر سکتے۔

تقلید عمل بالحديث سید مہدی علی احادیث کی نزوین پیغمبر صلعم کے زمانے میں نہ ہونے  
یہم ریح الثانی ۱۲۸۸ھ ۶۰ تا ۷۰  
کی وجہ سے مسائل کے استخراج میں جو اختلافات پیدا  
ہوئے ان کے اسباب بیان کئے گئے ہیں۔

(۱) اختلاف سماعت

(۲) ترک اجتہاد

(۳) اشتباہ فی الحدیث

(۴) سمجھ میں اختلاف ہونا

(۵) سہو و نسیان

(۶) اختلاف ضبط

(۷) علت حکم میں اختلاف ہونا

(۸) دو مختلف حدیثوں کے جمع کرنے میں اختلاف  
ہونا۔

چہاں ہم: عمل بالحديث اور اجتہاد میں جو فرق ہے  
اس کا بیان :-

عمل بالحديث اور اجتہاد کے فرق کی وضاحت ہے۔

کی ہے اور حدیث کی تدوین کے طریقہ کی بابت اصحاب حدیث کے طبقے کا بیان ہے۔

پہلا طبقہ: جس نے احادیث کو جمع کیا، اور فقہی مسائل کا اس پر مدار رکھا، اس طبقہ میں عبدالرحمن بن مہدی کئی بن سعید اور زید بن ہارون، عبد اللہ بن مسدد، ہنار، امام احمد بن حنبل وغیرہ۔

یہ سب اصحاب حدیث میں داخل ہیں۔

دوسرا طبقہ: جس نے حدیث کے دوسرے فن پر توجہ کی یعنی ان حدیثوں کو جنکی صحت پر بڑے بڑے اہل حدیث کا اجماع تھا علیحدہ کیا اور ان حدیثوں کو متعلق فقہ کے تھیں جن پر شہروں کے فقہاء اپنا مذہب چلاتے تھے جدا کر کے ہر حدیث کو باعتبار اس کے اقسام کے ترتیب دیا۔

اس طبقہ میں امام محمد اسماعیل بخاری مسلم ابو داؤد

عبد بن حمید اور دارمی اور ابن ماجہ ابوالاعلیٰ اور ترمذی اور نسائی اور دارقطنی وغیرہ داخل ہیں۔

تقلید عمل بالحدیث سید مہدی علی تیسرا طبقہ: وہ لوگ ہیں جو بخاری اور مسلم

بیم ربیع الثانی ۲۸۸ھ ۴۰۰ھ

کے پہلے تھے یا ان کے زمانے میں یا ان کے بعد ہوئے

اور جنہوں نے مسانید اور جوامع اور مصنفات کو

تالیف کیا۔ انہوں نے جو حدیث پائی جمع کر دیا، نہ



اس کو چھاننا، اس میں اقسام حدیث بیان کیا نہ  
اس کی ترتیب ایسی کی کہ جس پر عمل آسانی سے  
ہو سکے اور پھر پیچھے بھی محمد بن نے اس کی سمت اور  
سقم پر چنداں تو نہ کی۔

اس طبقہ میں ابوعلی، طیبی، سیہتی، عبد اللہ  
ابی بکر ابن شہبہ، عبد بن حمید، طحاوی، طبرانی ہیں۔  
چوتھا طبقہ: وہ لوگ ہیں جنہوں نے بہت  
عرسہ کے حدیث کی کتابوں کا لکھنا شروع کیا اور جو  
مآخذ پہلے اور دوسرے طبقہ میں جمع نہ ہوئے اور مسانید  
اور جوامع میں چھپی ہوئی پڑی تھیں یا ان غلطوں اور خوش  
گپ عالموں کو یاد تھیں، جو صنفا میں داخل تھے اور جنکی  
حدیث کو محدثین محققین پایہ اعتبار سے ساقط جانتے  
تھے ان کو انہیں نے جمع کر دیا اور آثار صحابہ اور تابعین کو  
اور اصحاب بنی اسرائیل کو اور کلام حکما اور غلط وحی شامل  
کر دیا۔ چنانچہ عمدہ حدیث اس طبقہ کی وصف ہے، جو کہ  
ضعیف متحمل ہو اور موضوعات کا تو کچھ ذکر ہی نہیں ہے  
چنانچہ یہی طبقہ مادہ ابن جوزی کی کتاب کی موضوعات کا  
پانچواں طبقہ: میں وہ لوگ داخل ہیں جنہوں نے  
ان باتوں کو فقہوں اور صوفیوں اور مومنین کی زبانوں  
پر تھیں اور جن کی کچھ اصل چاروں طبقات میں نہ تھی،

نے کر: بیٹ میں داخل کر دیا۔ اور انہیں احادیث پر  
اہل بدعت اور متہلہ وغیرہ نے سند کے اہل سنت  
پر اعتراضات کرنا شروع کیا اور بہت عالموں نے  
دھوکا کھایا۔

آخر میں دو طبقے اصحاب حدیث اور اصحاب الرائے  
کا بیان ہے۔

تقلید اور عمل بالحدیث سید مہدی علی پنجم  
تقلید اور عمل بالحدیث پر مقلد اور غیر مقلد کا مباحثہ  
کیم جمادی الاول ۱۲۸۸ھ ص ۶۱-۷۸  
مقلد اور غیر مقلد کے مابین اجماع کے نکات کی بابت  
قسط ۲

ایک طویل مباحثے کا بیان ہے۔  
ششم: قول فیصل بہ نسبت تقلید اور عمل بالحدیث کے  
مذہب اربعہ کی پیروی کے واسطے چند شرائط بیان  
کی ہیں۔

اول: جائز ہونا اجتہاد کا ترک تقلید کا اگر کوئی شخص  
ایک مسئلہ میں بھی اجتہاد کر سکے  
دوم: چھوڑ دینا کسی قول کا جب کہ کسی حدیث صحیح  
صریح سے مخالفت اس کی ثابت ہو جائے۔

سوم: نہ اعتقاد رکھنا اس امر کا کہ ایک امام کے مقلد  
کو دوسرے امام کے قول پر عمل کرنا ناجائز ہے۔  
چہارم: مقدم رکھنا احادیث اصول احادیث کو قیاس  
اور قواعد مقررہ اصولی پر۔

- تشیبہ تحقیق معنی سید احمد خاں سید خیر الدین وزیر سلطان تونس کی کتاب اقوام المساک یکم شعبان ۱۲۹۲ھ  
تشیبہ لقوم فہو منہم) کا اردو ترجمہ جو تالیف سید محمد حسن خاں وزیر ریاست  
پٹیاہ کی بدولت نظم الممالک کے نام سے چھپا اس کتاب  
سے سید خیر الدین کی ایک تقریر تشاہدہ کی بابت نقل کیا ہے
- حدیث تشبہ سید اقبال علی حدیث "من تشبہ بقوم" کی بابت سید احمد اور شبید ۱۵ رجب ۱۳۹۱ھ  
مجتہدین کے خیالات کو یکساں بتایا ہے۔
- روایت تملک الغرائیق مہدی علی یہ روایت منقول ہے ابن جریر اور قتادہ اور مقاتل و ۱۵ ذی الحجہ ۱۲۸۹ھ  
العلی زہری اور کلبی سے منقول ان روایتوں کے ایک حدیث  
مرفوع ہے جو سعید ابن جبیر نے عبد اللہ بن عباس  
سے روایت کی ہے اور باقی روایت کلبی بن صراح  
سے اور روایت ابن شہاب کی ابو جریج بن عبد الرحمن  
سے نیز مرفوع ہیں۔
- "قد یوں ہے کہ ایک مرتبہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا فران قریش  
کے سامنے سورہ والنجم پڑھ رہے تھے جب اس آیت  
پہنچے۔
- "افرا تیتم اللات والعزرا ومنات الثالثہ  
الافری؛ تو آپ نے پڑھا کہ "تلك الغرائیق العلی  
وان شفاعتہما الترتیجی" یہ سن کر کافران قریش خوش  
ہوئے اور سمجھے کہ پیغمبر خدا بھی ان بتوں کی شفاعت  
کے قابل ہو گئے۔ اور بعد ختم سورہ کے جب آنحضرت

نے سجدہ کیا تو کافران مکہ بھی سجدہ میں شریک ہوئے؛  
راقم نے اس قیئے وحدیث کے بطلان کو عقلاً و نقلاً  
و اعتقاداً ثابت کیا ہے۔

عقلاً :- آنحضرتؐ سے تورات کی بربادیاں اور ان کی عبادت  
کرنے اور شفاعت پر اعتقاد رکھنے کو کفر و مشرک فرماتے  
ہیں۔ چہرہ کمالات الیسیب ربط دے ضبط ہیں کہ  
اول کو آخر سے کچھ نسبت نہیں اور پیغمبرِ مسلم کی  
فصاحت، بلاغت مسلم نہیں

نقلاً :- اس کی موضوعیت ظاہر ہے اول نفس  
روایت میں اختلاف ہے۔ دوسرے اس روایت کا  
سلسلہ منقطع ہے اور کلبی کی روایت مستحکم اور جھوٹی ہے  
اعتقاداً :- پیغمبر خداؐ کے رتبہ اور عزت اور  
مرتبہ کے کاغذ سے ان باتوں کا ماننا ناممکن ہے

کتب احادیث سید احمد شراذلی اللہ محدث دہلوی کی کتب احادیث کے

۱۶۱ بیچ شوال ۱۲۸۸ھ

۱۶۲

درجات کی بابت پیش کردہ تفصیلات کا بیان ہے  
صحیح :- مصنف نے احادیث صحیحہ اس میں لکھی  
ہوں اور اسکے سوا جو حدیث لکھی ہوں اس کا انقص  
بھی ساتھ لکھ دیا ہو۔

شہرت :- ہر زمانہ میں اہل حدیث کو پڑھتے  
پڑھاتے رہے ہوں اور اس کی ہر چیز بیان میں آئی ہو۔

قول :- علمائے حدیث نے اس کتاب کو معتبر و  
مستند سمجھا ہو اور کسی نے اس سے انکار کیا ہو  
کتب احادیث کے درجات  
اول : موطا امام مالکؒ : صحیح بخاری صحیح مسلم  
دوم : جامع ترمذی : مسنن ابوداؤد ۔  
سنن نسائی ۔

سوم : مسند شافعی : مسنن ابن ماجہ ۔ کتب بہقی  
تصانیف طبرانی و نیز  
چہارم : تصانیف الحاکم ، تصانیف خضیب ،  
تفسیر ابن جریر ، تصانیف جوزقانی و غیرہ  
وضعی حدیث کی پہچان کی بابت مولانا شاہ عبدالعزیز  
کے اصولوں کو بیان کیا ہے ۔

پہلا :- تاریخی واقعہ کے برخلاف ہو  
دوسرا :- صرف کسی دشمن کی روایت کی ہو ۔  
تیسرا :- ایسی بات جس کا جاننا اور ادا کرنا ،  
سب پر فرض ہو مگر صرف وہی ایک شخص  
کی روایت ہو ۔

چوتھا :- قرینہ حالیہ ملک چھوٹ بونے پر  
دلالت نہ کرے ۔

پانچواں :- عقل اور قواعد شریعہ کے برخلاف ہو ۔

چھڑا :- یہ کہ ایک قصہ مذکور ہو کہ اگر درحقیقت وہ  
 ہوا ہوتا، تو ہزاروں آدمی اس کو دیکھتے مگر  
 اس کو صرف وہی شخص بیان کرتا ہے۔  
 سالتواں :- یہ کہ الفاظ خلاف محاورہ اور مضمون نامقول  
 ہو۔

آٹھواں :- چھوٹے سے گناہ میں نہایت سخت عذاب  
 یا چھوٹے سے نیک کام میں بہت زیادہ ثواب  
 کا ہونا بیان ہوا ہو۔

نواں :- چھوٹے چھوٹے کاموں پر رچ دعوہ کے  
 ثواب ملنے کا بیان ہو  
 دسواں :- کسی کو مثل انبیاء کے مستحق ثواب کا کسی  
 کام میں بیان کیا ہو  
 گیارہواں :- حدیث بیان کرنے والے نے اس کے  
 چھوٹے ہونے کا اقرار کیا ہو

DS. 1868



متفرقات

تجربے



عنوان	مصنف	تلخیص	تاریخ و سال	صفحہ
اطلاح	سید احمد خاں	تہذیب الاخلاق میں ب نام و پتہ کے خطوط اور معنا میں کو نہ پنا پتہ کے سلسلے میں اطلاع دیا ہے	یکم رجب ۱۲۹۰ھ	۱۰۲
اطلاع بخیر متحیران کیٹی خزینۃ تلبضاعۃ	سید احمد خاں	فیض علی خاں نے ایک دروازہ احاطہ مستہ العلوم کی تعمیر کا خرچ اپنی طرف سے مرحمت کرنا تجویز فرمایا ہے۔ جو فیض علی خاں دروازہ کے نام سے موسوم ہوگا۔	یکم رمضان ۱۲۹۱ھ	۱۰۰
انتخابات	سید احمد خاں	البرٹ گزٹ لاہور، اخبار امیر ہند لاہور اور دھواخبار۔ اخبار وکیل ہندو۔ تان میں مصنف کے مذہب عقائد اور اس کی تعلیمی سرگرمیوں نیز تہذیب الاطلاق کی بابت اعتراضوں سے متعلق خبروں پر تبصرہ کیا ہے۔	یکم جمادی الثانی ۱۲۹۲ھ	۸۰ - ۷۷
انتخابات (اخبار کوہ نور۔ لاہور)	سید احمد خاں	اسلامی علوم و فنون کے اثرات جو یورپ پر مرتب ہوئے تھے ان پر تبصرہ کیا ہے۔	یکم رجب ۱۲۹۳ھ	۹۲ - ۹۱
انتخابات اخبار سائنسک سوسائٹی	سید احمد خاں	بنارس کالج میں سرسید کے اعزاز میں منعقد ہونے والی الوداعی تقریب کا ذکر ہے نیز اخبار سر ہند میں سید نادر علی شاہ نے مدرسۃ العلوم کی کارگزاری پر ایک نہایت عمدہ رپورٹ لکھا ہے۔	یکم شعبان ۱۲۹۳ھ	۱۰۵ - ۹۹
انتخابات اخبار سائنسک سوسائٹی	سید احمد خاں	سید احمد خاں کے علی گڑھ میں سکونت اختیار کرنے کے موقع پر جو تقریب منعقد ہوئی تھی اس کی	یکم رمضان ۱۲۹۳ھ	۱۲۹ ۱۲۸ ۱۲۷

عنوان	مصنف	تلخیص	ماہ و سال	صفحہ
		روداد پیش کی ہے۔		
ایک سامان کے خیالات	کریم بخش	تہذیب الاخلاق پر عمومی نظر ڈالتے ہوئے مذہبی	یکم جمادی الثانی ۱۲۸۹ھ	۱۰۰-۱۰۱
		عقائد کی بابت اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔		۱۱۰
ٹونس	سید احمد خاں	ٹونس کے اخبار الراید ٹونس کے موصول	۱۵ ربیع الاول ۱۲۹۲ھ	۸۵
		ہونے کا ذکر ہے۔		
شکریہ صحت	سید احمد خاں	پرنس آف ویلز کی صحتیابی کے سلسلے میں جو تقریب	۱۰ محرم ۱۲۸۹ھ	۱۶
		منعقد ہوئی تھی اس کی روداد پیش کی ہے۔		
عربی مدرسہ دیوبند	سید احمد خاں	مولوی قاسم ناتو قومی کی تقریر پر تبصرہ کیا ہے۔	یکم ذی الحجہ ۱۲۹۰ھ	۲۰۹-۲۱۰
عربی مدرسہ دیوبند اور	سید احمد خاں	عربی مدرسہ دیوبند کے سالانہ رپورٹ پر	یکم جمادی الثانی ۱۲۹۰ھ	۸۴-۸۵
مسلمانوں کا جھوٹا		تبصرہ کیا ہے۔		
دعویٰ و نیراری				

تهذيب الاخلاق

صفحہ	ماہ و سال	تلفیض	مصنف	عنوان
۸ - ۲	یکم محرم ۱۲۹۰ھ	حال خود و یاران خود	سید احمد خاں	اختتام سال ۱۲۹۰ھ شروع سال ۱۲۹۰ھ

اس عنوان کے تحت مصنف نے اپنے مقصد کی وضاحت کی ہے اور اپنے اوپر لگائے گئے کفر و الحاد کے فتوے کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ مولوی حمید علی اور مشابہت میں کی ذاتی فونیوں کو بیان کیا ہے اور مخالفوں کی حمت اسلامی کو بدعتی سخت مزاجی اور کجرائی کے سبب نامناسب بتایا ہے۔

ذکر پرچہ تہذیب الاخلاق  
اس پرچہ نے مسلمانوں کی اخلاقی و سماجی برائیوں کو اجاگر کرنے علم ادب و علم انشاء کے طرز جدید کی ایجاد کرنے اور اردو زبان کو وسعت دینے میں جو اہم رول ادا کیا ہے اس کو بیان کیا ہے۔ اس میں چھ مضامین کی تردید یا تائید میں مختلف مقامات سے جاری ہونے والے رسالے کا تذکرہ ہے۔

تہذیب الاخلاق کا دلوں پر اثر  
اس پرچہ نے تردید و تکفیر لعنت و ملامت اور حمایت کی خاطر ہر ایک کے دل میں تحریک پیدا کی۔  
اس کا اثر تعلیم و تربیت پر  
اس پرچہ کی بدولت تعلیم و تربیت کے لئے مدرسہ

انہی ضلع سہارنپور اور مدرسہ ایمانیہ ضلع کاتھیاواڑ  
میں آیا جس نے شیعہ اور سنی دونوں فرقوں کی تفریق  
بیداری میں نمایاں کردار ادا کیا۔

اثر مذہبی خیالات پر

وہابی و بدعتی کی ظاہری و باطنی خوبیوں و خامیوں کا تذکرہ  
کیا ہے۔ نیچر کو خدا کا فعل اور مذہب کو خدا کا قول  
قرار دیا ہے۔ اسلام کو بدعات، محدثات، غلط ضیال  
اجماع اور نظائر اجتہادات و قیاسات، مشکبہ اصول فقہ  
محررے سے پاک اور میرا بتایا ہے۔

ذکر مدرسۃ العلوم

مدرسۃ العلوم کے انتظامی امور کے بارے میں مسلمانوں  
کے رجحانات کا جائزہ لیا ہے اور اس کی مؤافقت اور  
موافقت میں لکھنے والے اخبارات کے ایڈیٹروں کا  
حال بیان کیا ہے۔

ذکر ترقیات دیگر

کمپنی ترقی تعلیم مسلمانوں کی کوششوں کو سراہا ہے جس کی  
بدولت مدارس، کالج اور یونیورسٹیوں کی ترقی ہے  
واسطے ادکامات جاری کئے گئے اور ان کی فہرست  
کے مطابق تمام علوم و فنون کو دینی زبان میں ترجمہ کر کے  
کا حکم دیا گیا۔

مصنف کی نسبت عائد کردہ کفر کے فتوؤں و تحریروں یکم محرم ۱۲۹۱ھ

اختتام

سال ۱۲۹۱ھ شروع سید احمد خاں کی مخالفت میں چھپے رسالے کا تذکرہ ہے۔ مذہبی

تحریروں کی بابت اصولوں کی وضاحت کی ہے ماحو سال ۱۲۹۱ھ

صوبہ ذیل ہے۔

(۱) اول :- خدا کے واحد ذوالجلال ازلی وابدی

خالق و صانع تمام کائنات کا ہے۔

دوم :- اس کا کلام اور جس کو اس نے رسالت

پر مبعوث کیا، اس کا کلام ہرگز خلاف حقیقت اور

خلاف واقع نہیں ہو سکتا۔

سوم :- قرآن مجید بلاشبہ کلام الہی ہے۔ کوئی

حرف اس کا نہ خلاف حقیقت ہے اور نہ خلاف

واقع۔

چہارم :- قرآن مجید کی اگر کوئی آیت ہم کو مبطلہر

خلاف واقع یا خلاف حقیقت معلوم ہو تو دو حال

سے خالی نہیں یا تو اس آیت کا مطلب سمجھنے

میں ہم سے غلطی ہوئی ہے یا جس کو ہم نے

حقیقت اور واقع سمجھا ہے اس میں غلطی کی ہے۔

اس کے برخلاف کسی مفسر یا محدث کا قول ہمارے

نزدیک قابل تسلیم نہیں ہے۔

پنجم :- جس قدر کلام الہی جناب پیغمبر خدا صلیم

پر نازل ہوا وہ سب بین الائنس موجود ہے۔

ایک حرف بھی اس سے خارج نہیں ہے۔

ششم : کوئی انسان سوائے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا نہیں ہے جس کا قول و فعل

بلاشبہ صحیح قول و فعل رسول کے دینیات میں قابل

تسلیم ہو یا جس کی عدم تسلیم سے کفر لازم آتا ہو۔ اس کے

برخلاف اعتقاد رکھنا شرک فی النبوت ہے۔

حفتم : دینیات میں سنت نبوی علی صا

الصلوة والسلام کی اطاعت میں ہم مجبور ہیں اور

دنیاوی امور میں مجاز۔

ہشتم : احکام مخصوصہ احکام دین بالیقین

ہیں، اور باقی مسائل اجتہادی اور قیاس اور وہ جن کی

بنا امر ظنی پر ہے سب ظنی ہیں۔

نہم : انسان خارج از طاقت انسانی مکلف

نہیں ہو سکتا۔ پس اگر وہ ایمان پر مکلف ہے ضرور

ہے کہ ایمان اور اس کے وہ احکام جن پر نجات منحصر

ہے عقل انسانی سے خارج نہ ہوں۔

دہم : افعال مامورہ فی نفسہ حسن ہیں، اور

افعال ممنوعہ فی نفسہ قبیح ہیں اور پیغمبر صرف انکی

خواص حسن و قبیح کے بتلنے والے ہیں۔

یازدھم :- تمام احکام مذہب اسلام کے  
فطرت کے مطابق ہیں۔

دوازدھم :- وہ قوی جو خدا تعالیٰ  
نے انسان میں پیدا کیے ہیں۔ ان میں قوی  
بھی جو انسان کو کفیل کے ارتکاب کے محسوس  
ہوتے ہیں اور وہ قوت بھلبے جو اس فعل کے  
ارتکاب سے روکتی ہے ان تمام قوی کے استعمال  
پر ان ان مختار ہے۔ مگر ازل سے خدا کے علم میں  
ہے کہ فلاں ان کن کن قوی کو اور کس کس طور پر  
کام میں لاوے گا، اسکے علم کے برخلاف ہرگز نہ ہوگا۔  
مگر اس سے ان ان قوی کے استعمال یا ترک استعمال  
پر جب تک کہ وہ قوی قابل استعمال کے اس میں ہیں۔  
مجبور نہیں تصور ہو سکتا۔

سینزدھم :- دین اسلام ان مجموع احکام  
کا نام ہے جو یقینی من اللہ ہیں۔

چھاردھم :- دین اسلام کے احکام دو قسم کے  
ہیں۔ ایک وہ جو اصلی احکام دین کے ہیں اور وہ  
بالکل فطرت کے مطابق ہیں دوسرے وہ جن سے  
ان اصلی احکام کی حفاظت مقصود ہے مگر اطاعت  
اور عمل میں ان دونوں کا رتبہ برابر ہے۔



پانزدہم :- تمام افعال اور اقوال رسول خداؐ  
کے بالکل بچے تھے، مصلحت وقت کی نسبت  
رسول کی طرف کرنی سخت بے ادبی ہے جس میں  
خوف کفر ہے ۔

اختتام سید احمد خاں تہذیب الاخلاق کی اشاعت اور اسکے اثرات  
سال ۱۲۹۱ھ شروع  
سال ۱۲۹۲ھ  
بیچم محرم ۱۲۹۲ھ ۱-۱۲  
۱۱، ترقی علم النشا :-

اردو زبان کے علم و ادب کی ترقی کا ذکر ہے ۔  
(۲) اردو نظم :-

اردو نظم کی قدیم روایتوں پر تبصرہ کرتے ہوئے  
لاہور کے نیچرل مشاعرہ کی بابت مولوی محمد حسین آزاد  
اور الطاف حسین حالی کے کارناموں کی تعریف کی ہے۔

(۳) ہمارے حالات :-

ہندوستانی مسلمان اور اسلام کی حالت بیان کی ہے  
(۴) شکریہ احسانت اخبارات :-

مدرسۃ العلوم کی مخالفت میں چھپنے والے اخباروں  
میں نور الافاق، نور الانوار اور اگرہ اخبار کا تذکرہ  
ہے ۔ نیز مدرسۃ العلوم اور قومی اصلاح میں جن  
اخباروں نے تعاون کیا ہے ان کے ناموں کی  
فہرست حسب ذیل ہے۔

(۱) پنجابی اخبار لاہور

(۲) کوہ نور

(۳) سین ٹیفک سوسائٹی علی گڑھ

(۴) اردو گائیڈ کلکتہ

(۵) ناصر الاخبار دہلی

(۶) اودھ اخبار لکھنؤ

(۷) مرقہ تہذیب لکھنؤ

(۸) میسور اخبار

(۹) شمس الاخبار مدراس

(۱۰) قاسم الاخبار

(۱۱) النفع العظیم لاہل ہند الاقلیم

ہدایۃ العلوم اسلامیہ:-

مدرسۃ العلوم میں مذہبی تعلیم سے متعلق حنفی اور

شیعہ امامیہ کے مطابق تعلیم دینے کی تجویزوں کا

ذکر ہے۔

نقل خط:- مذہبی تعلیم سے متعلق کمیٹی میں

میران کی شمولیت اور اخراج سے متعلق اختیارات

کا ذکر ہے۔

پرچہ تہذیب الاخلاق سید غلام حیدر تہذیب الاخلاق کی اشاعت کے اغراض یکم ذیحجہ ۱۲۸۹ھ ۱۹۶-۱۹۸  
و مقاصد کی وضاحت کی ہے اور اسلام پر ہونے

والے اعتراضات کی بابت یورپ امریکہ کے مشہور عالموں  
 و حکیموں اور ملت کے علمائے گرامی ترک عرب مصر ایران  
 سے رائے طلب کرنے اور ان امور کو جن کا تعلق  
 شریعت سے نہیں ہے معاشرے سے الگ کرنے کی  
 صلاح دی ہے۔

ترقی تہذیب الاخلاق مشتاق حسین تہذیب الاخلاق کے ناظرین کی تعداد اور ممبری فیس ۱۵ / جلدی اشانی ۱۲۸۸ھ ۱۰۲-۱۰۴  
 و خریداری فیس کا ذیل میں مذکرہ کیلئے ہے۔

اول :- ممبری فیس۔ ساٹھ روپیہ سالانہ

تعداد ممبران سترہ ۱۷

دوم :- خریداری فیس۔ قیمت مد محمول چار

روپیہ آٹھ آنہ سالانہ

تعداد - خریدار چھپن ۵۶

تمہید سید احمد خاں اس پرچہ کے ذریعہ مسلمانوں کو مہذب بنانے کی بات یکم شوال ۱۲۸۷ھ ۱-۲

کہی ہے۔ انگریزی لفظ "سولائیشن" کے مفہوم کی

وضاحت کی ہے اور اس کا مقصد مسلمانوں کی دین و

دنیا کی بھلائی بتایا ہے۔

تہذیب الاخلاق سید احمد خاں لندن میں چھپنے والے رسالے کی ذیل میں تفصیلات یکم محرم ۱۲۸۹ھ ۲-۵

پیش کی ہیں۔

ٹیٹلسر :- اس پرچہ کو سر رچرڈ اسٹیل نے ۱۸۰۹ء

میں نکالا جس کے دو سو اکہتر (۲۷۱) نمبر چھپے

اور دوسری جنوری ۱۹۱۱ء کو چھپنے کے بعد بند ہو گیا۔

اسپیکٹر :- اس پرچے کو سر چرچر اسٹیل اور مسٹر ایڈیسن نے ملکر نکالا اور پہلا پرچہ یکم جنوری ۱۹۱۱ء کو چھپا اور صرف تین سو پینتیس (۲۲۵) نمبر چھپے اور اس کے بعد ۱۹۱۲ء میں بند ہو گیا۔  
گارڈین :- سر چرچر اسٹیل اور ایڈیسن نے اس پرچہ کو نکالا اور ایک سو پچھتر (۱۷۵) نمبر نکلنے کے بعد بند ہو گیا۔

ان پرچوں کے اثرات کا جائزہ لیا ہے اور ہندوستانی علم ادب و انشافن شاعری علم دین، علم مجلس اور اخلاق کی بابت تہذیب و شائستگی اختیار کرنے پر زور دیا ہے۔

روئداد

صفحہ	ماہ و سال	تلخیص	مصنف	عنوان
۱۳۱ تا ۱۳۴	یکم رمضان ۱۲۹۰ھ	۱۲ ستمبر ۱۸۷۳ء کو مدرسۃ العلوم کی بابت ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں دارالعلوم کے دینی اور دنیوی فوائد پر روشنی ڈالی گئی نیز چند دہندگان کے نام اور اس کے رقم کی بابت ایک فہرست پیش کی گئی۔	احمد شاہ	پنجاب: روڈاد کمپنی کانگریس، ایڑے چنڈہ مدرسۃ العلوم
۱۱۱ تا ۱۲۰	یکم شعبان ۱۲۹۰ھ	اس اجلاس میں سکریٹری مولوی سمیع اللہ نے مسلمانوں کی تعلیم کی بابت مدرسۃ العلوم کے قیام پر زور دیا نیز سید محمود نے حاضرین جلسہ سے اس کے قیام کی خاطر خیرہ کی درخواست کی۔	محمد سمیع اللہ	روڈاد اجلاس سب کمپنی مدرسۃ اسلامیہ علی گڑھ ۳ اگست ۱۸۷۳ء
۱۴۲ تا ۱۸۰	یکم ذیقعدہ ۱۲۹۰ھ	اس اجلاس میں مدرسۃ العلوم کے طریقہ تعلیم کی بابت چند دفعات پیش کئے گئے جس میں نصابی علوم داخلے کی شرائط و کمپنی کے اختیارات کا ذکر ہے اس کے علاوہ چند دہندگان کے نام کی فہرست مع رقم مندرج فرمایا ہے۔	محمد سمیع اللہ	روڈاد اجلاس سب کمپنی مدرسۃ اسلامیہ علی گڑھ واقع ۲۴ ستمبر ۱۸۷۳ء
۸۱-۷۹	۱۵ ربیع الثانی ۱۲۸۹ھ	اس اجلاس میں ممبران سلیکٹ کمیٹی نے مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کے لئے جن کمیٹیوں کی تشکیل پر زور دیا وہ سب ذیل ہیں: ۱۔ اول: کمیٹی برائے چنڈہ ذراہی ۲۔ دوم: کمیٹی برائے درستی نصابی کتب	سید احمد خاں	روڈاد اجلاس صدر کمپنی خواستگار ترقی تعلیم مسلمانان ہندوستان واقع ۲۲ مئی ۱۸۷۲ء

صفحہ	ماہ و سال	تلخیص	مصنف	عنوان
۱۲۰ تا ۱۲۱	۲۰ رجب ۱۲۸۹ھ	اس اجلاس میں چندہ وصول کرنے سے متعلق شرطوں کی وضاحت کی گئی۔	سید احمد خاں	روڈاد مجلس خزانہ البصانۃ لتاسیس مدرّۃ العلوم للمسلمین منعقدہ ۲۶ اگست ۱۸۷۲ء
۱۲۱ تا ۱۲۲	۲۰ رجب ۱۲۸۹ھ	اس اجلاس میں چندہ کی بابت ترمیم شدہ دفعات کے مصارف کی تشریح کی گئی نیز مدرّۃ العلوم کے قیام کی نسبت ضلع کے انتخاب پر غور کیا گیا۔	سید احمد خاں	روڈاد مجلس خزانہ البصانۃ لتاسیس مدرّۃ العلوم للمسلمین منعقدہ ۲۵ ستمبر ۱۸۷۲ء
۱۲۲ تا ۱۲۳	۱۵ رمضان ۱۲۸۹ھ	اس اجلاس میں ممبران کی جانب سے علی گڑھ میں مدرّۃ العلوم کے قیام کی تجویز پاس ہوئی اور بطور اطلاع تمام ممبران کی خدمت میں ایک رپورٹ روانہ کی گئی جس میں علی گڑھ کی ماحولیات و حیزافیات خوبوں کے علاوہ اس کے نام کی خصوصیت بیان کی گئی اور "علی گڑھ ایک پیارا نام ہے ہمارے جناب! پیغمبر خدا علی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول مشہور ہے کہ انا مدینۃ العلم وعلی بابہا" پس یہ پہلا مدرّۃ المسلمانوں کا جو درحقیقت علم کا دروازہ ہوگا علی گڑھ میں ہی ہونا چاہیئے۔"	سید احمد خاں	روڈاد اجلاس مجلس خزانہ البصانۃ لتاسیس مدرّۃ العلوم للمسلمین منعقدہ ۸ نومبر ۱۸۷۲ء

صفحہ	ماہ و سال	تالخیص	مصنف	عنوان
۲۰۳ تا ۲۰۴	۱۵ ذی الحجہ ۱۲۸۹ھ	اس اجلاس میں پرامیہ کی نوٹ کی زمیندار کا خریدنے نیز علی گڑھ میں مدرسۃ العلوم کے قیام کی بابت ممبران سے رائے طلب کی گئی۔	سید احمد خاں	روڈاد اجلاس خزینۃ البصاعۃ لتاسیس مدرسۃ العلوم بین منقذہ
				۱۰ فروری ۱۸۷۲ء
۸ - ۱	۱۵ ربیع الثانی ۱۲۹۰ھ	اس اجلاس میں بارہ مشقوں پر مشتمل ایک قرار داد پاس ہوئی جس میں مدرسۃ العلوم کے مکان، ماہانہ فخرہ، کتابوں کی تصنیف و تالیف اور چھپائی، نصابی علوم کی درستی، نقشہ مکان مدرسہ اور اس کے اخراجات کا ذکر ہے۔	سید احمد خاں	روڈاد اجلاس مجلس خزینۃ البصاعۃ لتاسیس مدرسۃ العلوم للمسلمین منعقدہ
				۳ مئی ۱۸۷۳ء
۱۰۱ تا ۱۰۲	یکم رجب ۱۲۹۰ھ	سر سید احمد خاں نے گارڈ فری بکنس کی جس کتاب کا ترجمہ کیا تھا اس کی ملکیت کو اس اجلاس میں کمیٹی کے نام بہتہ کر دیا نیز اردو زبان میں تاریخ اور جغرافیہ کی کتاب دستیاب نہیں ہونے کی صورت میں مولوی ذکاء اللہ کی کتاب تاریخ ہند اور جغرافیہ کو نصاب میں شامل کرنے پر زور دیا۔	سید احمد خاں	روڈاد اجلاس مجلس خزینۃ البصاعۃ لتاسیس مدرسۃ العلوم للمسلمین منعقدہ
				۱۵ اگست ۱۸۷۳ء
۱۳۲ تا ۱۳۶	یکم رمضان ۱۲۹۰ھ	اس اجلاس میں طلباء کی سکونت و تربیت سے متعلق ضابطہ پیش کئے گئے جس میں طلباء کے رہائشی کمروں، لباسوں، صفائی و ستھرائی، کھانے پینے اور سونے کے اوقات، حفظ صحت، کتابوں	سید احمد خاں	روڈاد اجلاس مجلس خزینۃ البصاعۃ لتاسیس مدرسۃ العلوم للمسلمین منعقدہ
				۲۲ ستمبر ۱۸۷۳ء



کی درستی، سونے سے متعلق اسباب، طریقہ تناول  
آداب گفتگو نیز عبادت کا ذکر ہے۔

۲۰۸	۱۲۹۰ھ	یکم ذی الحجہ	اس اجلاس میں سکریٹری نے فوجی چھاؤنی	سید احمد خاں	رؤید اجلاس مجلس
۲۰۹			کا نقشہ پیش کیا اور حکومت سے مدرسہ العلوم کی تعمیر کے		خزینۃ البضائع تارکین
			واسطے اس اراضی کو مفت مانگنے و دیگر صورت میں		مدرسہ العلوم المسلمین منعقدہ
			بطور معاوضہ خریدنے کی تجویز پیش کی نیز تعمیر مکانات		۱۰ جنوری ۱۸۷۲ء
			سے متعلق اخراجات اور اس کی فراہمی کے ذرائع		
			کی نشاندہی کی۔		

۱۱۲	۱۲۹۱ھ	۱۵ رجب	اس اجلاس میں مولوی نذیر احمد اور مولوی	سید احمد خاں	رؤید اجلاس مجلس
۱۱۳			سید غفر الدین احمد کی مجوزہ رائے پیش کی گئی نیز کمیٹی خزانہ		خزینۃ البضائع تارکین
۱۱۴			البضائع کے اختیارات و تعلیم سے متعلق کمیٹی کے دائرہ		مدرسہ العلوم المسلمین منعقدہ
			کار کی وضاحت کی گئی۔		۱۵ اگست ۱۸۷۲ء

۲۰۲	۱۴۹۰ھ	یکم ذی الحجہ	اس اجلاس میں سید احمد خاں کو سپا شناسہ	سید احمد خاں	رؤید اجلاس مجلس
۲۰۸			پیش کیا گیا نیز مولوی محمد حسین، پروفیسر عربی کا بیچنے		لاہور۔ واقع
			سید احمد خاں کی خدمات پر روشنی ڈالی اور اس سلسلے میں		۳۰ دسمبر ۱۸۷۳ء
			سین ٹیفک اخبار اور تہذیب الاخلاق کی خوبیاں		
			بیان کیں۔ آخر میں مفتی امام بخش ریس پٹیاہ نے		
			مدرسہ العلوم کی تائید میں حاضرینِ جلسہ کے روبرو		
			مدھیہ فارسی قصیدہ پڑھا۔		



بات کہی اس کے بعد مولوی عبدالحکیم نے علم کی  
اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آخر میں سب کمیٹی کی تشکیل  
عمل میں آئی جس کے صدر عنایت اللہ خاں دسکری  
منشی اکرام حسین منتخب ہوئے۔

۔ : فہرست چنڈہ و ہندگان :-

چھتر (۶۱) افراد نے چنڈہ دیا۔ جس کی کل  
میزان (۲۶۷۰) چھیس سو ستر روپے ہوئی۔

اس اجلاس میں خزانۃ البصاعۃ ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ

کے ممبران کی تقرری عمل میں آئی نیز چنڈہ و ہندگان  
کے خطوط کے جواب دیئے گئے جس میں چنڈے  
سے متعلق شرائط کی وضاحت کی گئی۔

رؤداد اجلاس مجلس سید احمد خاں

خزانۃ البصاعۃ

تاسیس مدرسۃ العلوم

للمسلمین منفقہ

۳۱ جولائی ۱۸۷۲ء

بمقام بنارس

مدرسة العلوم

عنوان	مصنف	تلخیص	ا: د سال	صفحہ
ترغیب چندہ مدرّسہ العلوم	عبد الرحمن خلیلی	مرزا پور میں مدرّسہ العلوم کے چندہ کے واسطے	۱۲۹۱ھ	۱۵۹ تا ۱۶۰
		منعقدہ جلسے کی کارگزاری پیش کی ہے۔		
تہنیت افتتاح	محمد اکبر	مصنف کی تحریر کردہ "ترغیب" تہنیت افتتاح	یکم رجب ۱۲۹۲ھ	۱۰۶ تا ۱۰۷
مدرّسہ العلوم (عربی)		مدرّسہ العلوم کا ذکر ہے۔		
جلسہ عظیم آباد پٹنہ	سید احمد خاں	مدرّسہ العلوم کے چندہ کی بابت ۲۴ مئی ۱۸۷۳ء کو	۱۵ ربیع الثانی ۱۲۹۰ھ	۵۹ - ۵۰
واسطے ترقی چندہ مدرّسہ		پٹنہ کالج ہال میں منعقدہ جلسے کی روداد پیش کی ہے۔		
العلوم مسلمانان				
چندہ مدرّسہ العلوم	سید احمد خاں	مدرّسہ العلوم کے چندہ کے سلسلے کا ۲۵ جون ۱۸۷۳ء	یکم جمادی الاول ۱۲۸۹ھ	۹۲ - ۹۰
مسلمانان		تک چندہ و ہندوگان کی فہرست مع نام و رقم کے مندرج		
		فرمایا ہے۔		
چندہ مدرّسہ العلوم	سید احمد خاں	چندہ کی بابت وائسرائے ہند کی فیاضانہ روش	۱۵ جمادی الثانی ۱۲۸۹ھ	۱۱۳ تا ۱۱۴
مسلمانان		کی تعریف کمب نیز چندہ و ہندوگان کی فہرست مع کل رقم		
		کے مندرجہ ذیل ہے۔		
چندہ مدرّسہ العلوم	سید احمد خاں	سابقہ چندے کی کل رقم و جدید چندہ و ہندوگان کے	یکم رجب ۱۲۸۹ھ	۱۲۷ تا ۱۲۸
مسلمانان		نام مع رقم کے مندرج فرمایا ہے۔		
چندہ مدرّسہ العلوم	سید احمد خاں	سابقہ چندے کی کل رقم و جدید چندہ و ہندوگان	۱۵ رمضان ۱۲۸۹ھ	۱۶۲ تا ۱۶۶
مسلمانان		کے نام مع رقم کے مندرج فرمایا ہے۔		
چندہ مدرّسہ العلوم مسلمانان	سید احمد خاں	سابقہ چندے اور سب کٹی پٹیا لے کے چندے کے	۱۵ ربیع الاول ۱۲۹۰ھ	۲۸ - ۲۶
		علاوہ جدید چندہ و ہندوگان کی فہرست مع نام و کل رقم کے		
		لغایت ۳۰ اپریل ۱۸۷۳ء		

مندرجہ فرمایا ہے۔

چندہ مدرسۃ العلوم سید احمد خاں سکریٹری نے مدرسۃ العلوم کی بابت جو سرکولر ۱۵ جمادی الاول ۱۲۹۰ھ ۲۶ - ۲۸ انگلستان بھیجا تھا اس کا ذکر ہے جس میں انگلستان کے عوام سے مدرسۃ العلوم کے قیام کی خاطر چندہ دینے کی اپیل کی گئی ہے

دارالعلوم مسلمانان سید احمد خاں دارالعلوم کے مخالفین کی قسمیں بیان کی ہیں نیز اس کے اعزاز میں مقاصد کی وضاحت کیمیوں میں کی ہیں۔ ۱۰ صفر ۱۲۹۰ھ ۱۸ - ۲۵

رائے سید احمد خاں اخبار فرنیڈ آف انڈیا مطبوعہ ۱۸۷۵ء یکم شعبان ۱۲۹۲ھ ۱۳۲ تا ۱۳۲ جس میں مدرسۃ العلوم کے قیام اور اس کے تعلیمی نصابوں و دیگر کاموں اور مدرسوں کی نسبت چھپی رائے کا ذکر ہے۔

فونڈیشن مدرسۃ العلوم ایڈیٹر مدرسۃ العلوم کی سنگ بنیاد کی بابت مجوزہ کالج یکم ربیع الاول ۱۲۹۲ھ ۳۱ - ۳۲ سین ٹیفک سوسائٹی اخبار کے مکانات، باغات، پارکوں اور سڑکوں کا بیان ہے۔

قانون مدرسۃ العلوم کے چندے سے متعلق مجلس خیرینۃ البضائع ۲۰ ربیع ۱۲۸۹ھ ۱۳۵ تا ۱۳۸ کی رپورٹ ہوتے نیز اس کے قانونی دائرہ کار کی وضاحت کی ہے۔

صفحہ	ماہ و سال	تلیخیص	مصنف	عنوان
۱۰۵ تا ۱۰۸	یکم شعبان ۱۲۹۳ھ	اسکا لرشپ کی بابت کمیٹی کے اختیارات نیز طریقہ امتحان کے قواعد و ضوابط کا بیان ہے	سید احمد خاں	قواعد تقریر اسکا لرشپ واسطے طالب علمان مدرستہ العلوم مسلمانان علی گڑھ
۸۱ - ۸۲	۱۵ ربیع الثانی ۱۲۸۹ھ	مجلس کی قواعد کاروائی مندرجہ ذیل دفعات پر مشتل ہے۔ دفعہ ۱ تا ۲:- مدرستہ العلوم کی کمیٹیوں کے نام اور اس کے مقاصد کی وضاحت کی ہے۔ دفعہ ۳ تا ۱۲:- مبران کی تقریر کے متعلق قواعد و اختیارات کا ذکر ہے۔ دفعہ ۱۵ تا ۳۱:- چیزہ وصول کرنے کی ترغیب اور اس کے مصارف کا بیان ہے۔ دفعہ ۳۲ تا ۳۷:- مدرستہ العلوم کی مہربانے اور اس کے قیام کی بابت مقام کی تجویزوں کا ذکر ہے۔	قواعد کاروائی مجلس خازن البقاء لکھنؤ مدرستہ العلوم السلیمن منقذہ ۱۸۷۲ء مطابق ۱۲۸۹ھ	
۳۲	یکم ربیع الاول ۱۲۹۳ھ	مدرستہ العلوم کے بورڈروں کے ہاسٹل میں کھانے کے اوقات اور کمرے وغیرہ سے متعلق قواعد کی پابندیوں کا ذکر ہے۔	الہی خاں (مضرم)	مدرستہ العلوم
۵۸	۱۵ ربیع الاول ۱۲۹۲ھ	مدرستہ العلوم کی بابت مولوی محمد کشم کی ارسال	محمد ہاشم	مدرستہ العلوم ممبیاں

عنوان	مصنف	تفخیص	ماہ و سال	صفحہ
		کردہ چند عربی اشعار کا ذکر ہے ۔		
مدیرۃ العلوم مسلمانان	سید احمد خاں	مجموعہ مدرسۃ العلوم کی تعلیمی و رہنمائی مکالموں ، سٹرکوں ، پارکوں کی تعمیر نیز حفظانِ صحت سے متعلق امور کی وضاحت کی ہے ۔	یکم رجب ۱۲۸۹ھ	۱۲۱ تا ۱۲۶
مدیرۃ العلوم مسلمانان	سید احمد خاں	مدیرۃ العلوم مسلمانان اور تہذیب الافلاک کی بابت ایک دوست کی نصیحتِ نقل کی ہے نیز حکومت کی جانب سے مدرسۃ العلوم کو دی جانے والی امداد کا تذکرہ کیا ہے ۔	یکم ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ	۶
مدیرۃ العلوم مسلمانان	سید احمد خاں	لارڈ لٹن کی جانب سے مدرسۃ العلوم کو دی جانے والی امدادی رقم کا ذکر ہے ۔	یکم شعبان ۱۲۹۳ھ	۹
مدیرۃ العلوم مسلمانان	مشتاق حسین (وقار الملک)	مدیرۃ العلوم کے چندہ کے سلسلے میں گوجرانوالہ لوالہ پنجاب اور ضلع بستی کی سب کمیٹیوں کی روداد پیش کی ہے ۔	۱۵ جمادی الاول ۱۲۹۱ھ	۸۸
مدیرۃ العلوم مسلمانان	صفدر حسین	مصنف نے مدرسۃ العلوم کے افتتاح پر فارسی و اردو زبان میں تہنیت پیش کی نیز اس کے تاریخی مادے کو بیان کیا ہے ۔	یکم شعبان ۱۲۹۲ھ	۱۲۲
مدیرۃ العلوم مسلمانان	مشتاق حسین	مدیرۃ العلوم میں چندہ دینے کی بابت حاجی مولوی علی بخش خاں بہادر کی عائد کردہ شرطوں کا بیان ہے ۔	یکم شعبان ۱۲۹۲ھ	۱۲۶ تا ۱۳۰



صفحہ	ماہ و سال	تلخیص	مصنف	عنوان
۱۱۲ تا ۱۱۴	یکم رمضان ۱۲۹۳ھ	حکومت کی جانب سے مدرسۃ العلوم کو جو زمین بطور عطیہ ملی تھی اس کی منظوری سے متعلق سند کا ذکر ہے۔	ہارمی صہبیس	مدرسۃ العلوم مسلمانان علی گڑھ
۱۵۱ تا ۱۵۴	۲۹ شعبان ۱۲۸۹ھ	پالیو نیروانڈین آئینہ رور میں چھپے آرٹیکل پر تبصرہ کیا ہے نیز اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے دارالعلوم کو قائم کرنے پر زور دیا ہے۔	سید احمد خاں	مدرسۃ العلوم مسلمانان

مصنفین کا اشاریہ

## مصنفین کا اشاریہ

۱۹	سکرٹری گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی	۸۹	احمد شاہ
۱۲	سکرٹری ٹکنٹ گورنمنٹ اضلاع شمالی و مغرب	۹۶	ایڈٹر سین ٹیفک سوسائٹی
۱۲	سکرٹری وائسرائے ہند	۷۲	اقبال علی، سید
۸۹	سمیع اللہ، محمد	۹۳	اکرام علی، محمد
۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹	سید احمد خاں	۹۷	الہی خاں (منصر)
۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵		۱۵	امجد اللہ
۱۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴		۲۸	ایک ہندوستانی
۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵		۲۳	بکل، سنہری طاس
۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹		۲۲، ۲۳	پایونیر اخبار
۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹		۴۱	پٹیا لہ اخبار
۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹		۳۶، ۱	چراغ علی انوار اعظم یار جنگ
۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹		۳۹، ۴۰، ۴۸، ۵۲، ۵۸، ۶۱	
۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹		۱۷	ح
۲۵	شا، رابرٹ	۳۹، ۴۱	حالی، خواجہ الطاف حسین
۹۸	صفدر حسین	۳۱	حکمت اللہ، محمد
۲۱، ۲۹، ۳۵، ۳۹	عابد علی مرزا		

۱۵	محمد میر	۵۲	عباسی، عنایت رسول
۹۷	محمد ہاشم	۱	عبد الغفور، محمد
۳۰	محمد یار خاں	۳۳	عبد اللہ
۱۹	محمد یعقوب	۱۸، ۱۴	عبیدی، عبید اللہ
۲	محمد یوسف	۲۹، ۲۷	عنایت الرحمن
۲۸	مرد خدا دار	۸۶	غلام حیدر، سید
۲۸	م د پ	۴	غلام محمد، منشی
۶	نجف علی سہرا می	۶	فاز علیط اللہ
۸	نصرت علی، محمد	۸۹	کریم بخش
۲، ۱	وقار الملک (مشتاق حسین)	۹۵، ۲۰	کلیانی، عبد الرحمن
۴، ۱۲، ۱۱، ۱۳، ۱۶، ۲۵، ۳۱، ۴۱		۲۵، ۲۴	گزٹ، انسور ایف
۴۷، ۱۸، ۹۸		۱۸، ۱۳، ۱۲، ۸، ۵	حسن الملک (سہدی علی)
۹۹	ہاروی جمیس	۴، ۳۰، ۳۹، ۳۶، ۳۵، ۳۲، ۲۷، ۲۵، ۲۲، ۲۳	
		۵۸، ۵۶، ۵۲، ۵۰، ۴۹، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۲	
		۷۲، ۶۶	
		۹۵	محمد اکبر
		۲۹	محمد رحمت اللہ بیگ
		۴۷	محمد حسین
		۲۰	محمد حسن
		۲۹، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳	محمد محمود (سید محمود)

## کتابیات

- ۱۔ اٹھارہ سو ستاون اخبار اور دستاویزیں عتیق صدیقی
- ۲۔ حیات جاوید الطاف حسین حالی
- ۳۔ سر سید احمد خاں اور انکے نامور رفقاء ڈاکٹر سید عبداللہ
- ۴۔ سر سید اور ہندوستانی مسلمان نور الحسن نقوی
- ۵۔ سر سید کی دینی برکتیں عبدالعلیم شرر
- ۶۔ سر سید کی صحافت اصغر عباس
- ۷۔ لکچروں کا مجموعہ نذیر احمد (ڈپٹی) مرتبہ شبیر الدین احمد مصنیع عام اگرہ ۱۹۱۸ء
- ۸۔ مضامین تہذیب الاخلاق جلد اول، دوم مرتبہ فضل الدین
- ۹۔ مندرجات تہذیب الاخلاق مرتبہ ڈاکٹر ضیاء الدین
- ۱۰۔ یاد ایام عبدالرزاق کانپوری
- مکتبہ شاہراہ اردو بازار دہلی، ۱۹۶۶ء
- ترقی اردو بورڈ دہلی ۱۹۷۹ء
- ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ ۱۹۸۸ء
- " " " ۱۹۷۹ء
- مطبع کریبی لاہور ۱۳۴۰ھ
- انجمن ترقی اردو ہند دہلی ۱۹۷۵ء
- تاجیر کتب لاہور ۱۳۱۳ھ
- مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ ۱۹۸۷ء
- ۱۹۵۶ء